Pathro k sehri khawas by kash al barni by immirchu - issuu

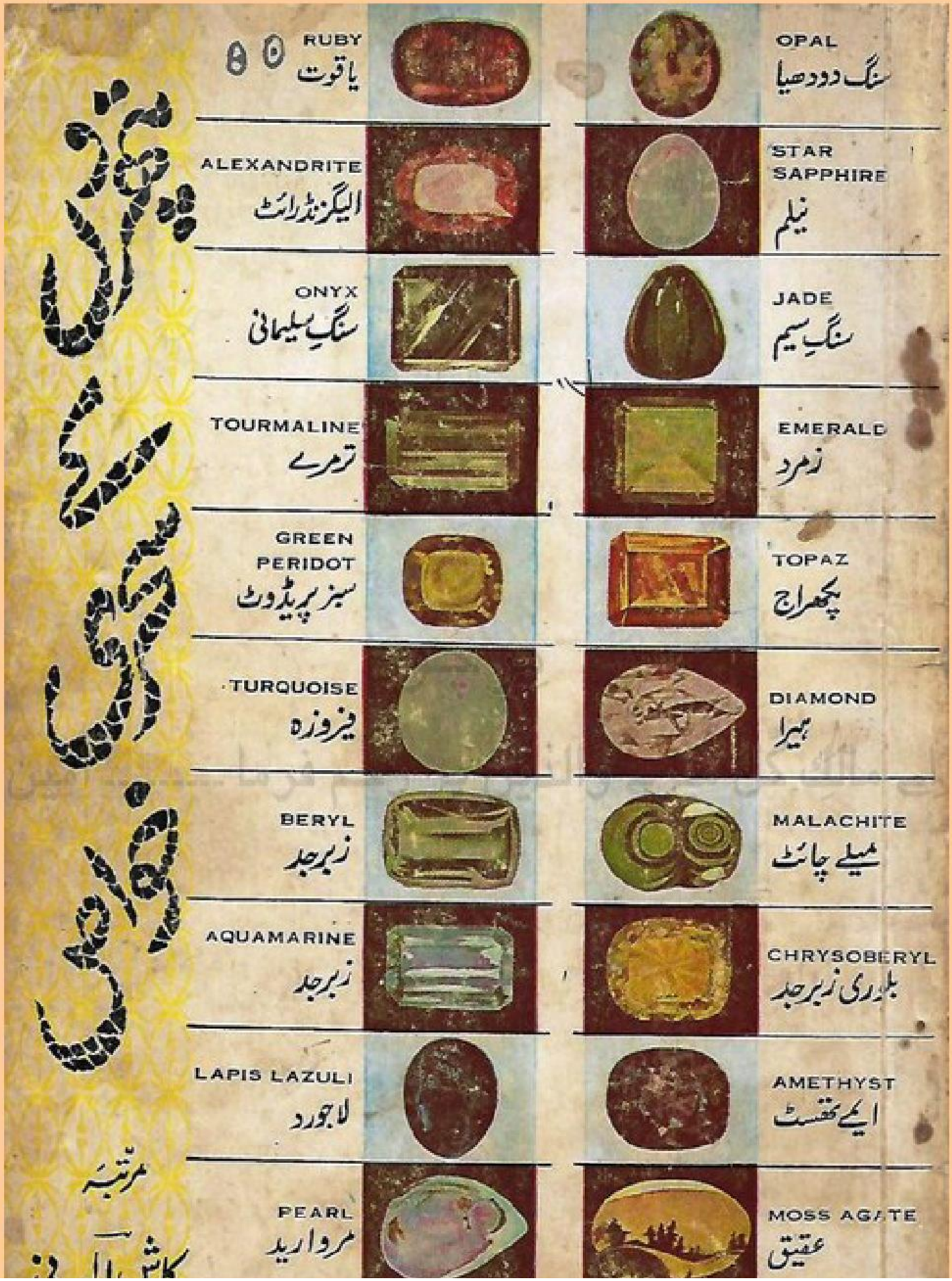
RUBY
یاقوت
OPAL
سنگ دودھیا
ALEXANDRITE
الیگزنڈرائٹ
STAR SAPPHIRE
نیلم
ONYX
سنگِ سلیمانی
JADE
سنگِ سیم
TOURMALINE
ترمرے
EMERALD
زمرد
GREEN PERIDOT
سبز پریڈوٹ
TOPAZ
پکھراج
TURQUOISE
فیروزہ
DIAMOND
ہیرا
BERYL
زبرجد
MALACHITE
میلے چائٹ
AQUAMARINE
زبرجد
CHRYSOBERYL
بلوری زبرجد
LAPIS LAZULI
لاجورد
AMETHYST
ایمے تھسٹ
PEARL
مروارید
MOSS AGATE
عقیق

پتھروں کے سحری خواص

حصول برکات کے لئے جواہرات پہننے کا طریقہ
اعتقادات اور حقائق

○

مرتبہ

کاشف البرنی

ایڈیٹر رسالہ روحانی دنیا

اوراق پبلشرز کراچی نمبر ۵

اعداد کی حیرت انگیز مخفی قوتوں کا انکشاف

عددوں کی حکومت

حصہ اوّل

اس کتاب میں اعداد کی سائنس کے حیرت انگیز نتائج بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شخص اپنی تاریخ پیدائش کے عدد۔ نام کے عدد اور دیگر مختلف اعداد کے ماتحت کام کرتا رہتا ہے۔ یہ نمبر اس کی قسمت۔ قوتِ عمل۔ کام۔ کاروبار اور تمام دنیاوی کاموں میں کیسے دخل انداز ہوتے ہیں؟ ۔ کیسے مدد کرتے ہیں؟ ۔ ان کو مفصل طریقے سے بیان کیا گیا ہے۔ استخراج آسان ہیں۔ حکم لگانا آسان ہے۔ اور تجربہ کرنا آسان ہے۔ اس میں سات باب ہیں۔

پہلا باب	اعداد اور کواکب
دوسرا باب	عددِ ذات
تیسرا باب	اعداد کے تعلقات
چوتھا باب	آپ کی زندگی کے مخصوص نمبر
پانچواں باب	اعداد سے جواب برآمد کرنا
چھٹا باب	مستقبل کے حالات معلوم کرنا
ساتواں باب	اعداد کے اسرار

موافق رنگ۔ موافق ادویات۔ موافق جگہ۔ موافق نمبر۔ موافق لوگ معلوم کرنا۔ ملکی نتائج۔ مقاموں کے نتائج۔ مقابلہ کے نتائج۔ قیمتوں کے نتائج۔ شیئرز کے نتائج۔ ریس کے نتائج وغیرہ معلوم کرنا۔ ستر عنوانات میں ایسی کارآمد معلومات دی گئی ہیں۔ جو زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرتی ہیں۔ کم تعلیم یافتہ آدمی بھی پورا پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

قیمت:- ۲ روپے علاوہ محصولڈاک

اوراق پبلشرز۔ کراچی ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ
مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝

اور چیزیں تمہارے فائدہ کے لئے رہتے زمین میں پیدا کر رکھی
ہیں اور ان کی مختلف رنگتیں ہیں۔ ان میں بھی ان لوگوں کے لئے
جو غور و فکر کو کام میں لاتے ہیں۔ قدرت خدا کی بڑی نشانیاں ہیں

پتھروں کے سحری خواص

جواہرات کے اقسام۔ رنگ۔ خواص۔ ماہیت
عجیبہ خواص سحری و فوائد طبی
اور
جواہرات کا کواکب سے تعلق
اور
ان کا سعد و نحس جاننا
نیز
رنگ کے استعمال کا نظریہ

مطبوعات اوراق

جملہ حقوق محفوظ ہیں

بار دوم ------ ۱۹۸۰ء
تعداد ------ ایک ہزار
مطبوعہ ------ فضلی سنز لمیٹڈ۔ اردو بازار۔ کراچی
کتبہ ------ محمد اسلم
قیمت ------ ۱۸ روپے

ناشر
کاش البرنی، حارث عثمانی
پرنٹر و پبلشر
اوراق پبلشرز، کراچی نمبر ۵

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	دیباچہ	۹
	باب اوّل	
۲	اعتقادات	۱۳
۳	جواہرات کا انتخاب	۱۸
۴	برتھ اسٹون	۱۹
۵	ستاروں کی نحوست دور کرنے والے جواہرات	۲۰
۶	طبعی خرابیوں اور کواکب کے نقائص دور کرنا۔	۲۰
۷	جدول بروج و کواکب	۲۱
۸	پتھروں کے خواص بلحاظ رنگ	۲۱
۹	اقسام جواہر	۲۵
۱۰	جدول درجہ اوّل کے جواہرات	۲۶
۱۱	جدول درجہ دوم کے جواہرات کے نام	۲۷
	باب دوم	
	درجہ اوّل کے جواہرات	
۱	الماس	۲۹
۲	یاقوت	۳۳
۳	نیلم	۳۷
۴	زمرد	۴۳
۵	پکھراج	۴۶
۶	مروارید	۴۸
۷	مرجان	۵۰
۸	لہسنیا	۵۲
۹	زرقون	۵۳
	باب سوم	
	درجہ دوم کے جواہرات	
۱	زبرجد	۵۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۲	اکوامرائن	۵۶
۳	لعل رمانی	۵۶
۴	کارنیلم	۵۷
۵	کرسنج	۵۷
۶	کاٹ کیٹک	۵۷
۷	الیگزینڈرائٹ	۵۸
۸	پلک	۵۸
۹	فیروزہ	۵۸
۱۰	عقیق	۶۰
۱۱	کالسڈونی	۶۲
۱۲	رودراکھ	۶۳
۱۳	سنگ سلیمانی	۶۴
۱۴	سنگ یشم	۶۵
۱۵	اوپل	۶۷
۱۶	سنگ ستارہ	۶۹
۱۷	ایے تھسٹ	۶۹
۱۸	حجرالدم	۷۰
۱۹	بھیکھم	۷۱
۲۱	ترمری	۷۲
۲۲	کہربا	۷۲
۲۳	حجرالقمر	۷۳
۲۴	حجرالشمس	۷۴
۲۵	سنگ سیم	۷۵
۲۶	پریڈیٹ	۷۵
۲۷	اولے وائن	۷۵
۲۸	میلے کائیٹ	۷۶
۲۹	سنگ سیاق	۷۶
۳۰	لیبری ڈور	۷۶
۳۱	روچک	۷۷
۳۲	اوت پل	۷۷
۳۳	گندہ شیشہ	۷۷
۳۴	سیس	۷۷
۳۵	نیلانگ	۷۷

باب چہارم

درجہ سوم کے جواہرات

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	لاجورد	۷۸
۲	بلور	۷۹
۳	بسد	۸۰
۴	حجرالاعمر	۸۱
۵	حجرالاشفا	۸۱
۶	حجرالاشالف	۸۱
۷	حجرالفریقی	۸۱
۸	حجرالبرتی	۸۱
۹	حجرالبہاری	۸۱
۱۰	حجرالبقر	۸۲
۱۱	حجرالیار	۸۲
۱۲	حجرالبرام	۸۲
۱۳	حجرالبوہری	۸۲
۱۴	حجرالحبہ	۸۲
۱۵	حجرالنور	۸۳
۱۶	حجرالیہود	۸۳
۱۷	حجرالحوت	۸۳
۱۸	حجرالخطاطیف	۸۳
۱۹	حجرالنار	۸۳
۲۰	حجرالارمنی	۸۳
۲۱	پارس	۸۴
۲۲	لاژدی	۸۴
۲۳	لیلی	۸۴
۲۴	ترشادا	۸۴
۲۵	سنیلا	۸۴
۲۶	دھونیلا	۸۴
۲۷	نرم	۸۴
۲۸	سیندوریا	۸۴
۲۹	کھیلایا جامونیا	۸۴
۳۰	تامڑا	۸۴
۳۱	سنگ کوری	۸۴
۳۲	گاؤدنت	۸۴
۳۳	رامنی	۸۴
۳۴	پیتنگ بوجھادا	۸۵
۳۵	سنگ رات	۸۵
۳۶	سنگلی	۸۵
۳۷	الیمانی	۸۵
۳۸	حجرالحیار	۸۵
۳۹	تیلیا	۸۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۴۰	ہیروج	۸۵
۴۱	مرگوج	۸۵
۴۲	حدید	۸۶
۴۳	سنگ دھیری	۸۵
۴۴	داہن فرنگ	۸۵
۴۵	سنگ مرمر	۸۵
۴۶	سوہن مکھی	۸۶
۴۷	پائی زہر	۸۶
۴۸	زہر مہرہ	۸۶
۴۹	سنگ قدرت	۸۶
۵۰	گوبا	۸۶
۵۱	کسوٹی	۸۶
۵۲	سکھیا	۸۶
۵۳	دری نجف	۸۶
۵۴	سنگ جراحت	۸۶
۵۵	دار چینی	۸۶
۵۶	سنگ مکڑی	۸۶
۵۷	لودھیا	۸۷
۵۸	سنگ ہانسی	۸۷
۵۹	حباس	۸۷
۶۰	سفری	۸۷
۶۱	البری	۸۷
۶۲	چپٹی	۸۷
۶۳	پاتھری	۸۷
۶۴	سنگ لاس	۸۷
۶۵	سنگ سیپار	۸۷
۶۶	چائے مانی	۸۷
۶۷	دانتلا	۸۷
۶۸	پن گہن	۸۷
۶۹	رنگ یارتوا	۸۷
۷۰	گونڈری	۸۷
۷۱	مریم	۸۸
۷۲	اجوا	۸۸
۷۳	دمڑی	۸۸
۷۴	املیا	۸۸
۷۵	ہاتن	۸۸
۷۶	اوپل	۸۸
۷۷	سنگ جڑ	۸۸
۷۸	کہارا	۸۸
۷۹	کانسلا	۸۸
۸۰	مقناطیس	۸۸
۸۱	عقیق کلہار	۸۹
۸۲	سنگ سرمہ	۸۸
۸۳	سنگ سیاہ	۸۸

باب پنجم

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	انسانی زندگی پر رنگ کا اثر	۹۰
۲	عورتوں کے لئے خوش بختی کے رنگ	۹۷
۳	دائرۃ البروج	۱۰۲
۴	حاضرات الحجر	۱۰۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

اس دنیا کے اندر عناصر کا جو کیمیائی عمل ہو رہا ہے۔ قادر مطلق کی جو جو صنّاعیاں ظاہر ہوتی ہیں اور ہوتی رہتی ہیں بیشمار اس کی کُنہ غوامض کے ادراک میں عاجز ہیں۔ اور اس کی قدرت کاملہ نے جو چیز بھی ظاہر کی۔ اس کے بھید جاننے۔ فائدہ حاصل کرنے میں انہوں نے حتی الامکان کوششیں کیں چھان بین کی۔ اور جب تک ماہیّت دریافت نہ کر لی۔ دم نہ لیا۔

قدرت کے ان نوادرات میں سے ایک جواہر ہیں۔ زمانہ قدیم میں ہی ان کے متعلق متعدد کتب اور رسائل لکھے گئے تھے پتھروں کے متعلق کتاب لکھنے والے کے لئے یہ موضوع نیا نہیں۔ کثیر معلوماتی شرح مل جاتا ہے۔ میں نے اس کتاب کو مرتّب کرنے کے لئے پلائنی۔ نکل، لوی ششش۔ آرن پاک کی کتابوں میسوڈ۔ پنڈار۔ ٹری جکس کے رسائل سے استفادہ حاصل کیا۔ مار بوڈس۔ سروائلر سکاٹ۔ حکیم آرنیس نے جو سحری خواص بیان کئے ہیں۔ ان کو نوٹ کیا ہے۔ علم نجوم اور جواہرات کے نظریہ کو گریٹ ڈیامنڈ آف دی ورلڈ۔ دی بک آف چارمز اینڈ طلسمان مطبوعہ انگلینڈ۔ اور چند ہندی کتابوں سے اخذ کیا ہے۔ خواص کو مجمع الجواہرات اور آئینۂ جواہر سے لیا ہے۔ زیادہ تر مادہ خصوصاً قسم سوم کے جواہرات کو آخر الذکر کتاب سے اخذ کیا گیا ہے۔ جو پنڈت امرناتھ کی لکھی ہوئی ہے محض اس لئے کہ پڑھنے والے کو عام پتھروں کے ناموں سے بھی آگاہی ہو جائے اور اطباء کے لئے مفید ہو۔

اس کتاب کے لکھنے کا مقصد محض ان لوگوں کی رہنمائی تھا۔ جو انگشتریوں میں نگ کا انتخاب چاہتے

ہیں۔ اس لحاظ سے ایک جدول مرتب کر دینا اور ان کے سحری خواص لکھ دینا کافی تھا۔ مگر جواہر کے خواص کیمیاوی مرکبات۔ رنگ۔ طبعی افعال اور سحری خواص محض اس لئے لکھے گئے۔ تاکہ وہ لوگ جو پتھروں کی حقیقت سے واقف نہیں۔ ان کو بھی ان کی پوشیدہ قوتوں کا علم ہو جائے اور منکر تاثیر کے لئے راہ فرار نہ رہے۔ ان کو یہ معلوم ہو جائے کہ دراصل یہ مسئلہ علم معدنیات اور کیمسٹری سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ان کے کیمیاوی مرکبات ہی انسان کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ خواہ وہ فائدہ کے حصول کے لئے پہننے یا امراض کو دور کرنے کے لئے ادویات کے ذریعہ کھائے۔

ہر چیز تدبیر کی محتاج ہوتی ہے۔ اسی طرح جواہر کا استعمال بھی تدبیر سے ہونا چاہیئے۔ تب ہی فائدہ ہوگا۔ مثلاً دوائی میں استعمال کرنے کے لئے کشتہ کرنا ضروری ہے اور اس کے ذاتی خواص سے فائدہ اٹھانے کے لئے خاص نگ کا انتخاب کرنا۔ رنگ اور ماہیت دیکھنا۔ خاص وقتوں میں اور خاص دھاتوں میں نگ گلوانا بھی تدبیر ہے۔ جب تک موافق تدبیر اختیار نہ کی جائے گی۔ اس کا متعلقہ فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ اس فائدہ کو جاننے کا نام سحری خواص ہے۔

یہ یاد رکھیں۔ کہ نقلی اور ناقص جواہرات کوئی فائدہ نہیں دیتے۔ آج کل ہر قسم کے جواہر نقلی بن رہے ہیں اور اب تو شیشہ کے علاوہ پلاسٹک کے بھی بننے شروع ہو گئے ہیں۔ سب سے پہلے تسلی کریں کہ جواہر اصلی ہے۔ اس کے بعد اپنے ستارہ کے موافق رنگ کا انتخاب کریں۔ اس کے بعد اس کے عیبوں پر نگاہ ڈالیں۔ عیب دار نگ بھی قطعی فائدہ نہ کرے گا۔ کوشش کریں کہ نگ اچھی دھات کی انگشتری میں لگائیں۔ جو آپ کے ستارہ کی متعلقہ دھات ہو۔ تاکہ جہاں تک ممکن ہو۔ دھات اور جواہر کی تاثیر سے فائدہ حاصل کیا جا سکے۔ سحری خواص کا فائدہ اٹھانے کے لئے جس قدر صفات کی ضرورت تھی۔ وہ مہیا کر دی گئی ہیں۔ جواہر کا علم بھی ایک خاص علم ہے اس لئے اس کی معلومات علمی نقطۂ نظر سے دی گئی ہیں۔

درجہ اوّل کے جواہر لیں یا درجہ دوم کے۔ کوئی خاص بات نہیں۔ کہ درجہ کونسا ہے۔ جو بھی گوہر ہو اصلی ہو۔ وزن کا لحاظ بعض جواہر میں قائم رکھا جاتا ہے بعض میں نہیں۔ بعض میں خاص عملیات کے وقت وزن مقرر کیا جاتا ہے۔

انگشتری میں جڑواتے وقت یہ بھی خیال رکھیں کہ نیچے کی طرف سے انگشتری کا عقب بند نہ ہو۔ بلکہ کھلا ہو۔ جواہر انگلی سے مس کرے یا نہ کرے۔ کوئی حرج نہیں۔ البتہ اگر نگ کے نیچے کوئی تعویذ رکھنا ہو تو نچلا حصّہ بند کروا لینا چاہیئے۔

درجہ اوّل کے جواہر تسعہ کے ساتھ صلابت۔ قوتِ جذبی۔ قوتِ انعکاس اور اس کے کیمیاوی مرکبات دے گئے ہیں۔ باقی درجہ دوم و سوم کے جواہرات کے ساتھ نہیں دیئے گئے۔ وجہ یہ کہ کتاب

کے نفسِ مضمون کے ساتھ ان کا تعلق نہیں۔ پہلے جواہر کے ساتھ ماہیت دینے کا مقصد ان کے اجزائے ترکیبی اور معدنی قوتوں کو ظاہر کرنا تھا۔ تاکہ تاثیرات کی وجہ کا علم ہو سکے۔ اسی قسم کے کیمیاوی مرکبات سے تمام اقسام کے جواہر بنے ہیں۔ ہر ایک میں مختلف قوتِ برقی و قوتِ انعکاس ہے۔

بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ کس دھات میں نگ لگائیں۔ علمِ نجوم کے نقطۂ نظر سے تو بے شک ہر ستارہ کی دھات الگ ہے۔ مگر عام طور پر انگشتری کے لئے سونا یا چاندی صرف دو دھاتیں ہی استعمال میں لائی جاتی ہیں۔ باقی دھاتیں خاص امراض کو رفع کرتے وقت استعمال کرتے ہیں۔ سونا ایک اعلیٰ درجہ کی دھات ہے۔ اگر اس میں گوہر جڑوا کے پہنا جائے۔ تو نتیجہ خیز ہوتا ہے لیکن سونا ان لوگوں کو استعمال کرنا چاہیئے۔ جو طلوع یا غروب یا دوپہر کے وقت پیدا ہوئے ہیں۔ ان کی انگشتری بھی انہی وقتوں میں پہنی جائے تاکہ نتائج کا صحیح پتہ دے۔ وہ لوگ جو بعد دوپہر یا شام یا رات یا قبل صبح صادق پیدا ہوئے ہوں۔ ان کو چاندی کی دھات استعمال کرنا چاہیئے اور چاندی کی انگشتری میں نگ لگوانا چاہیئے۔ وہ لوگ جن کا ستارہ شمس ہے یا قمر ہے۔ ان کو کبھی بھی مصنوعی دھات نہ پہننی چاہیئے۔ نقصان دے گی۔ کچھ زیادہ خرچ کر کے اصلی دھات کی چیزیں حاصل کرنا چاہئیں خواہ سونا ہو یا چاندی۔

ہر جواہر میں مختلف رنگ ہوتے ہیں یا مختلف رنگوں کے شیڈ ہوتے ہیں۔ جو ان کے اصلی رنگ کے علاوہ ہوتے ہیں۔ اس لئے جب بھی کوئی گوہر اپنے لئے انتخاب کریں۔ تو اس میں اپنا موافق رنگ انتخاب کریں۔ یہ کوئی ضروری نہیں۔ کہ اس کا اصلی رنگ ہی خریدا جائے۔ انتخاب میں رنگ کا لحاظ ضروری ہے اور رنگ ہی سب سے بڑی وجہ ہیں۔ جو انسان پر اپنے اثرات پتھر کی کیمیاوی بناوٹ کے ذریعہ کرتے ہیں۔ رنگوں کے اختلاف سے ان کے سحری خواص میں فرق ہو جاتا ہے۔ ہم نے اس امر کی وضاحت کے لئے بروج کے رنگوں کے دائرہ کو طبع کیا ہے جس کی توضیح آخر کتاب میں کی گئی ہے۔

اس امر کی سخت احتیاط رکھیں کہ وہ انگشتریاں جن پر اسماء الٰہی یا نقوش ہوں ان کو بحالت نجس مس کرنا یا بیت الخلاء لے جانا منع ہے۔ انگشتری کو اتار کر پاخانہ و پیشاب کے لئے جانا چاہیئے اور استنجا کرنے کے بعد پہن لینا چاہیئے۔

کاشف المعرفی

بابِ اوّل

اعتقادات

جواہرات کی پیدائش

جواہرات کا ذکر زمانہ قدیم کے مشہور و معروف مصنفوں کی تصنیفات میں موجود ہے۔ جو اس امر کی دلیل ہے کہ متقدمین جواہرات کے خواص اور قدر و قیمت سے اچھی طرح واقف تھے۔

ہندوستان کی قدیم کتب پرانوں اور شاستروں میں جواہرات کا ذکر عجیب و غریب قصہ کہانیوں کے ساتھ موجود ہے۔ جواہرات کی پیدائش کے متعلق لکھا ہے کہ زمانہ قدیم میں ایک بڑا طاقتور راکھشی بالاسور نامی گذرا ہے جس نے اپنے زور بازو سے اندر اور دیگر دیوتاؤں کو مغلوب کر لیا تھا۔ جب دیوتاؤں کو یقین ہو گیا۔ کہ یہ حریف ناممکن ہے۔ تو انہوں نے استدعا کی۔ کہ تو ہمارے جگ میں قربانی کا حیوان ہو۔ اس نے منظور کیا۔ اور ان کے جگ میں مارا گیا۔ اس کا زیک میں کام آنے کے باعث اس کے اعضا تمام آسمان میں پھیلے اور زمین میں جہاں کہیں گرے۔ وہاں جواہرات کی کانیں پیدا ہو گئیں۔ جہاں ہڈیاں گریں وہاں الماس پیدا ہوئے۔

ایک پوران میں لکھا ہے۔ کہ راجہ اندرسین نے شیو جی مہاراج کی پرستش کر کے ایک رتن چنتامنی حاصل کیا۔ جس کے ساتھ چھوا دینا وغیرہ دھاتیں لگ کر سونا بن جاتی تھیں۔ اسی طرح اور بھی رتنوں کے عجیب عجیب قصے لکھے ہوئے ہیں۔

علمائے فارس جواہرات کی پیدائش کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ زمین کے اندر کے کنکر جب مدت تک اکٹھے رہتے ہیں۔ تو ان میں آگ۔ پانی وغیرہ عناصر دخل پذیر ہوتے ہیں۔ انہی چاروں مادوں میں حرارت

برودت۔ رطوبت یبوست میں سے کسی ایک کی زیادتی کے باعث پتھروں کے رنگ میں اختلاف ہوتا ہے۔ مثلاً جن پتھروں میں برودت اور رطوبت زیادہ ہو۔ ان کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ جن میں دونوں مادے کم ہوں۔ ان کا رنگ سیاہ ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

علمائے یورپ ان منقولات کے قائل نہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ کل دنیاوی اشیاء میں قوت جاذبہ ہے۔ اسی طاقت کے اثر سے کل اشیاء پیدا ہوئیں یعنی جب دو یا دو سے زیادہ عناصر اس قوت کے ذریعہ ایک دوسرے میں خلط ملط ہوتے ہیں۔ تو اُن سے کوئی نئے جسم ان سے ماہیت میں مختلف ہوتی ہے۔ بن جاتی ہے یہی حال جواہرات کا ہے۔ ان کی پیدائش بھی انہی عناصر کے باہم ترکیب پانے کے باعث ہوتی ہے۔ جن سے دنیا کی اور اشیاء پیدا ہوتی ہیں مثلاً کوئلہ۔ پھٹکری۔ سوہاگہ۔ نوشادر۔ گندھک اور دیگر ایقین وغیرہ کیمیائی ترکیب پاکر قلمیں بندھ کر خوشنما پتھر بن جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ کئی طرح کے اجزاء مائیہ و انجرہ ارضی اور مختلف قسم کی گیس مخلوط ہوتی ہیں۔

زمانہ قدیم اور جواہرات

ہندوستان میں تاریخی زمانہ سے بھی ہزارہا سال پیشتر ان جواہرات کا رواج تھا۔ حضرت سلیمانؑ کے وقت بھی لوگ فخر و عزت سے جواہرات رکھتے تھے۔ کہتے ہیں حضرت نوح کی کشتی میں جواہرات کی چمک کے سوا اور کوئی روشنی نہ تھی۔ مصر میں درجہ دوم کے جواہرات زمانہ سلف سے رائج تھے۔ اعلیٰ پادریوں کا لباس جواہرات سے مزین ہوا کرتا تھا۔ عبرانی زبان میں بھی پتھروں کے نام ملتے ہیں۔ سن عیسوی سے چھ یا سات سو سال پیشتر یونانیوں کو بھی ان جواہرات کی واقفیت ہوئی۔ حکام وقت بیش قیمت پتھروں کو اپنی انگوٹھیوں میں پہننے لگے تھے۔ چنانچہ ہیروڈوٹس۔ افلاطون۔ ارسطاطالیس۔ تھیوفریسٹس فی زمانہ بڑے محققین و دقائق عالم گذرے ہیں۔ سکندر اعظم کے وقت تو انگشتریوں اور زیورات میں مزین کئے جاتے تھے چودھویں صدی میں اہل ہسپانیہ اور اٹلی بھی جواہرات کو بافراط پہننے کے باعث مشہور ہو گیا۔

قدیم زمانہ میں لوگ جواہرات پر طرح طرح کے نقش کھدوا کر اپنے معبودوں کی بھینٹ چڑھایا کرتے تھے۔ عیسائیوں نے بارہ رسولوں کے لئے بارہ جواہر مقرر کئے تھے۔ کتب شیعہ مثلاً تحفہ عالم شاہی۔ ہدایت الائمہ۔ فرحت الغری۔ مصباح۔ تذکرہ۔ کنز الحقائق وغیرہ میں مختلف رنگ اور پتھر بارہ اماموں سے منسوب ہیں۔ اور انہوں نے مختلف کلمات لوگوں پر کندہ کرائے تھے مثلاً لکھا ہے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے دست مبارک میں فیروزہ کی انگوٹھی تھی۔ جس پر اللہ الملک کندہ تھا۔

کرامات و سحری خواص

سحر و کرامات کا مطلب یہ ہے کہ ایسی بات جو قانون قدرت کے خلاف معلوم ہو۔ زمانہ قدیم

میں جو بات ذہن میں نہ آتی تھی۔ اُسے سحر کہہ دیا جاتا تھا۔ حالانکہ اگر کوئی ایسا فعل دیکھ کر جو اس کی سمجھ میں نہ آئے۔ اُسے سحر کہہ دے اور کہے کہ یہ خلافِ قدرت ہے۔ تو غلط ہے۔ اس لئے کوئی بشر یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ تمام قوانین قدرت پر حاوی ہے۔ خدا کی ذات غیر محدود ہے تو اس کے قوانین بھی غیر محدود ہیں۔ اکثر ایسے ہیں کہ عقل و وہم کے زور سے نہیں کھل سکتے۔ تاہم اس کے اثرات دیکھے جاتے ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ الماس پہن لیا۔ تو دشمنوں پر فتح حاصل ہو گی۔ یہ تو ایک ناچیز اور بے طاقت سنگریزہ ہے۔ تو اس کا جواب اوپر کے فقرہ میں موجود ہے۔ کہ ان لوگوں کا علم ناکافی ہوتا ہے جب یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ قوانین قدرت لاانتہا ہیں۔ تو یہ کہنا کہ یہ ناچیز سنگریزہ ہے۔ کتنی نادانی ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے جواہرات کے سحری خواص بیان کئے ہیں۔ بظاہر ان لوگوں کو جن کو قوانین قدرت کے چند اصول معلوم ہیں۔ خلافِ قانون دکھائی دیتے ہیں لیکن دراصل حیطۂ قوانین قدرت سے باہر نہیں ہوتے۔ جو لوگ رازِ فطرت سے زیادہ واقف ہیں۔ وہ سحر اور طلسم کو کبھی فطرت کے اصولوں سے سمجھتے ہیں اور انہیں خلافِ قیاس معلوم نہیں ہوتے مثلاً فاسفورس کو جب پانی میں ڈالتے ہیں۔ تو پانی کا آکسیجن اس کے ساتھ ملتا ہے اور وہ جلنے لگتا ہے۔ جو شخص اس اصول سے واقف نہیں اس کے نزدیک یہ بات خلافِ قیاس و سحر ہو گی۔ کہ پانی میں آگ لگ جائے۔ جب وہ لاعلمی سے اس خاصیت کو نہ جانے گا۔ تو خلافِ قانون قدرت خیال کرے گا۔

خواص اور طاقتوں سے فائدہ ہونا یا نہ ہونا

بعض کہتے ہیں۔ اگر ان میں تاثیریں فطری ہیں۔ تو کئی لوگ ہیں۔ جو ایسے ایسے پتھر پہنے پھرتے ہیں جس کی بڑی بڑی طاقتیں بیان کی گئی ہیں لیکن انہوں نے کبھی کوئی تاثیر نہیں دیکھی۔ ان کو جاننا چاہیئے کہ ہر وقت ہر کس و ناکس کے جواہر پہننے میں مناسب فائدہ نہ ملنا بھی قانونِ قدرت کے ماتحت ہے اور کسی کو فائدہ ملنا بھی قانونِ قدرت کے ماتحت ہے۔

مثلاً جوہریوں کے ہاں مختلف قسم کے جواہر رکھے ہوتے ہیں۔ وہ صرف اس لئے رکھتا ہے کہ روزی کمائے اگر اس کو پاس رکھ کر ان کی برکات کا فائدہ نہ ہو۔ تو کیا تعجب ہے کیونکہ وہ اس عقیدت سے محروم ہوتے ہیں جو اپنی مرادوں اور خواہشوں کی اجابت کے لئے استعمال کرنے میں لیکن جو شخص دلی عقیدت سے محض حصولِ مراد دل کیلئے مناسب طریق پر جواہر پہنتا ہے تو اس کا موکل عقیدہ اور اعتقاد کے مطابق اس کی حاجت براری کرتا ہے۔

پتھروں کے موکلات

ایک انگریزی کتاب آرٹ میجک میں لکھا ہے کہ تمام معدنیات اور دنیاوی اشیاء میں طاقت مقناطیسی

ہے۔ اب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ معدنیات میں کئی طرح کی عجیب و غریب طاقتیں اور خواص ہیں اور ان کا کئی فرشتوں سے تعلق ہے۔ ربی بینونی جو چودھویں صدی کا عالم فاضل اور کیمیاگر تھا۔ بیان کرتا ہے کہ نیلم۔ الماس و دیگر جواہرات میں عجیب طاقتیں اور خواص سحری ہیں اور جب قاعدہ کے مطابق ان کا کوئی طلسم یا تعویذ یا نگ بنایا جائے۔ تو کئی فرشتے مطیع ہو جاتے ہیں اور پہننے والے کو نامغلوب بنا دیتے ہیں۔

آخیوس لکھتا ہے کہ قدرت نے انسان کے لئے ہر ایک طرح کے نیک و بد لازم کئے ہیں اور ساتھ ہی اس کا علاج بھی رکھ دیا ہے۔ ہر ایک آفت کا دفعیہ اور مراد کا حصول پتھروں کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ان میں کئی طرح کی طاقتیں رکھی ہوئی ہیں۔

کتاب منی مالا کے آخر میں لکھا ہے کہ رفتہ رفتہ جواہرات کے عجیب، و غریب خواص سحری آشکارہ ہوتے جائیں گے۔ کتب فارسی و سنسکریت میں ہر جواہر کے طبّی خواص لکھے ہیں اور حکماء ان کو ادویات میں استعمال کرتے ہیں۔ اگر ان میں خواص اور طاقتیں ہیں۔ تو ادویہ میں استعمال کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟

آزمیکس نامی ایک دریافت نے ۱۵۰۰ء میں جواہرات کے خواص بالقرعہ کی بابت ایک رسالہ لکھا جس میں بلور کے متعلق لکھتا ہے۔ کہ جو شخص روشن شفاف بلور اپنے ہاتھ میں لے کر بت کدہ میں جائے گا تو یقیناً اس کی دعا مستجاب ہو گی اور اگر اسے چوب خشک پر رکھ کر شعاع آفتاب میں رکھا جائے۔ تو اس کے یمین سے وہاں پہلے دھواں۔ پھر آگ اور آخر میں روشن شعلہ نمودار ہو گا۔ اس شعلہ کو متقدمین نارِ مقدس (HOLY FLAME) کہتے تھے۔ کیونکہ انہیں یقین تھا کہ اس کے زیر اثر دیوتاؤں کو قربانی بآسانی پہنچ سکتی ہے۔

جواہرات کے سحری خواص

جواہرات کی خارجی چمک دمک اور دلربائی کے علاوہ ان کی عجیب و غریب کرامات بھی پائی گئی ہیں جن کے باعث لوگ ان کے چاہت کے ساتھ طلب گار ہوتے ہیں زمانہ قدیم سے ہی لوگوں میں یہ اعتقاد چلا آتا ہے کہ جواہرات پہننے سے کئی برکات نازل ہوتی ہیں کئی آفات و امراض سے بچاؤ ہوتا ہے۔ ان کی برکات سے طاقت۔ دولت۔ مرتبہ اور خوشی اور کئی برکتیں حاصل ہوتی ہیں کئی جواہر سعد ہوتے ہیں کئی نحس ہوتے ہیں۔ دنیا بھر کی اقوام میں ان کی تاثیرات تسلیم کی گئی ہیں اور آج جبکہ جواہرات کی قوت برقی۔ قوت انعکاس صلابت اور کیمیاوی مرکبات کا تجزیہ ہو چکا ہے۔ ان کے خواص و برکات کا اندازہ کرنا مشکل نہیں رہا۔

اہل ہنود کی کتابوں میں جواہرات پہننا مذہبی فریضہ ثواب بخشش اور سعد کہا گیا ہے۔ بلکہ دیوتاؤں میں خاص جواہر جڑوانے اور معبودوں کے آگے پیش کرنے کے کئی ثواب لکھے ہیں۔ شاستروں مختلف اغراض

کے حصول کے لئے خاص خاص طریق کے زیورات خاص خاص جواہر سے مرصع کرانے والے لکھے ہیں جواہرات کے معبود بنا کر ان کی پرستش کرنا بھی بڑا ثواب ہے۔ چنانچہ ایک پران میں لکھا ہے کہ ہر ایک سال کے بارہ مہینوں کی شرح کے مطابق شیو جی مہاراج کو مورتی بنا کر پرستش کرنی چاہیئے مثلاً بیساکھ میں نیلم پہننا چاہیئے۔ اور الماس کا شیو جی مہاراج بنا کر پوجنا چاہیئے۔ اسی طرح مغربی ممالک میں بھی سال کے بارہ ماہ کا ایک ایک جواہر ایک ایک ماہ کے لئے خاص خاص تھا۔ وہ اسی ماہ میں پہنا جاتا تھا۔ اسے برتھ سٹون کہتے ہیں۔

متقدمین یورپ کی تصانیف میں جواہرات کے سحری خواص لکھے ہوئے ہیں۔ یونجنی قیصر فرانس اول پل کو اس واسطے تہیں پہنتے تھے کہ یہ نحس ہے اور بدبختی لاتا ہے۔ گھاگٹ نامی ساحر نے جواہرات کے پوشیدہ خواص لکھے ہیں ان میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہر ایک جواہر کا تعلق ایک فرشتہ سے ہے۔ یورپ والے بھی سحری طاقتوں کو مانتے ہیں۔ وہاں بھی اکثر کتب طبع ہوتی ہیں جن میں جواہرات کے مختلف طرح کے زیورات خاص خاص ساعت و ایام میں بنوانے کے طریق لکھے ہیں اور ان کے پہننے کے فوائد بیان کئے گئے ہیں چنانچہ لکھا ہے کہ مہیب اور زود آور شخص پر غالب آنے کے لئے برؤز اتوار ساعت مشتری میں ایام زاید النور میں خالص سونے کی انگشتری بناؤ اور اس میں یہ سات جواہر الماس، یاقوت، نیلم، زمرد، زبرجد، زرقون اور پکھراج جڑاؤ اور اسے پہنو تم کو کسی کا خوف نہ رہے گا۔

منقول ہے کہ جناب امیر المومنین کی انگشتری حدید چینی کی تھی جس کے نگینہ پر اَلْعِزَّةُ لِلّٰہِ کندہ تھا۔ کتاب تحفۃ الاخوان میں طب الائمہ سے نقل کیا ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے اوّل جمعہ کو حدید چینی پر دو سطریں اس طور پر کہ عبارت نیچے اوپر ہو کندہ کرائے تَعَلَّمُوْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْاَعَزُّ یا اللہ۔ تو سختی و صعوبت سے انسان محفوظ رہتا ہے۔

غرض اتنا لکھنے سے یہ ہے کہ جواہر کے خواص کو ہر قوم کے علماء حکماء اور روحانی آدمیوں نے تسلیم کیا ہے۔

تاریخ شہادت

پتھر انسانی قسمت میں جو دخل رکھتے ہیں۔ اس نظریہ کی تاریخ شہادت دیتی ہے۔ چنانچہ "ہوپ ڈائمنڈ" (HOP-DIAMOND) اپنے اندر ایک المناک تاریخ رکھتا ہے۔ اس کی روحانی قوت یا برقی شعاعیں اس قدر قاتل ہیں کہ جس شخص کے پاس یہ پہنچا۔ وہ تباہ ہو گیا۔

"ہوپ ڈائمنڈ" کی تاریخ تو طویل ہے لیکن مختصراً بیان کروں گا۔ نیلے رنگ کا ہیرا جس سے نیلی و سفید شعاعیں نکلتی رہتی ہیں۔ برما کے مندر کی ایک مورتی کی آنکھ سے ۱۷ ویں صدی میں ایک فرانسیسی جوہری نے چرایا۔ ۱۶۸۸ء میں اس نے لوئیس چہاردہم شاہ فرانس کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ شاہ نے ڈچز کو دے دیا۔ ڈچز نے فرنچ کورٹ میں رکھا۔ بعد ازاں گلے میں ڈال لیا۔ ہوا یہ کہ پہلے مالک کو کتوں نے پھاڑ دیا۔ فرنچ کورٹ اس کے بعد پھانسی کی سزا پانے والوں کے لئے مخصوص ہو گیا۔ اور ڈچز کو انقلابیوں نے قتل کر دیا۔

جب فرانس کی شاہی قوت ختم ہوئی تو ایمسٹرڈم کے جوہری کے ہاتھ آیا۔ باپ بیٹے میں جھگڑا ہوا۔

باپ مر گیا۔ بیٹا قلاش ہو گیا۔ اس نے فرانسیسی امیر کے ہاتھ بیچا اور خودکشی کر لی۔ کچھ عرصہ بعد امیر نامعلوم حالات میں مقتول پایا گیا۔ پھر یہ ہیرا ہنری تھامس ہوپ کے پاس فروخت ہو گیا۔ اس کا وارث پتا افلاس ہو گیا۔ ہوپ فیملی کے ایک ممبر نے اسے نیویارک کے جوہری کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ وہ دیوالیہ ہو گیا اس نے روس کے شہزادہ کانی ٹوسکی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ خود تو خودکشی کر لی اور شہزادہ چند دن بعد قتل کر دیا گیا۔ پھر ایک یونانی سوداگر نے خریدا جس کی موت کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ پھر سلطان عبدالحمید ترکی نے خرید کر بیوی کو پیش کیا چند دن بعد سلطان نے اپنی بیوی کو خود پستول سے مار دیا۔ انقلاب کے وقت ہیرا چرا لیا گیا۔ سلطان ختم ہو گیا۔ ایڈورڈ ہیل میکلن ایک امریکن اخبار کے مالک نے ۱۹۱۱ء میں ۷۵ ہزار ڈالر میں خریدا اور اپنی بیوی کو تحفہ کے طور پر دے دیا۔ شوہر نے بیوی کو طلاق دے دی۔ خود دیوالیہ ہو کر پاگل خانے پہنچا۔ ان کا لڑکا کار کے حادثے میں ہلاک ہوا۔ بیٹی خواب آور دوا کھا کر ختم ہو گئی۔ ۱۹۴۸ء میں ایڈورڈ کی دوسری بیوی نے مسٹر ہنری ونسٹن کے ہاتھ ۲ ہزار ڈالر میں فروخت کر دیا۔ اس وقت جبکہ میں یہ سطور لکھ رہا ہوں۔ یہ ہیرا مسٹر ہنری کے پاس ہے۔

روحانی سائنس کا یہ نظریہ ہے کہ رنگ، دھاتیں، پتھر یا جو بھی چیز انسان بدن کے ساتھ رکھتا ہے۔ یا جس شخص کو شریک بناتا ہے۔ یا جس کو مسلط کر لیتا ہے۔ یعنی مالک۔ مرشد۔ پیر بنا لیتا ہے۔ اس کی مخصوص شعاعیں اس پر تیزی سے اثر انداز ہوتی ہیں اور مقدد ثانیہ کا دخل شروع کر دیتی ہیں۔ یہی نظریہ بیوی۔ دوست۔ شریک کار اور شریک حیات کے متعلق پایا جاتا ہے۔ یہ نظریہ کسی ملک تک محدود نہیں مغرب و مشرق یکساں طور پر اس نظریہ کے حامل ہیں۔

پتھروں کا اچھا یا برا ہونا یا امراض لانا اس وقت ممکن ہے جب انہیں استعمال میں لایا جائے۔ لہٰذا یہ نہایت ضروری ہے کہ پتھر اپنے ستارہ کے موافق استعمال کیا جائے خوش قسمتی اور بدقسمتی لانے والے امور رنگ، پتھر، دن وغیرہ علیحدہ نقشوں میں اسی کتاب میں درج کر دئے گئے ہیں۔

جواہر کا انتخاب

اکثر پتھروں میں جو بعض لوگوں کے لئے خوش بختی لاتے ہیں اور اکثر ایسے ہیں جو بدقسمتی لاتے ہیں۔ کیونکہ بعض موافق ہوتے ہیں بعض ناموافق۔ انگشتری میں بطور نگ یا زیورات میں بطور رنگ موافق پتھروں کا استعمال کرنا موجودہ تہذیب میں بھی رائج ہے۔ یہ جاننے کے لئے کہ کونسا پتھر خوش بختی لائے گا۔ اس امر کے جاننے کے لئے دو طریق کار ہیں کہ یا تو پتھر روز پیدائش کے مطابق ہو۔ یا ستارے کے مطابق ہو۔

امر اوّل کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اتوار کو پیدا ہوا ہے تو شمس کا متعلقہ پتھر پہننے اور امر

دوم کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ جس برج کے ماتحت پیدا ہوا ہے۔ اس کے مطابق پتھر پہنے مثلاً اگر کوئی شخص ۲۱ مارچ سے ۲۰ اپریل کے درمیان پیدا ہے تو اُسے مریخ کا پتھر موافق ہوگا۔ کیونکہ اس کا ستارہ مریخ ہے۔ آپ اپنے برج کو معلوم کریں اور پتھروں کے لئے مندرجہ ذیل جدول سے کام لیں۔ اس جدول میں وہ تاریخ بھی دی گئی ہے۔ جبکہ انگشتری میں نگ لگوانا چاہیئے۔ جواہرات میں درجہ اوّل کے جواہرات کے علاوہ درجہ دوم کے جواہرات بھی اپنی پوری قدر رکھتے ہیں۔ جو بہ لحاظ اثر ہوتی ہے۔

برتھ سٹون (جدول بروج اور جواہر)

نمبر شمار	برج	موافق پتھر	نمبر	ستارہ	دن
۱	حمل	مرجان - حجرالدم	۱۳	مریخ	منگل
۲	ثور	الماس (ہیرا)	۱۴	زہرہ	جمعہ
۳	جوزا	زمرد (پنّہ)	۱۷	عطارد	بدھ
۴	سرطان	مروارید - حجرالقمر	۱۸	قمر	پیر
۵	اسد	یاقوت رمانی - لعل بدخشاں یا مانک	۱۹	شمس	اتوار
۶	سنبلہ	لاجورد (نیلم) کارکیتک - زرقون	۲	عطارد	بدھ
۷	میزان	سنگ دودھیا (اوپل) زبرجد - لہسنیا	۳	زہرہ	جمعہ
۸	عقرب	مونگا - عقیق سُرخ	۴	مریخ	منگل
۹	قوس	پکھراج (یاقوت اصفر)	۷	مشتری	جمعرات
۱۰	جدی	پُکھ - گومیدک	۸	زحل	ہفتہ
۱۱	دلو	عقیق یمنی نیلم (یاقوت کبود) ایکے تحصّے	۹	زحل	ہفتہ
۱۲	حوت	سنگ یشب - لاجورد	۱۲	مشتری	جمعرات

اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جن کی پیدائش برج حمل کے ماتحت ہے۔ وہ مرجان یا حجرالدم کو انگشتری میں ۳ تاریخ کو لگوائیں۔ اگر اس دن منگل ہو تو بہتر ہے۔ ساعت مریخ کی ہو جو دن کی پہلی و آٹھویں ساعت ہوگی۔ اگر کسی شخص کی پیدائش منگل کے دن کی ہے تو اس روز کا ستارہ مریخ ہے۔ اس کا متعلقہ پتھر بھی پہنا جا سکتا ہے بس یہی دو قسم کے پتھر ہوں گے جو موافق ہوں گے۔ ان میں سے کونسا ارفع ہے اور فائدہ دیتا ہے اسے تجربہ سے معلوم کریں یا رائچہ موجود ہو تو کسی صاحب علم سے تعین کرالیں۔

ستاروں کی نحوست دور کرنے والے جواہرات

نام ستارہ	اس کا خاص جواہر کونسا ہے	اس کے خلاف بھونے سے کونسا جواہر پہننا چاہیئے	اس کے ایام رجعت میں کونسا جواہر پہننا چاہیئے
شمس	یاقوت	یاقوت	یاقوت
قمر	حجر القمر	مروارید	الماس
مریخ	مرجان	مرجان	مرجان
عطارد	زرقون	زمرد	زرقون
مشتری	بلّور	پکھراج	مروارید
زہرہ	لہسنیا	الماس	لہسنیا
زحل	نیلم	نیلم	نیلم
راس و ذنب	زمرد	زرقون - زمرد	زمرد

طبعی خرابیوں اور کواکب کے ناقص ہونے کو دور کرنا

جواہر	کس مزاج کو پہننا چاہیئے	کواکب ناقص برج میں ہوں
فیروزہ	مزاج بادی و بلغمی	عطارد
عقیق	مزاج صفراوی و آتشی	مریخ
مروارید	مزاج بلغمی و بادی	قمر
پکھراج	مزاج بادی و بلغمی	مشتری
گومیدک	مزاج بادی و بلغمی	راس
نیلم	مزاج صفراوی و آتشی	زحل
لہسنیا	مزاج بادی و بلغمی	زہرہ
چونی	مزاج صفراوی و آتشی	شمس

جدول بروج و کواکب متعلقہ رنگ

تاریخ پیدائش معلوم نہ ہو۔ تو نام کے حرف اوّل سے برج و ستارہ معلوم کرو

تاریخ پیدائش	برج	ستارہ	رنگ	نام کا حرف اوّل
مارچ ۲۲ تا اپریل ۲۰	حمل	مریخ	سُرخ	ا۔ل۔ع۔ی
اپریل ۲۱ تا مئی ۲۱	ثور	زہرہ	نیلا	ب۔ واؤ
مئی ۲۲ تا جون ۲۱	جوزا	عطارد	زرد۔ سرخی مائل	ق۔ ک
جون ۲۲ تا جولائی ۲۳	سرطان	قمر	سفید ہلکا نیلا	ح۔ ہ
جولائی ۲۴ تا اگست ۲۳	اسد	شمس	اورنج	م
اگست ۲۴ تا ستمبر ۲۳	سنبلہ	عطارد	گہرا زرد	پ۔ ع
ستمبر ۲۴ تا اکتوبر ۲۳	میزان	زہرہ	ہلکا گلابی و نیلا	ر۔ت۔ط
اکتوبر ۲۴ تا نومبر ۲۲	عقرب	مریخ	گہرا سُرخ	ظ۔ذ۔ض۔ز۔ن
نومبر ۲۳ تا دسمبر ۲۲	قوس	مشتری	ہلکا ارغوانی	ف
دسمبر ۲۳ تا جنوری ۲۰	جدی	زحل	نیوی بلیو۔ سلیٹی	ج۔ح۔گ
جنوری ۲۱ تا فروری ۱۹	دلو	زحل	کالا	س۔ش۔ص۔ث
فروری ۲۰ تا مارچ ۲۱	حوت	مشتری	بینگنی رنگ (اخیر معمولی سبز)	د۔چ

بروج کے ساتھ رنگوں کے امتزاج کو نمایاں طور پر ظاہر کرنے کے لئے دائرہ طبع کر دیا گیا ہے۔ ہر برج کے تین رنگ لئے گئے ہیں۔ کپڑوں اور رنگوں کا رنگ انتخاب کرتے وقت اس دائرہ سے مدد لیں۔ جب تک رنگوں کا رنگ موافق نہ ہوگا۔ نفع نہ ملے گا۔ اوپر جو رنگ لئے گئے ہیں وہ اصل ہیں۔ حالانکہ اور بھی ویلی شیڈ ہر ستارہ کے موافق ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہر جواہر میں بھی متعدد شیڈ ہوتے ہیں۔ فہم سے کام لے کر رنگوں کا انتخاب کیا کریں۔

پتھروں کے خواص بلحاظ رنگ

ہر قسم کے پتھروں میں مختلف شیڈ ہوتے ہیں۔ ذیل میں تفصیل دی جاتی ہے۔ جس سے رنگوں کے اختلاف کی وجہ سے خاصیتوں اور اثرات میں فرق معلوم ہوتا ہے۔

پتھر کا رنگ ظاہری	پتھر کا رنگ باطنی	خاصیت
سفید	سفید	جو اپنے پاس رکھے اس کا حافظہ قوی ہو۔
	سبز	جس کے پاس ہو۔ عزیز نہ لائق ہو۔ اور باخطر سے نیک افعال ہوں۔
	آسمانی	جو اپنے پاس رکھے کسی فن میں کامل ہو۔
	سیاہ	زہر قاتل ہے۔
سیاہ	سفید	خود زہر قاتل ہے۔ مگر دیگر زہروں کا تریاق ہے۔
	زرد	مندرجہ بالا خاصیت رکھتا ہے۔
	نیلگوں	اپنے پاس رکھنے والا دلیر ہو۔ کسی سے نہ ڈرے۔
	سبز	ہر صدمہ سے محفوظ رہے۔ اگر کوئی جانور کاٹے تو اس کو صدمہ نہ پہنچے۔
زرد	سفید	پاس رکھنے سے چوحاجت ہو پوری ہو۔ خلق کے درمیان محتشم ہو۔
	سیاہ	مندرجہ بالا خاصیت رکھتا ہے۔
	نیلگوں	پاس رکھنے سے محبوب خلائق ہو۔ افعال نیک سرزد ہوں۔
	سبز	پاس رکھنے والا بزرگوں کی نگاہوں میں عزیز ہو۔
سُرخ	سفید	جنگ کی حالت میں کبھی غالب نہ ہو۔
	سُرخ	جلد حاجت براری ہو۔
	آسمانی	پاس رکھنے سے جادو اثر نہ کرے۔
	زرد	جو کوئی پاس رکھے۔ عورتوں کے دلوں میں محبوب ہو۔
	سبز	پاس رکھنے سے لڑائی میں فتحیاب ہو۔
نیلا	سفید	پاس رکھنے والا ہمیشہ خوش و خرم رہے۔
	سیاہ	آدمیوں کی نگاہ میں پُر ہیبت و باحرمت ہو۔
	سبز	اگر اس کو چشمہ یا کنوئیں یا تالاب میں جس میں پانی کم ہو ڈالیں۔ تو پانی پیدا ہو جائے اگر قوت مردمی بوجہ قلت منی کم ہو تو کمر میں باندھنا۔

		نافع ہے۔ اگر درخت پر باندھیں تو پھل بکثرت پیدا ہوں۔ پاس رکھنے سے بزرگوں کی نظروں میں باوقعت ہو۔
نیلگوں		جو شخص ایسے پتھر کو بطور عینک کے آنکھوں میں لگائے۔ جو کوئی اسے دیکھے مطیع ہو جائے گا
نیلگوں	سفید	پاس رکھنے والے کو کوئی دیکھے محبت کرنے لگے
	سُرخ	سفر میں نیک حال رہے اور جو کام کرے جلد انجام کو پہنچے۔
	آسمانی	صاحب وقار ہو۔ ہر شخص اس سے محبت کرے۔ لڑائی میں فتحیاب ہو عورتوں کے دلوں میں محبوب ہو۔
سبز	سفید	پاس رکھنے والا جو درخت لگائے۔ جلد اُگ آئے اور بارور ہو۔ اگر خشک درخت پر باندھیں تو سرسبز ہو۔
	سبز	پاس رکھنے والا دشمن پر فتحیاب ہو۔ دشمن مقہور ہوں۔ اگر دھو کر پیئے تو درد جگر کو نافع ہے۔

پتھروں کی خاص تاثرات

جو شخص جو پتھر پہنتا ہے۔ وہ یہ توقع رکھتا ہے کہ اُسے دولت ملے۔ ایسا اکثر سنا گیا ہے کہ فلاں نے فلاں پتھر پہنا۔ تو اس کے ہاتھ میں بہت پیسہ رہتا تھا۔ اور وہ تھوڑے عرصہ میں امیر ہو گیا۔ یا یوں شکایت کرتے ہیں کہ میں نے یہ پتھر پہنا ہے۔ مجھے تو ابھی تک کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ یعنی مالی فائدہ نہیں ہوا۔

یہ غلط ہے کہ ہر پتھر مالی فائدہ دیتا ہے۔ ہر پتھر کی تاثیر الگ ہوتی ہے اور وہ اپنی ذاتی تاثیر کے علاوہ فائدہ نہیں کرتا۔ جن لوگوں کو امراض یا بدقسمتی سے چھٹکارا حاصل کرنا ہو تو وہ ایسے پتھر انتخاب کرتے ہیں۔ جو اسے فائدہ دیں۔ اس طرح جو لوگ مالی کمزوری رکھتے ہیں ان کو وہ پتھر استعمال کرنا چاہیئے کہ مال ملے۔ اس لحاظ سے ہر پتھر کو اچھی طرح سوچ سمجھ کر لینا چاہیئے۔ میں نے بعض جگہ ایسے اشارے بھی کئے ہیں کہ کس ستارہ یا کس برج والوں کو کونسے پتھر پہننے سے کیا برکات حاصل ہوں گی۔ مالی مفاد کے لئے مشتری اور زہرہ کے پتھر پہننے چاہئیں۔

پتھر انتخاب کرتے وقت صرف اس امر کا خیال رکھا جائے کہ اس کا رنگ آپ کے ستارہ کے رنگ کے مطابق ہو۔ کیونکہ ہر پتھر میں متعدد رنگ ہوتے ہیں مثلاً عقیق میں بہت سے رنگ ہوتے ہیں۔ تو عطارد و ستارہ والوں کو ایسا رنگ انتخاب کرنا چاہیئے جو زرد رنگ کا ہو۔ مریخ والوں کے لئے سُرخ رنگ کا اور شمس والوں کو سنہرا یا اور رنج رنگ کا عقیق انتخاب کرنا چاہیئے۔ اس طرح عقیق کے فوائد شخص حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے خلاف چلنے سے جواہر اپنا فائدہ نہ دیں گے۔

کسی جواہر کا خاص مقصد کیا ہے۔ وہ ذیل سے معلوم کریں۔

جواہر کی مخصوص برکات

جن کا تعلق باندھنے یا گلے میں لٹکانے یا بطور رنگ استعمال کرنے سے ہے۔

جواہر	خاص برکات	جواہر	خاص برکات
کہربا	عورتوں کو بچوں کی تکلیف ہو	لہسنیا	عتاب بد سے تحفظ
لیئے تھٹ	شراب کی بدعادت چھوڑنا	چونی	دشمنوں پر غلبہ
زبرجد	سفری و لوگوں کو فائدہ	مرداسید	صبر و استقلال و عفت
حجر الدم	حادثات سے تحفظ	مرجان	جادو و شیطانی خیالات سے تحفظ
یاقوت	اندرونی امراض سے نجات	اکو امراض	سفری کاموں میں کامیابی
ہکا نیلا نیلم	حصول دولت و پارسائی	سنگ یشم	جنون و امراض وہم کو اور خون بہنے کو مفید
رودراکھ	اعلیٰ صحت	بھیکم	وجدانی قوت کے لئے
الماس	ذہانت و قوت حیات	پربیڈ	امراض گردہ
زمرد	حقیقی محبت۔ کارہائے نمایاں کرنا	میلے کا مٹ	بچوں کو نظر و جادو سے محفوظ رکھنا
نیلم	امراض چشم	حجر السار	کنکری پیشاب کی امراض کے لئے
عقیق	مالی فوائد و غلبہ بر دشمنان	حجر الحبہ	درد سر کا دفعیہ
پکھراج	حکام وقت میں عزت	حجر النور	بچوں کے لئے رفع خوف
فیروزہ	تحفظ اور حصول علم و ہنر	حجر الخطاطیف	رفع بدخوابی
حجر القمر	دماغی قوت۔ کوڑھ سے شفا	حجر السار	سہیل ولادت
اوپل	محبت و خوشی	رتوا	دافع درد سر و بخار
مرداسید	عفت و پاکدامنی کے لئے		
زرقون	جسمانی صحت و روزگار		

اقسامِ جواہر

۱ - درجہ اوّل کے جواہرات کو ہندی میں نورتن اور عربی میں جواہر تسعہ کہتے ہیں۔ یہ تعداد میں نو ہیں۔

۲ - درجہ دوم کے جواہرات کو ہندی میں اوپ رتن کہتے ہیں۔ کتب سنسکرت میں ان کی تعداد چودہ ہے اور انگریزی کتب میں سولہ ہے اور بھی جواہرات دریافت ہوئے ہیں جن کو ملا دیں۔ تو کل تعداد ۳۰ ہو جائے گی۔

۳ - درجہ سوم میں وہ پتھر شامل ہیں۔ جو بافراط ملتے ہیں اور ان کی عام اشیاء مثلاً ظروف و اوزار بنتے ہیں۔ ان کے بعض نام انگریزی کتب سے ملے۔ بعض کتب فارسی سے اور بعض دیسی جوہریوں سے معلوم ہوئے۔ یہ گنتی انتہی ہیں۔

ہندیوں کے نزدیک کل جواہر کی تعداد ۸۴ ہے۔

مندرجہ بالا اجماعت بندی قدرتی نہیں۔ خیالی اور بناوٹی ہے قسم دوم کے بعض جواہر کسی خاص صف کے لحاظ سے مثلاً رنگت یا کثرت رواج کے باعث قسم اوّل کے جواہر پر بھی قدر و قیمت میں فوقیت لے جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے قسم اوّل کا کوئی پتھر ناقص ہونے کے باعث قسم دوم کے جواہر سے بھی کم قدر سمجھا جاتا ہے۔

دراصل قسم اوّل میں وہ جواہر شامل ہیں جو کمیاب ہیں۔ درجہ دوم میں وہ جواہر ہیں۔ جو زیورات میں عام مزین ہوتے ہیں۔ درجہ سوم والے وہ ہیں جو بافراط ملتے ہیں اور عمارتوں۔ برتنوں وغیرہ میں استعمال ہوتے ہیں۔ ان نام کی تفصیل آگے آئے گی۔

درجہ اوّل کے جواہرات (۹ عدد)

نمبر شمار	اُردو	سنسکرت	پنجابی	ہندسی	عربی	انگریزی	رنگ ذاتی	ستارہ
۱	الماس	ہیرک	ہیرا	ہیرا	الماس	DIAMOND	بنفشی مفید	زہرہ
۲	یاقوت	یم راگ	لال	مانک	لعل	RUBY	کمزوری گلابی	شمس
۳	یاقوت کبود	سوہی رتن	نیلم	نیلم	یاقوت ازرق	SUPPHIRE	نیلا	زحل
۴	زمرد	اشم گربھ	پنّہ	مرکت	جمرالیا	EMERALD	گہرا سبز	مشتری
۵	پکھراج	پکھراج	پکھراج	پکھراج	یاقوت اصفر	TOPAZ	زرد	عطارد
۶	مروارید	موتی	موتی	موتی	لُولُو	PEARL	سفید	قمر
۷	مرجان	مونگا	مونگا	دوم	مرجان	CORUL	سُرخ	مریخ
۸	گربہ چشم	کیتزان	لہسنیا	ویڈوریہ	عین الہر	CAT'S EYE	سفید	زہرہ
۹	زرقون	گومیک	گومید	گومیدہ	لعل دود	ZIRCUN	شرتری	عطارد

درجہ دوم کے جواہرات (۳۵ عدد)

نمبر شمار	اُردو	سنسکرت	انگریزی	رنگ ذاتی	ستارہ
۱	زبرجد	پاری بھدر	BERYL	ہلکا نیلا یا سبز	زہرہ
۲	اکوامرائن		AQUAMARINE	ہلکا نیلا یا سبز	مشتری
۳	لعل رمانی		SPINAL	گہرا سُرخ	مریخ
۴	کارنڈم	کرنڈ	CORUNDOM	سفید	قمر
۵	کرنج		EMERY	زردی مائل سبز	عطارد
۶	کارکیتک	کارکیتک	CHRYSOLITE	گیاہی سبز	زہرہ
۷	الیگزینڈرائٹ		ALEXANDRITE	سُرخ و سبز	شمس
۸	پلک	پلک	GARNET	ارغوانی	زحل
۹	فیروزہ	پیروج	TURQUOISE	نیلا	مشتری
۱۰	عقیق		AGATE	سُرخ	مشتری
۱۱	کالسڈونی		CHOLCEDONY	زرد	عطارد
۱۲	رودراکھ	رودراکھ	CARNELION	زرد	عطارد
۱۳	سنگ سلیمانی	پالنگ	ONYSE	زیتونی	زحل
۱۴	سنگ یشم		JASPER	سبز	مشتری
۱۵	دودھیا		OPEL	دودھیا	مریخ
۱۶	سنگ ستارہ	سونارنگی	CHRYSOPRASE	سبز مائل بہ نیلا مع ستارہ شہدی رنگ	زحل
۱۷	امیتھسٹ		AMETHYST	بنفشی	مریخ
۱۸	حجرالدم	جیونی رس	BLOOD STONE	سُرخ خون سا	مریخ
۱۹	بھیکھم	بھیکھم	ROCK CRYSTAL OR QUARTZ	سفید	قمر
۲۰	سنگ موچہ	گنج	MOCLD STONE	سفید زردی مائل	زہرہ
۲۱	ترمرے	کنڈرب	TOURMALINE	خاکستری	زحل
۲۲	کہربا		AMBER	زرد	شمس
۲۳	حجرالقمر	چندرکانت	MOONSTONE	سفید	قمر
۲۴	حجرالشمس	سوریہ کانت	SUNSTONE	سنہری مائل بہ سفیدی	شمس
۲۵	سنگ سیم	پیلو	JADE	سفید دودھیا	زہرہ

۲۶	پریڈوٹ		PERIDOT	زردی مائل سبز	عطارد
۲۷	اولے وائن		OLIVINE	زرد	عطارد
۲۸	میلے کائیٹ		MALACHITE	ہلکا سبز زردی مائل	عطارد
۲۹	سنگ سیماق		PROPHYRY	سرخی مائل	مریخ
۳۰	لیبری ڈور		LABRODOR	بھورا یا سبز	زحل
۳۱		روچک		گندم گوں	زہرہ
۳۲		اودت پل		نیلا	مشتری
۳۳		گندہ شیشہ		سُرخ	مریخ
۳۴		سیس		چوہے جیسا	زحل
۳۵		نیلا رنگ		گہرا نیلا	مشتری

بابِ دوم

درجہ اوّل کے جواہرات

① الماس

چمک دمک آب و تاب میں لاثانی ہے۔ ہر بشر کے نصیب میں نہیں ہوتا۔ ہر زمانہ کے لوگ اس کی قدر کرتے رہے ہیں۔ تمام اقوام نے عرش رنگت ہونے کی وجہ سے جملہ جواہر پر اسے فضیلت دی ہے۔ اسے انگریزی میں ڈائمنڈ۔ پنجابی میں ہیرا کہتے ہیں۔

اقسام

ہندو لوگ صرف زیبائش بدنی کے لئے ہی نہیں پہنتے تھے بلکہ اسے باعث شادمانی اور راحت سمجھ کر زیب تن کرتے تھے۔ ان کی کتب قدیم میں اس کے فوائد و برکات بہت درج ہیں۔ ہندو اسے ہیرا کہتے ہیں۔ اس کی چار اقسام ہیں (۱) خالص آبدار ہیرا برہمنی (۲) شفاف اور شہد کے رنگ والے کو کھتری (۳) پنیر کے رنگ والے کو ویش (۴) بھورے رنگ والے کو شودر کہتے ہیں۔

آج کل جوہری اس کی یہ قسمیں بیان کرتے ہیں (۱) ہگلا جے (گلاب جیسا سُرخ) (۲) پستہ (سبز رنگ) (۳) نیلا بجر نیگو دے (۴) بسنتی (زرد رنگ) (۵) گٹر چ (نہایت کڑا جس پر داغ ہوں چنن چال یا ابرق کہتے ہیں (۶) کٹھی (سفید) (۷) بھورا (خاکی رنگ) (۸) پیلا (زرد) (۹) کالا (سیاہ رنگ (۱۰) کف۔

پنجابی جوہری الماس کی چار قسمیں بتاتے ہیں۔

(۱) شہ بتے (ہلکا سُرخ) (۲) نیلا (۳) سفید (۴) سیاہ (ہندو اقوام عجیب دار اور سیاہ ہیرے کو نحس جانتی ہیں۔

عرب و فارس کے حکماء مندرجہ ذیل قسمیں بیان کرتے ہیں۔

(۱) نوشادری (نوشادر کی طرح رنگ دار) (۲) کبریتی (نقرئی رنگ) (۳) کدوفنے (سفید) (۴) حدیدی (آہنی رنگ)

یونانی حکیم اس کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کرتے ہیں۔

(۱) شفاف زعفرانی (۲) زرد۔ بنفشے (۳) بلوری۔ آسمانی (۴) سبز۔ زبرجدی اہل یورپ کم قدر الماس کی تین قسمیں بیان کرتے ہیں۔

(۱) بورٹ (۲) کاربونیٹڈ (۳) بورن۔ ان میں سے کاربونیٹ تاریک ہے۔

صلابت

الماس کو خدا نے وہ سختی دی ہے۔ کہ کوئی اور شے اس لحاظ سے اس کی برابری نہیں کر سکتی۔ یہاں تک کہتے ہیں کہ الماس کو سندان پر ہتھوڑے سے چوٹ لگائیں۔ تو یہ ضرب کو ایسا روکتا ہے کہ ہتھوڑا کانپ جاتا ہے اور سندان ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے اور اس کے ایسے باریک ٹکڑے ہو جاتے ہیں کہ بمشکل نظر آتے ہیں۔

اس کے متعلق یہ نظریہ نہیں ہے۔ بلکہ ماہرین نے شناخت کا یہ طریقہ بیان کیا ہے۔ کہ اگر کوئی پتھر یاقوت اور نیلم سے نہ کاٹا جا سکے۔ تو وہ الماس ہے۔

رنگ

عموماً الماس بے رنگ ہوتا ہے لیکن بعض ہیروں کا زرد ہلکا سبز۔ زردی مائل سبز۔ سیاہی مائل سبز۔ نیلا۔ بھورا۔ سُرخ اور سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ زرد رنگ کی نسبت سبز رنگ زیادہ پائے جاتے ہیں نیلگوں الماس کمیاب ہے۔ قدر و قیمت کے لحاظ سے اس کے رنگوں کی ترتیب یہ ہے۔ اول درجہ نیلا۔ دوم درجہ سُرخ۔ سوم سبز۔ چہارم سفید۔ پنجم زیتونی۔ نیلگوں الماس نایاب اور قیمتی ہوتا ہے۔

ہلکے نیلے رنگ کے الماس کمیاب نہیں ہوتے۔ لیکن ان میں یہ عیب ہوتا ہے۔ کہ تھوڑے بہت دودھیا مائل رنگ ہوتے ہیں۔ اس لئے کم قیمت جواہرات میں گنے جاتے ہیں۔

قوتِ برقی

طاقت انعکاس اور قوتِ انظاری یعنی دور بینی بہت زیادہ ہے اس لئے دور بینوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس میں برقی طاقت بہت زیادہ نہیں۔ اگر اسے گھسیں تو تھوڑی سی برقی قوت پیدا ہوتی ہے اور صرف نصف گھنٹہ تک رہتی ہے۔ اس میں طاقت فاسفرس صرف گرمی سے پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ روشنی کے پہنچنے سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ شعاع آفتاب میں رکھنے سے یہ طاقت ظاہر کرتا ہے اور دھوپ میں دور لے جانے پر بھی یہ کچھ عرصہ طاقت قائم رہتی ہے اور خواہ اسے چمڑے یا کاغذ سے ڈھانپا جائے۔ یہ طاقت زائل نہیں ہوتی۔ یہ خن کنڈکٹر آف الیکٹرسٹی ہے

کیمیاوی مرکبات

خالص کاربن سے بنتا ہے۔

شناخت کا طریقہ

ایک سفید کاغذ میں جس الماس کی شناخت کرنا منظور ہو۔ اس کی مقدار سے بڑا ایک سوراخ نکال کر اس کے نیچے تھوڑے فاصلہ پر الماس ایسی جگہ رکھیں کہ اس کے ایک پہلو کے گوشہ کا عکس سفید کاغذ پر پڑے گا۔ اس عکس یعنی سفید شکل کے ارد گرد قوس قزاحی رنگ نمایاں ہوں گے۔ اگر اس میں فشوری رنگ یعنی سُرخ۔ زرد۔ نیلا علیحدہ علیحدہ دکھائی دیں۔ تو عمدہ الماس ہو گا۔

افعال طبّی

زمانہ قدیم سے ہی اس کے کئی ایک خواص مانے جاتے ہیں۔ یونانی حکیم کہتے ہیں اس کا مزاج گرم خشک۔ چوتھے درجہ میں سرد خشک ہے۔ تعلیق مقوی قلب ہے یعنی گلے میں لٹکا نا دل کو تقویت دیتا ہے۔ مخزن الادویہ میں لکھا ہے کہ پیٹ پر باندھنے سے فسادِ ہضم کو رفع کرتا ہے اور معدہ کو تقویت دیتا ہے۔ کان الماس کے چشمہ سے غسل کرنا۔ فالج۔ لقوہ۔ رعشہ۔ جذام اور جذر کو مفید ہے۔ بعض جگہ لکھا ہے کہ اگر مثلث شکل بنوا کر ایک بازو پر باندھا جائے۔ تو صرع کو دور کرتا ہے۔ اگر اور ادویات کے ساتھ بطور مسی دانتوں پر ملا جائے۔ تو انہیں روشن اور سخت کرتا ہے لیکن اس مطلب کے لئے استعمال نہ کرنا بہتر ہے کیونکہ ایک ذرہ بھی معدہ میں چلا گیا۔ تو زہر قاتل کا کام کرے گا۔ اس کا علاج یہ ہے کہ جس کے اندر یہ چلا جائے۔ اُسے تازہ شیر گاؤ پلا کر قے کرائیں۔ یہاں تک کہ نکل جائے اور پھر مچھلی کا صابن دیں۔ بیمار تندرست ہو جائے گا۔ علاوہ ازیں چند عدد مچھلی پانی میں پیس کر دودھ ملا کر پلانا بھی تریاق الماس ہے۔

ناخالص ہیروں سے جذام۔ ذات الجنب اور یرقان کی طرح کے مرض پیدا ہو جاتے ہیں۔ الماس جس میں یہ وست درجہ چہارم کی ہو۔ اُسے کشتہ کرنا چاہیئے۔ اس کا کشتہ انسان کی قوتِ باہ۔ عمر اور آرام میں ترقی دیتا ہے۔

خواص سحری

مخزن اکسیر میں لکھا ہے کہ الماس پہننے سے جسم کو صحت ہوتی ہے۔ خوف دور ہوتا ہے۔ اگر اس کو عورت کے زانو سے باندھیں۔ جو دردِ زہ میں مبتلا ہو۔ تو اُسے جلد مخلصی دیتا ہے اگر بازو پر باندھا جائے تو تمام دشمنوں کو تباہ کرتا ہے۔ بیوی اور خاوند کی محبت بڑھاتا ہے۔

سورج کا خاص اثر اس پر پڑتا ہے۔ وہ لوگ جن کا طالع حمل ہو۔ ان کا مقسومی پتھر ہے۔ وقار اور عزت میں اضافہ کرتا ہے۔

الماس قوت ارادی کو بلند کرتا ہے۔ طبیعت میں تیزی اور عقل پیدا کرتا ہے۔ ذہانت کو بڑھاتا ہے۔ سوچ بچار کرنے والوں کی مشکلات کو حل کرتا ہے۔ یہ روپہلی روشنی کہلاتا ہے۔ کیونکہ اس پر سورج کی حکمرانی ہے۔ خوشی بڑھاتا ہے۔ مصروف لوگوں کو اس کا پہننا فرحت دیتا رہتا ہے۔ اس لئے وہ زیادہ سے زیادہ عرصہ تک کام کر سکتے ہیں۔ ان کی برقی شعاعیں قوتِ حیات اور قوتِ کارکردگی کو بڑھاتی ہیں۔ قوت مردانگی کے لئے فائدہ مند ہے۔ سیاروں کے لحاظ سے اس کا تعلق شمس ہے۔ جو قوت۔ بھروسہ اور صحت کا مالک ہے۔

ایک کتاب میں لکھا ہے کہ آگ اور لوہا اس پر اثر نہیں کرتا۔ اس لئے جو پہننے گا بجلی سے محفوظ رہے گا۔ معدہ پر لٹکانے سے پیچش اور دردِ شکم سے محفوظ رہتا ہے۔ مقوی قلب۔ دافع خوف و ہراس اور سحر ہے عسر الولادت میں مفید ہے۔ سوتے وقت سر پر باندھا جائے تو بُرے خیالات نہیں آتے۔ موذی جانور مثلاً سانپ بچھو سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر بائیں ہاتھ کے بچے پر باندھے۔ تو تمام آفات سے محفوظ رہے بچوں کو صرع سے بچاتا ہے۔

وہ لوگ جو برج حمل۔ اسد۔ میزان کے ہیں۔ ان کو پہننا خوش بختی دیتا ہے۔ دولت مندی۔ عقل و دانش اور قوت دیتا ہے۔

تاریخی شہادات

اس پتھر کو محب صادق کی علامت کے طور پر کیوں منتخب کیا جاتا ہے؟ صدیاں گزریں جب کہ کامیلس بونارڈس نامی ایک نوجوان ٹاکٹر نے اس بات پر زور دیا کہ ہیرا خوف و ہراس کو دور کرتا ہے اور تمام جھگڑوں کو مٹا دیتا ہے اور اس بات نے روایاتِ ماضیہ کو مزید تقویت دی کہ اگر ہیرا بائیں

ہاتھ کی انگلی میں پہنا جائے۔ یا کلائی پر باندھا جائے۔ تو پہننے والا اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا اور تمام برائیوں سے محفوظ رہے گا۔ نیز لوگوں میں ہر دلعزیزی کرے گا۔ عام طور پر لوگوں کا اس بات پر اعتقاد ہے کہ یہ "لکی اسٹون" ہے اور پہننے والوں کو راس آتا ہے لیکن بعض اوقات اس کا نتیجہ مختلف بھی ہوا ہے۔ جیسا کہ واقعات سے ثابت ہوا ہے۔

"بودھ کی آنکھ" نامی ہیرا جو ایک فرانسیسی سپاہی نے سیلون کے بدھ مندر سے چرا لیا تھا۔ اس کے لئے ایک پجاری کو جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔

سپاہی مذکور جب مذکورہ بالا ہیرا چرا کر لے جانے لگا۔ تو ایک پجاری نے اسے دیکھ لیا۔ اُسے روکا۔ لیکن سپاہی کی ضرب کاری سے پجاری کو موت کی آغوش میں سونا پڑا اور اس نے مرتے وقت اس منحوس پتھر کو جی بھر کے کوسا۔ آخر یہ منحوس ہیرا سلطان ترکی کے پاس فروخت کیا گیا لیکن سلطان کے لئے بھی یہ منحوس ثابت ہوا۔ کیونکہ سلطان نورالدین اس کے خریدنے کے تھوڑے عرصہ بعد اپنی محبوب بیوی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اس کی ملکہ ہیرے کی آب و تاب سے مدہوش سی ہو گئی تھی۔ اس کے بعد اس خصوصی ہیرے کی نحوست دنیا بھر میں مشہور ہو گئی۔ پھر یہ ہیرا ترکی سے تبت پہنچا اور وہاں سے پھر اُسے چرایا گیا اور مختلف ہاتھوں سے ہوتا ہوا ۱۹۳۸ء میں ایک سوداگر کے ہاتھ فروخت ہوا۔

ملکہ ازابیلا ثانی آف ہسپانیہ ایک بہترین ہیرا ایک تعویذ کے ساتھ گلے میں پہنا کرتی تھی اور اسے وہ ہیرا نہایت راس آتا تھا جب بھی وہ عوام میں نمودار ہوتی۔ تو اس ہیرے کی چمک دمک لوگوں کی نظروں کو خیرہ کرتی تھی۔ ایک مرتبہ اس ہیرے نے اس کی جان بچائی جبکہ ایک مجمع میں ایک آدمی چاقو سے اس پر حملہ آور ہوا۔ اور وہ چاقو اس کے سینہ پر مارا لیکن وہ ہیرے پر لگا اور وہ بالکل بچ گئی۔

ہیرے کے متعلق بے شمار روایات بیان کی جاتی ہیں کہ ہیرا پہننے والوں کو ہیرا ایسا راس آیا کہ اس کے مالک نہ صرف امیر بن گئے۔ بلکہ ہیرے کے باعث ان کی شخصیتوں کو چار چاند لگ گئے لیکن اس کے ساتھ اس کی نحوست کی بھی متعدد داستانیں شہرت پذیر ہیں۔ بعض آدمیوں نے زمانہ قدیم میں ہیرے کو نکال کر اپنی جانوں کا خاتمہ کر دیا اور بعض آدمی اس کی حفاظت کرتے ہوئے مارے گئے جو تیسرا ولا ویزی اور امارت کے لئے ہیرا پہنتی ہیں مر اس لئے کہ شاید یہ ہیرا ان کی امارت کا سبب بن جائے۔ یاد رکھیں ہر چیز ہر شخص کے لئے نہیں ہے۔ اس لئے کوئی بھی پتھر پہننے سے پہلے مشورہ کر لیا جائے کہ کونسا پتھر اس کے موافق ہے تاکہ نقصان سے بچ سکے۔

② یاقوت

اِسے انگریزی میں روبی اور ہندی میں مانک کہتے ہیں۔ ندرت۔ رنگت اور خوش وضعی میں سب

جواہرات سے افضل گنا گیا ہے۔ نہایت ہی مقبول نظر ہوتا ہے۔

اقسام

بعض لوگ یاقوت کی چار قسمیں بتاتے ہیں۔ اوّل مشرقی یاقوت۔ دوم سیائل روبی جیسے ہمارے ملک میں لعل رمانی کہتے ہیں سوم سپیس روبی اور چہارم روبی سیل اگرچہ آخری تین قسمیں رنگ ڈھنگ کے لحاظ سے یاقوت کے ہم پلہ ہیں لیکن سختی اور وزن مخصوص کے لحاظ سے یاقوت سے کم درجہ ہونے کے باعث مختلف ہیں۔ اس لئے درجہ دوم میں شمار ہوتے ہیں۔ اہل عرب و فارس یاقوت کی صرف دو قسمیں بیان کرتے ہیں ایک یاقوت دوسرا لعل۔

بعض لوگ اس کی نسبت خیال کرتے ہیں کہ یہ رات کو بھی دن سا درخشاں رہتا ہے۔ اس لئے اشب چراغ کہتے ہیں۔ تھیوفریسٹس لکھتے ہیں کہ یاقوت کی شکل ایک جلتے ہوئے کوئلہ کی طرح ہے جو شعاع آفتاب میں رکھا ہوا ہو۔ آج کل کے جوہری اس کی مندرجہ ذیل قسمیں بیان کرتے ہیں۔

(۱) چولاوے (خوب سُرخ) (۲) بنوسی (سیاہی مائل سُرخ۔ یہ خراب قسم ہے) (۳) تاجاوت (جس میں شگاف ہوں۔ یہ بھی خراب قسم ہے) (۴) تلگوے (زردی مائل) (۵) اطلسی (۶) آتشی (۷) کھیرا (جس کا رنگ کتھ کی طرح ہو)

صلابت

الماس کے بعد یہ جواہر کسی اور جواہر سے سختی میں کم نہیں۔ اس واسطے صرف الماس سے کاٹا جا سکتا ہے۔ اور فیلم۔ زمرد۔ پکھراج اور بھیکھم کو یہ کاٹ سکتا ہے۔ اس کی سختی نو درجہ ہوتی ہے۔

رنگ

چمک بلوریں ہے۔ یہاں تک خیال ہے کہ اندھیری رات میں چراغ کا کام دیتا ہے۔ اس کا رنگ فرمزی کبوتر کے خون جیسا سُرخ۔ گلابی اور ارغوانی مائل ہوتا ہے۔ اہل عرب زرد۔ کبود۔ سبز اور سفید رنگ بیان کرتے ہیں اور پھر ان کی مختلف قسمیں بتلاتے ہیں۔ ان سب میں رمّانی یعنی انار کا رنگ عمدہ سمجھا جاتا ہے سُرخ رنگ کے یاقوت کی اقسام یہ ہیں۔

(۱) سُرخ حمری (یعنی بڑا سُرخ) (۲) سُرخ اودی (گلابی) (۳) سُرخ نارنجی (۴) سُرخ نیموی (یعنی پختہ لیموں رنگ)

کبود رنگ کی اقسام یہ ہیں (۱) کبود اسمان گوں (یعنی آسمانی رنگ) (۲) کبود کوہلی

(سرمئہ رنگ) (۳) کبود لاجوردی (لاجورد رنگ) (۴) کبود پستائی (پستہ رنگ)

قوتِ انعکاس

اس میں دو چند قوتِ انعکاس ہے لیکن تھوڑے درجہ کی ملنے سے اس میں قوتِ برقی پیدا ہوتی ہے۔ اور چند گھنٹوں تک رہتی ہے۔

کیمیاوی مرکبات

اس میں ۵ر۹۸ حصہ المونیا۔ ۵ حصہ آکسڈ آف آئرن۔ ۵ حصہ چونا مرکب ہوتا ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ سُرخ رنگ یاقوت کے لئے کوئی قسم یاقوت تاب گرمی نہیں سہار سکتا۔ بعض کی رائے ہے۔ کہ سُرخ یاقوت کی گرمی دی جائے۔ تو اس کی چمک بڑھتی ہے اور سُرخی مائل سفید رنگ یاقوت کو گرمی پہنچانے سے وہ سُرخ ہو جاتا ہے۔ درحقیقت دھواں۔ پسینہ۔ روغن اور بدبو یاقوت کا رنگ خراب کر دیتے ہیں۔ یعنی اس کے رنگ کو ہلکا یا خراب کر دیتے ہیں۔

شناخت کا طریقہ

خریدتے وقت اس بات کا امتحان کر لینا چاہیئے کہ یاقوت خالص تو ہے کیونکہ ملک لعل رمانی اور گلابی پکھراج یاقوت سے ایسے مشابہ ہوتے ہیں کہ یاقوت کی بجائے فروخت کئے جاتے ہیں۔ سوائے دو ہیرے کے اس کا فرق دریافت نہیں ہو سکتا۔ طریقہ یہ ہے۔ اگر دو طرفوں سے دیکھیں تو علیحدہ علیحدہ رنگ دکھائی دیتے ہیں لعل رمانی اور ملک وغیرہ میں دو رنگی معلوم نہ ہوگی۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایک سفید کاغذ پر یاقوت رکھیں اور اسی کاغذ پر کبوتر کے خون کا تازہ قطرہ ڈالیں اگر یاقوت اور قطرہ کا رنگ یکساں ہو۔ تو یاقوت خالص اور عمدہ سمجھا جائے گا۔ لیکن شناخت کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ اس کا وزن مخصوص اور خواص دریافت کر کے معلوم کریں کہ یہ کونسا جواہر ہے چنانچہ اصلی یاقوت صرف الماس سے کٹ سکتا ہے اگر کوئی کم قدر جواہر اسے کاٹے۔ تو یہ یاقوت نہ ہوگا۔

عیب

جب یہ معلوم ہو جائے کہ یاقوت خالص ہے تو پھر اس کے عیب اور نقصوں کی طرف توجہ کریں۔ کیونکہ عیب اور شگاف اسے کم قیمت کر دیتے ہیں۔ مبصرین یاقوت میں ذیل کے عیب گنتے ہیں۔

(۱) چیر (شگاف) (۲) دودھک (یعنی دودھیا رنگ دار) (۳) ابر قہ (جس میں

ابر قی جیسے پڑے ہوں) (۴) ڈابھا (بے آب) (۵) نیوسی (خراب سیاہ رنگ) (۶) پاریک (شگاف دار دودھیا رنگ داغوں والا) (۷) جبوتلا (کسی عیب کے ساتھ زردی مائل رنگ ہونا) (۸) جاوا (کسی عیب کے ساتھ گلابی یا سیاہ رنگ ہونا)

افعال طبّی

حکمائے عرب و فارس کہتے ہیں کہ یاقوت پہننے والا ہمیشہ استقلال معدہ و طاقت مغز رکھتا ہے اس کی ایک دم خوراک مرگی۔ جنون۔ ہیضہ۔ طاعون اور اجزائے خون کو شفا دیتی ہے۔ خون کو باقاعدہ متحرک رکھتی ہے یہ تمام سمیات مثلاً زہر افعی و زہر دشمن کو روکتا ہے اور ہوا کو ہیضہ سے خراب و مہلک ہونے سے بچاتا ہے۔ خون کو صاف کرتا ہے نبض کی مہلک رفتار کو اصل حالت میں لاتا ہے۔ رُمح کی طاقت کو بڑھاتا ہے۔ اگر آنکھوں کے نزدیک پہنا جائے۔ یا سرمہ بنا کر ڈالا جاتا ہے۔ تو سب شکایات چشم کو دور کرتا ہے۔ اگر دہان کے نزدیک رکھا جائے۔ تو اس کی بدبو کو دور کرتا ہے۔ دل کو استقلال دیتا ہے۔

خواص سحری

شیطان کو دل میں اضطراب ڈالنے سے روکتا ہے۔ رُوح کی طاقت کو بڑھاتا ہے جو شخص یاقوت کی انگشتری پہنتا ہے۔ خدا سے اپنی دلی مرادیں حاصل کرتا ہے اور ہیضہ طاعون اور بجلی سے محفوظ رہتا ہے۔ نیز پہننے والے کے لئے باعث عزت و رفعت ہوتا ہے۔ گہرا سُرخ رنگ بہتر ہوتا ہے۔

برج عقرب والوں کو جسم کی اندرونی امراض دور کرنے میں مدد دیتا ہے۔ خود اعتمادی اور ہوشیاری بڑھتی ہے اور مشکلات کا آخر دم تک مقابلہ کرنے کی ہمت پیدا کرتا ہے۔

پرانے خیالات کے مطابق علم دور کرتا ہے۔ دشمن مغلوب رہتے ہیں۔ بیماری سے محفوظ رکھتا ہے اگر بائیں طرف پہنیں تو گٹھیا سے مامون رکھتا ہے۔

یہ ایک قیمتی پتھر ہے۔ اوسط درجہ کا آدمی اسے حاصل نہیں کر سکتا۔ اس سے طاقتور برقی شعاعیں نکلتی ہیں اس کا ستارہ مریخ ہے اور یورنس سے اس کا رشتہ ہے جن لوگوں میں کم ہمتی اور جھجک ہو۔ ان کو پہننا چاہیئے۔ یہ عجیب و غریب واقعات اور تبدیلیاں لاتا ہے جو ہر حال بہتر نتائج پر ختم ہوتی ہیں۔

لعل

اس کا رنگ ارغوانی پھول کی طرح ہوتا ہے۔ گرمی سردی اس میں یکساں ہے۔ یہ یاقوت درجہ دوم کی ہے۔ یونانی حکماء کہتے ہیں کہ لعل پہننے سے صبر حاصل ہوتا ہے۔ سیلانِ خون بند ہو جاتا ہے۔ بواسیر اور

دیگر جسمانی امراض دور ہوتے ہیں۔ اگر اس کا سرمہ بنا کر آنکھ میں ڈالیں۔ تو بصارت کو بڑھاتا ہے۔ عربی کتاب عجائب البلدان میں لکھا ہے کہ سمندری گاؤ سے یہ حاصل ہوتے ہیں۔ بعل مقدار میں چھوٹا ہو تو لالڑی کہلاتا ہے۔

جو اسے پہنے گا شاد و خرم رہے۔ خواب پریشان اور احتلام سے محفوظ رہے اگر طبی طریقہ سے مفرحات میں شامل کر کے استعمال کریں۔ تو رنگ سُرخ ہو جائے۔ آنکھوں میں روشنی پیدا کرتا ہے غم و فکر سے نجات ملتی ہے۔

③ نیلم

نیلم جسے سنسکریت میں نیلا۔ انگریزی میں سیفائر (SUPPHIRE) فارسی اور عربی میں یاقوت ازرق کہتے ہیں۔ نہایت ہی عمدہ نیلگوں جواہر ہے۔ اس کی چمک دمک اور آسمانی نیلی رنگت دل کو بہت بھاتی ہے۔ اہل ہنود اور اہل اسلام کی پرانی کتابوں میں اس کا ذکر آیا ہے۔ اس جواہر کے برابر کسی اور جواہر کے خواص سحری نہیں مانے جاتے۔ یونانی لوگ اپنے عظیم دیوتا دیویوں کی نذر کیا کرتے تھے۔

اقسام

اس کے پانچ اقسام بیان کئے جاتے ہیں۔

(۱) گوُرتنو۔ جو مقدار میں چھوٹا اور تول میں بھاری ہو۔ اس کے پہننے سے دل کی مرادیں بر آتی ہیں (۲) سنگرت۔ جو ہمیشہ چمکتا ہے۔ اس کے پہننے سے دولت اور محبت بڑھتی ہے (۳) درناڑی جس کو سورج کے سامنے رکھنے سے نیلے رنگ کی کرنیں نکلیں۔ اس کے پہننے سے مال اور اجناس حاصل ہوتے ہیں (۴) پارشوورت جس سے سنہری۔ روپہلی اور بلّوری کرنیں نکلیں۔ اس کے پہننے سے ناموری حاصل ہوتی ہے۔ (۵) ریتھ کیتو۔ جس کو برتن میں رکھنے سے اس کی چمک کے باعث برتن نیلا دکھائی دے اس کے پہننے سے اولاد کی ترقی ہوتی ہے۔

ایک مہا قیل نامی نیلم ہوتا ہے۔ جسے اُس سے تولحصہ زیادہ دودھ میں ڈالیں تو اس کی چمک سے دودھ نیلا دکھائی دیتا ہے۔ ایک اندر نیل نامی نیلم بھی ہوتا ہے۔ آج کل کے جوہری اس کی دو قسمیں بتاتے ہیں۔ اوّل پرانا۔ دوم نیا۔ پھر ایک کی تین قسمیں بتاتے ہیں۔

(۱) سبز مینے۔ نیلا یا نیلا مائل بہ سبزی (۲) لاجیے نیلا (۳) خوب نیلا یعنی گہرا نیلا۔ اہل فارس نیلم کی ایک ہی قسم بیان کرتے ہیں۔ وہ اسے یاقوت ازرق کہتے ہیں۔ لیکن فی الحقیقت یہ یاقوت سے علیحدہ جواہر ہے۔

صلابت

متقدمین اس سخت جوہر کا کاٹنا بہت مشکل سمجھتے تھے۔ اس لئے کہ یہ زیورات میں مستعمل تھا۔ یہ صرف الماس سے کاٹا جا سکتا ہے ۹ درجہ کی سختی رکھتا ہے۔

رنگ

اہل ہنود کی کتابوں میں رنگوں کے لحاظ سے چار قسمیں لکھی ہوئی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ اگرچہ نیلم کا اصلی رنگ نیلا ہے مگر کئی اور رنگوں کی جھلک اِن میں نظر آتی ہے۔

(۱) برھمن نیلم۔ سفیدی مائل نیلا (۲) چھتری یعنی سُرخی مائل نیلا (۳) ویشے یعنی زردی مائل نیلا (۴) شودر یعنی سیاہی مائل نیلا۔

اس کی پیدائش کے متعلق مختلف بیان میں حکماء کہتے ہیں کہ جس طرح چاروں عناصر نے مل کر انسان کی ترکیب کی ہے۔ اسی طرح زمین کے اندر چاروں عناصر کے عمل سے نیلم بنتا ہے۔ نیلم کے چاروں مادوں میں سے کسی ایک کے زیادہ ہونے سے اس کے مطابق نیلم کے رنگ ڈھنگ پر اثر پڑتا ہے۔ اسی لحاظ سے بھی اس کی چار اقسام بیان کرتے ہیں۔

(۱) جس نیلم میں خاکی مادہ زیادہ ہو۔ وہ زردی مائل نیلا ہوتا ہے (۲) آتشی مادہ زیادہ ہونے سے نیلم سرخی مائل ہو جاتا ہے (۳) جس نیلم میں ہوا کا عنصر زیادہ ہو۔ وہ سبزی مائل نیلا اور ہلکے رنگ کا ہوتا ہے (۴) جس نیلم میں آبی مادہ زیادہ ہو۔ وہ سفیدی مائل نیلا اور شفاف ہوتا ہے۔ اگر نیلم کی کان بہت مدت تک بند رہے۔ تو نیلم میں ہر قسم کی چمکیں نمودار ہوں گی۔ اور اس کا رنگ لاجوردی ہو گا۔

قوتِ برقی

اس کے کیمیاوی مرکبات اور خاصیت انحطاس و دیگر خواص یاقوت سے ملتے ہیں نیلم اور یاقوت میں صرف رنگ ہی کا فرق ہے نیلم کا رنگ آسمانی نیلگوں اور یاقوت کا رنگ سُرخ ہوتا ہے نیلم کا رنگ مادہ کروم کی ترکیب کے باعث ہوتا ہے۔ گرمی کی تاب سے سفید اور زردی مائل نیلم سفید ہو جاتے ہیں۔ لیکن مشرقی نیلم کا رنگ گیس کی روشنی کے آگے ویسا ہی رہتا ہے۔ ہاں کم درجہ عددوں کا رنگ امیتھسٹ کے رنگ کی طرح تاریک ہو جاتا ہے۔ اس کا اصل مقام پیدائش آہن کے ساتھ واقع ہوتا ہے۔

شناخت کا طریقہ

نیلم خریدتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ خالص ہو۔ کیونکہ اکثر لوگ بلّور یا کانچ کے

نیلم بنا کر فروخت کرتے ہیں اور ایسی کاریگری سے رنگ بھرتے ہیں کہ ایک ناواقف تمیز نہیں کر سکتا اور بعض جعلساز بلّور کے دو ٹکڑے لے کر ان میں رنگ بھر دیتے ہیں۔ یا بلّور کے ٹکڑے پر اصلی نیلم کے چھوٹے چھوٹے باریک طبقہ لگا دیتے ہیں اور اصلی نیلم کی بجائے فروخت کرتے ہیں۔ بعض ماہرین اس کی شناخت کا یہ قاعدہ بیان کرتے ہیں کہ نیلم کو صاف شفاف پانی میں موچنے سے پکڑ رکھیں۔ تو پانی میں نیلم کے رنگدار اور بے رنگ حصّہ صاف صاف دکھائی دیں گے۔ جس نیلم کا رنگ یکساں ہوگا۔ اس کا پانی بھی ویسا ہی دکھائی دے گا۔

مصنوعی نیلموں کی شناخت یہ ہے کہ ان کے رنگ اور میانہ کو خوب غور سے دیکھنا چاہیئے۔ اگر نیلم کا پردہ کسی قدر پتھر کا ہوگا تو ظاہر ہو جائے گا۔ یکساں رنگ کے نیلم کا پانی ویسا ہی دکھائی دے گا۔

عیب

نیلم کی شناخت کرنے سے پہلے اس کے عیب بھی دیکھنے چاہئیں۔ اس کے عیب یہ ہیں۔

(۱) جھائیاں (۲) دودھیا رنگ داغ (۳) سفید شیشہ سی دھاریاں (۴) رنگ کا ایک جگہ منجمد ہونا (۵) ریشم جیسے دھبّے (۶) شگاف۔ جس نیلم کا ارغوانی رنگ ہو۔ اس میں ضرور ریشمی عیب ہوگا۔ اگر اس کا رنگ سبزی مائل ہوگا تو اس میں دودھیا رنگ کی رگ ضرور دکھائی دے گی۔ اس قسم کا کوئی بھی نیلم ہو اسے قطعی نہ خریدیں۔ نیلم ان عیبوں سے پاک ہونا چاہیئے۔ عیبوں کی شناخت کے بعد نیلم کے رنگ کی پہچان کرنی چاہیئے کہ آیا شوخ ہے یا ہلکا۔

اس کے علاوہ کتب سنسکرت میں کئی عیب دار اور نحس نیلم لکھے گئے ہیں۔ جن کے پہننے سے کئی ضرر اور نقصان متصور ہوتے ہیں۔ وہ چھ ہیں۔

(۱) ابرق۔ جس کے اوپر کے حصّہ میں بادل کی سی چمک ہو۔ اس سے عمر و دولت برباد ہوتی ہے (۲) نداشہ۔ جس میں ٹوٹے پن کا نشان ہو۔ اس سے مویشی وغیرہ جانوروں سے ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے (۳) چیتدک جو مندرجہ بالا رنگوں سے کسی مختلف رنگ کا ہو۔ اس کے پہننے سے قوم کی بربادی متصور ہوتی ہے (۴) مرت گریہ۔ جس کا مٹیالا سا رنگ ہوتا ہے۔ اس کے پہننے سے کئی امراض پیدا ہوتے ہیں (۵) اشم گریہ۔ جسم میں پتھر کا سا ٹکڑا معلوم ہو۔ اس کے پہننے سے موت کا ڈر ہوتا ہے (۶) روکھے۔ جس میں سفید مینی کی طرح داغ ہوں۔ اس کے پہننے سے جلاوطنی کا ڈر ہے۔

افعال طبّی

حکما نیلم کے پہننے سے کئی ایک کرشمے بیان کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہ مفرح ہے دل و دماغ کو

تری دیتا اور قوت دیتا ہے۔ ایک درم حل کر کے پلانا مصرع۔ خفقان۔ طاعون اور نزف الدم کو فائدہ کرتا ہے۔ دافع زہر۔ خون کو صاف کرتا ہے۔ سرمہ اسی کا مقوی بصر ہے۔

بخار کے مریض کے سینہ پر رکھیں تو بخار کم ہو جاتا ہے۔ جسے تکسیر جاری ہو اس کی پیشانی پر رکھیں۔ تو خون کے بہاؤ میں کمی ہوتی ہے۔ اگر کسی کے آنکھ میں گرد یا کوئی چھوٹا جانور پڑا ہو اور نہ نکلے تو اس کو پیسکر اور گولی بنا کر آنکھ کے پپوٹے پر رکھیں۔ گرد یا کیڑا نکل جائے گا۔ آنکھوں کے ورم اور سفیدی چیچک دور ہو جائے گی۔ اگر اسے پیسکر دودھ کے ساتھ کھائیں۔ تو زہر کا اثر بخار۔ دبائی امراض دور ہو جاتے ہیں۔ ہندو شاستروں میں نیلم کے پہننے کے لئے خاص ایام و اوقات مقرر ہیں جس کی جدول یہ ہے۔

ذات	نام ایام	نام منازل	نام طالع	جو کام پہن کر کرنے چاہئیں
برہمن	جمعرات جمعہ	دبرین۔ ذرع نڑہ۔ قلب۔ بلع	سرطان عقرب۔ حوت	صدقہ خیرات کرنا۔ نفل پڑھنا
چھتری	منگل اتوار	زہرہ۔ صرفہ۔ عوا اکلیل۔ قلب۔ سعود	اسد۔ میزان قوس	کار عدالت۔ کار حکومت۔ کار شجاعت کار شاہی۔ کار شکار
ویش	سوموار بدھ	سماک۔ غفرہ۔ منبفہ انعائم۔ رشا	حمل جوزا۔ دلو	بیوپار۔ حساب کتاب۔ کار عدالت کار صلح۔ کار تشفی۔ فوجی کاروبار
شودر	اتوار	مقدم۔ مؤخر بلدہ۔ اخبیہ شرطین	سنبلہ ثور جدی	کار عدالت۔ گھوڑے ہاتھیوں کی حاضری و لڑائی۔ نوکروں کو اپنے ہاتھ سے کاروبار سکھانا۔ اہل ہنر کیلئے کام کرنا
ان کے علاوہ دیگر	اتوار اور منگل	عرفہ۔ شولہ بطین۔ ثریا مقدم	جدی دلو۔ حمل عقرب	دشمن کو زیر کرنے کے لئے عبادت کرنا دشمن سے لڑائی شروع کرنا۔ دشمن کو گرفتار کرنا چوروں اور دیگر مجرموں کو سزا دینا

سحری خواص

اس کے پہننے سے دشمنوں کا غصّہ دور ہوتا ہے۔ جادو کا اثر نہیں ہوتا۔ قید سے رہائی ملتی ہے

جس گھر میں نیلم ہو وہ آگ سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ شہوت انگیز خیالات کو کم کرتا ہے۔ اس لئے پارسا لوگ اسے پاس رکھتے ہیں۔

یہ سچائی اور وفاداری کی علامت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ تکلیف کو رفع کرتا ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو امراض چشم میں مبتلا ہوں۔ نہایت مفید ہے۔ اس سے ہر قسم کے رنج والم دور ہوتے ہیں۔

ایک نوجوان لڑکی کے لئے خوش قسمتی لاتا ہے۔ یہ زہرہ سے متعلق ہے۔ اس کے پہننے سے زیور ملبوسات اور دولت ملتی ہے۔ شادی کے موقعہ پر یا منگنی کے وقت تحفہ کے طور پر لڑکی کو دیں تو خوش بختی اور دولت مندی دیتا ہے۔ پارٹیوں اور مجلسوں میں کوئی شخص پہن کر جائے۔ تو مثالی عزت دیتا ہے اور شخصیت کو پرکشش بناتا ہے۔

یہ پتھر متقوی دماغ و بصر ہے۔ پاس رکھنے سے دشمنوں کا غصہ دور ہو جاتا ہے۔ پیشانی پر رکھنے سے نکسیر کا خون بند ہو جاتا ہے۔

وہ لوگ جو صفرادی طبیعتوں کے ہوں یا جن کو زحل ناقص ہو۔ ان کو پہننا چاہیئے تاکہ مشکلات سے محفوظ رہیں۔

نیلم اور ہیرا

(یہ مبارک ہیرے یا منحوس سے)

سائنسداں ہمیں بتاتے ہیں کہ پتھروں پر جو ہم پہنے ہوئے ہیں۔ جب آفتاب کی شعاعیں پڑتی ہیں۔ ان شعاعوں کے اثرات ان پر اپنا خوشگوار اثر ڈالتے ہیں۔ ان قیمتی پتھروں میں اللہ تعالیٰ نے مختلف اثرات رکھے ہیں۔ سب سے زیادہ قوی اور براہ راست جو اثر پڑتا ہے۔ وہ آفتابی کرنوں کا ہوتا ہے۔ دیگر ستارے بھی ان پر اپنے اثرات ڈالتے ہیں۔ چاند کی خوشگوار نورانیت بھی شدید اثرات کی حامل ہوتی ہے۔ علم ہیئت کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ بعض قیمتی جواہرات اپنے اثرات کے باعث ان کے پہننے والوں کو بام رفعت پر پہنچا دیتے ہیں۔

بارہویں صدی عیسوی میں انگلستان کے ایک اہل الرائے نے کہا تھا کہ نیلم سب قیمتی پتھروں کا سرتاج ہے۔ غالباً آج بیسویں صدی میں اس قول کی صداقت سے انکار نہیں کر سکتے۔ کچھ تو اس لئے کہ حسین خواتین کے مہیدہ شہاب رنگ سے نیلم کے نظر نواز رنگ کو ایک قسم کی مناسبت ہے اور کچھ اس وجہ سے کہ اس کے غیر فانی حسن کو کبھی زوال نہیں ہوتا نیلم آج بھی اسی طرح مقبول اور ہر دلعزیز ہے جس طرح اب سے صدیوں پیشتر تھا۔ ایک حسین عورت کے ساتھ جواہرات کا تصور ناگزیر ہے۔ بیان نہیں ہو سکتا۔ کہ حسین عورت نفیس جواہرات

کے زیورات سے مرصع ہو کر کیا چیز بن جاتی ہے۔ قدیم ترین زمانے سے شعراء فلسفی اور جذباتی انسانی جواہرات کو تزئین حسن کے لئے بہترین سامان تسلیم کرتے آئے ہیں

جواہرات میں سے آجکل نیلم پہننا اعلیٰ سوسائٹی میں بطور فیشن رواج پذیر ہوتا جا رہا ہے۔ اس پتھر کو جواہرات میں ممتاز تسلیم کیا جاتا ہے بطور تمثیل انجیل میں اس کا اظہار ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔ "شاہی تخت ہے مانند ایک نیلم کے" کہا جاتا ہے۔ یہ ایک مبتذل پتھر ہے۔ اور یہ جنت کی بنیادوں میں لگا ہوا ہے اور آسمانی رنگت کے مشابہ ہے۔ یہ اس کی دلکش آسمانی رعنائی ہی تھی کہ یونانی اپنے دیوتا اپالو کو اسے نذر کرتے ہیں مشہور ہے کہ حضرت موسیٰ کو کوہ طور پر جب اللہ تعالےٰ نے توریت کے دس احکام دیئے تو وہ نیلم کے پتھر پر کندہ تھے۔

ہیرا یاقوت اور زمرد ایسے جواہرات میں نیلم کو سب پر فوقیت حاصل ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا نیلم نیویارک کے ایک میوزیم میں رکھا ہوا ہے۔ اس کا وزن ۵۴۳ قیراط ہے۔ لیکن سب سے عظیم ترین نیلم جو آج تک دنیا میں دستیاب ہوا ہے وہ برما سے برآمد ہوا ہے۔ اس کا وزن ۹۵۶ قیراط ہے۔ کہا جاتا ہے۔ اس کی قیمت ۳۵ ہزار پونڈ ہے۔ اس نیلم میں سے ۹ عدد شاندار نگینے تراشے جا سکتے ہیں نیلم کے ساتھ ہزارہا قصے وابستہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ نیلم نے بعض امراض کو اچھا کرنے میں اکثر موقعوں پر کمالات دکھائے ہیں۔ یہ ایک عام عقیدہ ہے کہ کمزور آنکھ کے مریض کے لئے نیلم کا نظارہ بہت مفید ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں نیلم کو سعادت، برکت، سچائی۔ استحکام عشق کے لئے اور تفکر کی نشانی بھی سمجھا جاتا ہے۔ عوام کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نیلم پہننے والے کو نیلم اگر راس آجائے۔ تو غریب سے امیر اور امیر سے امیر کبیر بنا دیتا ہے اور ہر کام کی کامیابی اس کا قدم چومتی ہے اور اگر راس نہ آئے، تو پہننے والا مختلف مصائب میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ یہی وصف ہیرے بلور۔ لہسنیا۔ عوامی پتھروں کا ہے۔ جن نیلموں کا رنگ گہرا ہوتا ہے۔ انہیں نر نیلم کہتے ہیں جن نیلموں کا رنگ ہلکا ہوتا ہے۔ انہیں مادہ نیلم کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اصلی نیلم سفید بے رنگ ہوتا ہے۔ نیلاہٹ کی جھلک اس مادے کے فطری امتزاج سے پیدا ہوتی ہے۔ جو نیلم کا جزو لازم ہے۔ مگر یہ جھلک غیر منظم ہونے کی وجہ سے بکھری ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ نیلم ساز اسے کچھ اس انداز میں کاٹتا ہے۔ کہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک کا رنگ یکساں طور پر پھیل جاتا ہے۔

دو جان لیوا انگوٹھیاں

دہلی میں ایک مرتبہ دو انگوٹھیاں جن میں نیلم کے نگینے جڑے ہوئے تھے۔ ایک میرے واقف کے ہاتھ میں تھے۔ ان کے پہننے کے کچھ عرصہ بعد اسے درد جگر کی شکایت ہونے لگی اور پھر شدت درد سے نوبت یہاں تک پہنچی۔ کہ وہ کئی مرتبہ موت کی کشمکش میں مبتلا ہو گیا حسن اتفاق سے اسے ایک جوہری نے مشورہ دیا۔ فوراً انگوٹھیاں

علیحدہ کردو۔ نتیجہ یہ ہوا کہ رفتہ رفتہ آرام آنے لگا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں پوری طرح صحتیاب ہوگیا۔ اس وقت سے اب تک پھر کبھی شکایت نہیں ہوئی۔

④ زمرّد

زمرّد کو سنسکرت میں مرکت یا شم گربہ کہتے ہیں۔ پنجابی میں پنّہ۔ مصری میں جمرالحیار اور انگریزی میں ایمرالڈ EMERALD) کہتے ہیں۔

اس کا رنگ بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ گہرا سبز رنگ آنکھوں کو بہت بھاتا ہے۔ زمانہ سلف میں اس جواہر کو لوگ اچھی طرح جانتے تھے۔ ۶۴۰ء میں سیوٹی کا پادری دوروس نامی بیان کرتا ہے کہ تمام سبز پتھروں میں زمرد سب سے افضل ہے۔ گیارہویں صدی میں سیلس زمرّد کی بابت لکھتا ہے کہ جواہر گروہ سبز رنگ کا ہے۔ اس کے کئی ایک عدد سنہری نیلے رنگ کے بھی ہوتے ہیں۔ اگر اس میں پانی پلائیں۔ تو یہ صرع اور کئی بیماریوں کو شفا دیتا ہے۔

اقسام اور رنگ

بعض محققین نے زمرد کی دو اقسام بیان کی ہیں۔ ایک زمرد۔ دوم زبرجد۔ لیکن فی الحقیقت زبرجد زمرد سے کئی لحاظ سے مختلف ہے۔ عرب و فارس کے حکماء زمرد کی مفصلہ ذیل نو میں بیان کرتے ہیں۔

(۱) زھابی۔ جس میں سنہرا رنگ ہو۔ بعض ماہرین کی رائے یہ ہے۔ کہ جس جگہ زمرد کی یہ قسم رکھی جائے وہاں مکھیاں نہیں آسکتیں (۲) سعیدی۔ یہ سعید (مصر) سے آتا ہے۔ اگر اس پر نگاہ ڈالیں۔ تو انسان کا عکس دکھائی دیتا ہے مگر آنکھیں بند معلوم ہوتی ہیں۔ (۳) ریحانی۔ گل ریحاں کی طرح سبز رنگ کا ہے۔ (۴) مُستقی۔ سیاہی مائل سبز رنگ۔ اس کو پرانا زمرد بھی کہتے ہیں (۵) سلقی۔ جس کا رنگ فارس کے چقندر کی ہو (۶) زنجاری یا زنگاری۔ جس کا مرچ جیسا رنگ ہو۔ (۷) کیمیائی۔ جس کا رنگ کیراث کی طرح ہو۔ (۸) صابونی۔ جس کا رنگ سفید اور سبز کی ملاوٹ سے ہو۔ ان میں سے عمدہ وہ قسم گنا جاتا ہے۔ جو سخت۔ صاف۔ بے عیب اور سبز رنگ ہو۔

ہمارے ملک کے جوہری زمرد کی مفصلہ ذیل اقسام بیان کرتے ہیں۔

(۱) پرانا (۲) مرگجا (۳) توتریکا (۴) پیالیکا (۵) نیا (۶) جہاجی پھر ایک کی دو نوع بتاتے ہیں۔ کاہی اور دھانی۔ کاہی ان کو کہتے ہیں۔ جن میں سیاہی مائل سبز رنگ ہو۔ اور دھانی ان کو جن کا رنگ زردی مائل سبز ہو۔

صلابت

اس میں سختی ۷٫۵ سے ۸ درجہ تک ہوتی ہے۔ اس لئے بھیکم کو کاٹ سکتا ہے۔ چمک اس کی بلورین ہے۔

برقی قوت

طاقت انعکاس اس میں دو چند قلیل المقدار یعنی ۱٫۵۸۵ ہے۔ اس کے گھسنے سے برقی طاقت پیدا ہوتی ہے جو چند گھنٹے رہتی ہے۔

کیمیاوی مرکبات

سلیکا ۶۸٫۵ - الیومینا ۱۵٫۷۵ - کلر سینا ۱۲٫۵ - چونا ۲۵ حصّہ - آکسیڈ آہن ۱م - سوڈا میگنیشیا ۲٫۶ - یہ قابل گداخت ہے۔ دھونکنی کے آگے زرد رنگ کا ہو کر پگھل جاتا ہے۔ اس کی خوش رنگت سبز آکسیڈ کروم کے باعث ہے۔

شناخت کا طریقہ

قیمت میں زمرد یاقوت سے درجہ دوم پر ہے۔ چونکہ زمرد دن رات یکساں خوشنما دکھائی دیتا ہے۔ اس کی قیمت بڑھ کر چڑھتی ہے قیمت ڈالنے سے پیشتر اس کی اصالت کا امتحان کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اکثر لوگ نقلی زمرد بھی بنائے جاتے ہیں۔ اصلی و نقلی کی پہچان سختی۔ وزن۔ مخصوص اور قوت انعکاس سے کی جاتی ہے تجربہ کار جوہری اصلی و نقلی کی تمیز فوراً کر لیتے ہیں۔

عیب

زمرّد کے عیب داغ۔ دھبّہ۔ کلف اور شگاف ہیں۔ ان سے زمرد پاک ہونا چاہیئے۔ جوہری اس کے چھ عیب گنتے ہیں (۱) چیپیر یعنی شگاف (۲) ریکھا یعنی خط (۳) ابر یعنی دھواں کا سایہ (۴) گانجھا یعنی خراب آبدار (۵) باھنے یعنی قدرتی عیب جو حکاک کی صنعت سے چھپا ہوا ہو۔ (۶) ڈاٹنا یعنی مکڑی کے جال کی طرح سطح پر داغوں کا ہونا۔ لہٰذا عمدہ بے شگاف، خوشنما اور صاف گیاہی رنگ کا زمرد نہایت نادر اور پیش قیمت ہوتا ہے۔

افعال طبّی

یونانی اور ایرانی حکیم زمرد کے مفصلہ ذیل طبّی خواص بیان کرتے ہیں۔ کہ جو شخص زمرد کو پہنے یا بلور دوائی

استعمال کرے۔ تو یہ اس کے معدے کو استقلال دیتا ہے نبض کی حرکت کو تیز کرتا ہے۔ روح کو تقویت دیتا ہے۔ دل، مغز اور معدہ کے لئے مقوی ہے۔ جذام۔ استسقاء۔ اجرائے خون۔ زہر۔ دنگ۔ بے حد پیاس شکایات جگر۔ تشنج۔ پتھری۔ صرع کے لئے تریاق ہے۔ اگر کسی مریض کو جو زہر کھانے یا کسی زہریلے کیڑے کے ڈسا جانے کے باعث تکلیف ہی ہو۔ تو زہر جسم میں سرایت کرنے سے پیشتر بقدر ۸ دانہ گندم دیا جائے۔ تو زہر کے اثر کو دور کرتا ہے۔ اگر اس کا کشتہ ناسور پر ملیں۔ تو شفا ہوتی ہے۔ زمرد میں برودت اور یبوست درجہ دوم کی ہے۔

سحری خواص

جب آفتاب برج میزان میں ہو۔ ایک مثقال یعنی ۱/۴ ماشہ وزنی زمرد سونے یا چاندی کی انگشتری میں جڑا اس کے وزن کے مطابق ہو۔ جڑوا کر انگلی میں پہنیں۔ تو دشمنوں کے دلوں میں بڑا رعب ہو جائے گا اور مراد دلی بر آئیں گی۔

اگر کوئی زمرد پہننے والے کو کھانے میں زہر ملا دے۔ تو فوراً ظاہر ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ شخص جس وقت زہر دار کھانے کو چھوتا ہے۔ تو اس پر پسینہ کے قطرے نمودار ہو جاتے ہیں۔ زمرد کی خوراک زہر دور کرنے کے لئے ایک دانگ یعنی ۱۶ جو اور اجرائے خون بند کرنے کے لئے ۴ جو ہیں۔

زمانہ قدیم میں اسے مشتری کا جوہر مانتے تھے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ یہ فصاحت طاقت اور بینائی کی قوت دینے والا ہے۔ اگر اسے بطور تعویذ کسی حاملہ عورت کے گلے میں پہنائیں۔ تو اُسے دردِ زہ سے جلد خلاصی ہوتی ہے۔ یہ عفت اور عصمت کا پورا نشان سمجھا جاتا ہے یعنی لوگوں کا خیال تھا کہ اگر اسے پہننے والا پاکدامنی کو ہاتھ سے کھو دیتا ہے تو اس کا زمرد ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

آجکل بھی زمرد کا جڑاؤ زیور سے گر پڑنا زیور سمجھا جاتا ہے چنانچہ جب جارج سوم کے سر پر تاج رکھا گیا۔ تو تاج سے بڑا زمرد گر پڑا۔ بعض نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس نحس نگینہ کے باعث امریکہ شاہ جارج کے ہاتھوں جاتا رہا۔ بعض حکماء کی رائے ہے کہ اگر زمرد کسی بیماری یا جن یا صوت کو دور نہ کر سکے۔ تو یہ کانپتا ہے۔ اسی قسم کی اور کہاوتیں بھی بہت مشہور ہیں۔

نئے نظریہ کے مطابق سبز رنگ کا پتھر بہتر ہوتا ہے۔ یہ بصارت کو قوت دیتا ہے۔ اگر عورت پہنے تو اُسے حقیقی محبت ملتی ہے۔ اگر مرد پہنے تو بیوی کی محبت ملتی ہے۔ اگر محب و محبوب زمرد کا تبادلہ آپس میں کر لیں اور وہ پہن لیں۔ تو جب ان کی محبت میں سُرمہری آجائے گی تو زمرد کا رنگ چمکدار نہ رہے گا۔ بلکہ ماند پڑ جائیگا۔ ثور، سرطان اور حوت والے اسے پہنیں تو مند رجہ برکات زیادہ سے زیادہ حاصل کرتے ہیں۔

یہ ایک قیمتی پتھر ہے۔ اس کا خرید نا ہر شخص کے بس کی بات نہیں۔ مریخ اور یورنس کے ستارہ سے

تعلق رکھنے والے اسے پہنیں۔ تو با اثر شخصیت بن جاتے ہیں۔ انوکھے واقعات کے باوجود بڑے اچھے اور حوصلہ افزا نتائج کا پتہ دیتے ہیں۔

جو شخص اسے پہنے اسے تنگی معاش کی شکایت نہ رہے معدہ اور دل کو تقویت دیتا ہے۔ جب قمر برج میزان میں ہو۔ تو انگوٹھی سونے کی بنوا کر اس میں زمرد جڑوایا جائے۔ تو پہننے والا طاعون سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی طرح اگر نصف چاندی اور نصف سونا ملا کر جب آفتاب برج میزان میں ہو۔ بنائے اور ایک تہائی زمرد اس میں نصب کرائے تو اس انگشتری کا استعمال لوگوں کی نظر میں عزیز بنا دے گا۔

زمرد منہ میں رکھیں۔ تو دانتوں کو تقویت دے۔ گلے میں ڈالیں۔ تو جادو کے اثر کو دور کرے۔ حاملہ کی ران پر باندھیں تو عسرت ولادت کو مفید ہے۔

⑤ پکھراج

پکھراج کو فارسی میں یاقوت ارزق اور ہندی میں پوشپ راگ کہتے ہیں۔ انگریزی میں ٹوپاز۔ (TOPAZ) کہتے ہیں۔

اقسام

ماہرین اس کی دو قسمیں بیان کرتے ہیں۔ ایک مشرقی۔ دوم مغربی جس پکھراج میں صرف ایلومینیا اور باقی سلیکا اور فلورائین مرکب ہوں۔ انہیں مغربی کہتے ہیں۔

کتب سنسکرت میں اس کی چار قسمیں لکھی ہیں۔

(۱) سفید پکھراج برہمن۔ (۲) سرخی مائل کھتری (۳) زرد سفید رنگ ویش (۴) سیاہی مائل شودر۔ متقدمین مغربی اسے چرائسولیٹ (CHRYSOLITE) کہتے تھے۔ پکھراج کی ایک قسم پس نائٹ (PYCNITE) نامی ہے۔ ایک اور قسم ہے۔ جسے فالیولائیٹ (PHYSOLITE) یا پہائی فائسولائیٹ PRYPHYELITE) کہتے ہیں۔ یہ تاریک ہوتی ہے اور گرمی سے سوج جاتی ہے

صلابت

اس کی سختی ۸ سے ۹ تک ہے۔ اس لئے یہ بلور کو کاٹ سکتا ہے اور الماس و نیلم سے کاٹا جا سکتا ہے۔

رنگ

یہ جواہر سبزی مائل زرد رنگ کا ہوتا ہے۔

اس میں زرد۔ سفید۔ نارنجی۔ دار چینی۔ نیلگوں۔ گلابی۔ پیازی۔ زردی مائل سفید۔ سبزی مائل سفید۔ پہاڑی سبز۔ آسمانی نیلا۔ کرمزی گوشت سا سرخ ہوتا ہے۔

زرد رنگ کا پکھراج نہایت عمدہ اور خوشنما ہوتا ہے۔ یہی اس کا اصلی رنگ ہے۔ سنسکرت میں اسے پیت کہتے ہیں جس کے معنی زرد کے ہیں۔ یہ رنگ جس قدر گہرا ہو اسی قدر قیمت زیادہ ہوتی ہے۔

گلابی رنگ۔ پکھراج کو زرد رنگ پکھراج سے بناتے ہیں۔ شقہ کی چلم یا کسی چھوٹی کٹھالی میں رکھ کر اوپر راکھ یا ریت ڈالتے ہیں تھوڑی آنچ دینے سے اس کا رنگ زرد سے گلابی ہو جاتا ہے۔ اگر رنگ عمدہ نکلے۔ تو قیمت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس کو برازیل کا پکھراج بھی کہتے ہیں۔

سرخ رنگ پکھراج کمیاب ہوتا ہے۔ کرمزی رنگ کے اکثر ملتے ہیں۔ نیلگوں پکھراج عمدہ اور خوش رنگ ہوتا ہے۔ چنداں نایاب نہیں ہوتا۔

سفید پکھراج زیورات اور باز و بند میں استعمال ہوتا ہے۔

برقی قوت

طاقۃ العکاس دو چند قلیل المقدار ۵۸۵ درجہ ہے۔ ملنے اور گرمی پہنچانے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ جو ۲۰ سے ۲۴ گھنٹہ تک رہ سکتی ہے۔

کیمیائی مرکبات

اس میں ۵۸۶۳۸ حصہ الیومینیا۔ ۱۰۶۳۴ حصہ سلیکا۔ ۲۶۱۷ فلورائین مرکب ہیں۔ اگر اسے کوئلہ پر رکھ کر پھونکنی کے ذریعہ آنچ دی جائے۔ تو بھی پگھلتا نہیں۔ عمل سوہاگہ کے ساتھ اگر اسے گرمی پہنچائی جائے تو بیرنگ شیشہ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اگر اسے تیز گرمی دی جائے تو اس پر بلبلہ نمودار ہو جاتے ہیں۔ جو فوراً ٹوٹ جاتے ہیں۔ زرد رنگ پکھراج گرمی سے بیرنگ ہو جاتے ہیں۔ تاریک زرد گلابی یا گومیدک جیسے سرخ ہو جاتے ہیں۔ تیزاب کو بالٹ سے یہ نیلے رنگ کا ہو جاتا ہے۔

عیب

مشرقی جوہری اس کے وہی عیب بیان کرتے ہیں۔ جو یاقوت کے ہیں۔ ان کے علاوہ دو عیب اور بیان کئے جاتے ہیں (۱) یوگیا یعنی زرد کے ساتھ سرخ رنگ ہونا (۲) دو رنگی یعنی ایک جگہ زرد رنگ اور دوسرے حصہ میں کوئی اور رنگ ہونا۔

سحری خواص

پکھراج زیادہ تر گھڑیوں۔ عینکوں وغیرہ چھوٹی چیزوں میں جڑا جاتا ہے۔ انگشتریوں میں بھی استعمال ہوتا

ہے۔ اس کے نگینہ کا خانہ الماس کی نسبت ذرا بڑا ہونا چاہیئے۔ ایک ایرانی کے پاس ایک باز و بند میں پکھراج تھا جس پر بحروف عربی منجانب اللہ کندہ ہے۔ یونانی حکماء رکھتے ہیں کہ پکھراج غم و غصہ کو دور کرتا ہے۔ باز و پر باندھنے سے جادو کا اثر نہیں ہوتا۔ عیاشی سے بچاؤ ہوتا ہے۔

یہ اس وقت پہننا چاہیئے جبکہ مخالف حالات کو ساز گار بنانا مقصود ہو۔ سفر و حضر اور شکار میں مثالی ساتھی ہے۔ بچوں کے لئے بیحد مفید ہے۔

زرد رنگ کا پکھراج پہننا بہتر ہوتا ہے۔ کاروبار میں بہتری اور حکام وقت میں عزت و مراتب حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس کے پہننے سے دولت ملتی ہے اور دنیا میں خوش و خرم زندگی دیتا ہے۔ شادی و محبت میں وفاداری پیدا کرتا ہے۔ ملاحوں کو پہننا خوش قسمتی لاتا ہے۔

یہ عطارد کا پتھر ہے۔ ان لوگوں کو ان کے کاموں میں کامیابی دیتا ہے جو سفر کرنے والے ہوں یا سفیر یا ملازمت کی کوشش میں کامیابی کے خواہاں ہوں۔ بلوغت کے زمانہ میں اس کا استعمال کریں۔ تو یہ بدنی قوت دیتا ہے۔

وہ لوگ جن کا مزاج بادی ہو یا جن کو مشتری ناقص ہو اس کا پہننا فائدہ دیتا ہے۔

⑥ مروارید

اسے انگریزی میں پرل (PEARL) کہتے ہیں۔ اپنی خوش رنگت اور حسن کے باعث جواہرات میں منسلک ہے۔ ہندوؤں کی پرانی کتابوں میں اس کے پہننے۔ برتنے اور دیوتاؤں کے آگے چڑھانے کے کئی قواعد مندرج ہیں۔ مصر اور ایشیا کے لوگ زیبائش کے لئے پہنتے ہیں اور زمانہ قدیم میں بتوں کے آگے چڑھانا بڑا ثواب سمجھتے تھے۔ اکثر ممالک میں کانوں کے بندے اور بالیاں پہنی جاتی ہیں۔

اقسام

حکمائے فارس اس کی چار قسمیں بیان کرتے ہیں (۱) بحریہ جو بحرین کے نزدیک پائے جاتے ہیں۔ (۲) ھرمزی جو ہرمز سے آتے ہیں (۳) عمانی جو ملک عمان سے آتے ہیں (۴) صراخی شکل۔ جو مروارید صدف میں صرف ایک دانہ پایا جائے اسے در یتیم کہتے ہیں۔

ہندوستانی جوہری موتیوں کے دس اقسام بتاتے ہیں۔

(۱) میانی (سیاہی مائل) (۲) سرمئی (تھوڑا سیاہی مائل) (۳) چونا کھاڑی یا تامچی (سرخی مائل) (۴) پوربی یا کوڑ کوتاہ قلیل المقدار گول گول (۵) بیھیدمنی (سیسہ کی طرح رنگ) (۶) پکھیا (زرد رنگ) (۷) کاھیلی (خوب سفید) (۸) سنگلی (زردی مائل) (۹) ٹھٹ گڑی (نیلے رنگ مائل)۔

(۱۰) جاوام کلہاڑی سے (سبزی مائل)

انگریزوں نے مختلف طریق پیدائش کے مطابق اس کی تین قسمیں لکھی ہیں۔

مقدار کے بموجب ان کے نام یہ ہیں (۱) بڑی مقدار کے پارا گان (۲) چھوٹے پاد مروارید (۳) بیضوی شکل بیروکریز (۴) خورد حجم مروارید (۵) بہت ہی چھوٹے ہوں تو موتی چور کہلاتے ہیں۔

صلابت اور کیمیاوی مرکبات

اس میں سختی ۲٫۵ سے ۳٫۵ تک ہوتی ہے۔ اس میں کاربونیٹ آف لائم اور کچھ وہ مادہ جس سے صدف بنے ہوئے ہوتے ہیں کا مرکب ہوتے ہیں۔ تھوڑی سی گرمی پہنچانے سے بھی کشتہ ہو جاتے ہیں۔

رنگ

یہ شفاف یا براق ہوتا ہے۔ رنگدار مروارید عام قسم کے گنے جاتے ہیں مروارید اکثر سفید، گلابی، سیاہ نافرمانی بھورے اور خاکی رنگ کے ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ کئی اور قسم رنگوں کے موتی بھی دیکھے جاتے ہیں۔ یورپ میں سفید اور نیلگوں اور ہندوستان عرب و چین میں زرد رنگ مائل مروارید پسند کرتے ہیں۔

جلا

جو موتی بلا سوراخ ہوتا ہے۔ اُسے انگریزی میں ورجن اور فارسی میں مروارید ناسفتہ کہتے ہیں۔ جو چھدے ہوتے ہیں۔ ان کو انگریزی میں ووڈ و کہتے ہیں اور فارسی میں مروارید سفتہ۔ اگر برہنہ بدن پر یہ مدت تک پہنے جائیں۔ تو ان کی چمک میں فرق آجاتا ہے بعض کہتے ہیں۔ کہ بدبو، چربی، پسینہ، کچوٹ، دھواں وغیرہ آلودگی سے بھی مروارید کا رنگ کٹ جاتا ہے۔ اسے درست کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ برسنج آمیز پانی ایک برتن میں ڈال کر نیچے آنچ دو جب پانی شیر گرم ہو۔ تو آگ سے اتار کر مروارید کو اس پیچھ کے ساتھ دھو دو تھوڑی دیر میں مروارید عمدہ نکل آئیں گے۔ ان کی آب و تاب قائم رکھنے کے لئے مناسب ہے کہ پہننے کے بعد مروارید کو تکلہ ململ سے صاف کر کے میگنیشیا کے ساتھ ڈبیا میں رکھا جائے۔

شناخت کا طریقہ

نقلی مروارید مختلف طریقہ سے بنتے ہیں۔ تجربہ کار لوگ فوراً پہچان لیتے ہیں۔ ان کی پہچان یہ ہے کہ قدرتی مروارید کی نسبت نقلی ہلکے ہوتے ہیں اور ان کے سوراخ بھی فراخ ہوتے ہیں۔

عیب

خالص موتی خرید کرنے کے بعد ان کے عیبوں پر نظر ڈالنا چاہیئے۔ ہندوستانی جوہری اس کے یہ عیب بیان کرتے ہیں (۱) گوج (اوپر سوراخ ہونا) (۲) لہر (چھوٹے سوراخ) (۳) پھوڑ کنے (چھوٹے بڑے سوراخ) (۴) چوڑا (بہت چھوٹے سوراخ) (۵) کھڑت یعنی قیمت شکل آب و تاب پر منحصر ہے جس قدر زیادہ چمکیلا خوش رنگ گول ہوا اسی قدر زیادہ قیمتی ہوگا۔

افعال طبّی

یہ مفرح، ملطف، مقوی ارواح ہوتا ہے۔ تمام اجزائے بدن میں سرائیت کرتا ہے۔ لیکن مثانہ کو مقدم ہے امراض معدہ، قلب و جنون، امراض جگر، بواسیر، یرقان، نفث الدم، نزف الدم کو شفا دیتا ہے۔ گردہ کو نافع، سدّوں کا دافع۔ پتھری کا مخرج، پیشاب کی جلن دور کرتا ہے۔ خونی دستوں کو روکتا ہے۔ خون، بواسیر و حیض کا حابس۔ فرزجہ اس کا منع حمل میں مجرب، محلول برس کا دافع ہے۔ مروارید کا کشتہ اگر بطور شربت پیا جاتا ہے۔ تو استفراغ، ناپاک خیالات جن، بھوت، مرگی کی بدبو، سر کے درد، آنکھوں کے درد۔ درد پانی بہنا وغیرہ کو دور کرتا ہے مروارید زیرہ اگر شیر خوار بچہ کو جو چالیس دن سے کم عمر ہو۔ چالیس دانے کھلائے جائیں۔ تو چیچک اور خسرہ ساری عمر نہیں نکلتا۔ دو دانہ مرزبد اور ایک دانہ مرجان ایک پتلی سوتلی کی رسی میں باندھ کر حاملہ عورت کی کمر سے باندھ کر ناف پر رکھا جائے۔ تو اسقاط حمل سے محفوظ رہتی ہے۔ اس کی معجون بنا کر کھانا مقوی بدن ہے۔ اس کا کشتہ کئی بیماریوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

سحری خواص

کسی زمانہ میں بنگالی ناکتخدا لڑکیاں مروارید کو عفت کا باعث سمجھ کر پہنتی تھیں۔ اس کے پہننے سے دل کو صبر اور استقلال پیدا ہوتا ہے۔

یہ انسان کے روحانی اثر کو جذب کرتا ہے۔ اس کو سیکنڈ ہینڈ خریدتے وقت اصلی مالک کا پتہ لگاؤ ورنہ نہ خریدو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری روح کسی بدروح انسان کو اپنا لے۔ اوپل اور پرل ہمیشہ بیوپاریوں کے سوداگروں سے خریدو۔ کسی عام جگہ سے نہ خریدو۔ ان کو ہمیشہ نیا پہننا چاہیئے موتیوں کا نکلس خریدتے وقت بہت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔

⑦ مرجان

مرجان کو ہندی میں دورم یا پروال اور پنجابی میں مونگا کہتے ہیں۔ ایک سمندری جانور کی پیدائش ہے۔ خوش رنگ اور عمدہ چمک کے باعث جواہرات کے زمرہ میں درج کیا جاتا ہے۔ متقدمین کو یقین تھا۔ کہ مرجان از قسم نباتات ہے۔

لیکن خوردبین کے ذریعہ اس میں وہ کرم دیکھے گئے ہیں۔ جو اس کے موجد ہیں۔ انگریزی میں مرجان کو آئسس نوبلس (ISIS NOBILIS) کہتے ہیں۔ مونگے کی جڑ کو بیخ مرجان کہتے ہیں اور بعض بسد بھی کہتے ہیں۔

کیمیاوی مرکبات

علم کیمیا کی رُو سے اس میں ایک فیصدی مگنیشیا اور ۳۸٫۶۷ کاربونیٹ آف مگنیشیا ہوتا ہے۔ اس کا رنگ کلورائیڈ آف مادہ کے باعث نہیں ہوتا۔ بلکہ آکسائڈ آہن۔ کاربونیٹ آف سوڈا اور چونا اس کے رنگ دینے والے مادہ میں شامل ہوتا ہے۔

صلابت

یہ الکلی اور دیگر تیزاب میں حل نہیں ہو سکتا۔ لیکن معدنیات کے تیزاب میں جل ہو جاتا ہے۔ اس کا سیاہ رنگ تیزاب کندھک کے باعث ہوتا ہے۔

طبّی افعال

حکماء کا بیان ہے کہ اگر بچہ پیدا ہوتے ہی اس کی ماں کے دودھ میں اگر بن مرجان گھول کر پلا دیں تو بچہ کو تمام عمر صرع کی بیماری نہ ہوگی اور کوئی درد اعضا نہ ہوگا۔ یونانی حکیم لکھتے ہیں کہ مرجان نیم درم یعنی ۲ ماشہ مرجان کی خوراک سے تمام خون بہنا بند ہو جاتا ہے اور ایک دو درم خوراک زہر کے لئے تریاق ہوتی ہے۔ اگر مرجان کو شکم پر باندھیں۔ تو معدہ کی تمام شکائتیں دور ہو جاتی ہیں۔ یہ مفرح اقاقیا ہے۔ جنون صرع۔ فساد معدہ اور اشتہا کو مفید ہے۔ مرجان میں یبوست و برودت درجہ دوم کی ہے اور سیاہ مرجان میں سوم درجہ کی ہوتی ہے اس کے جلانے اور کشتہ کرنے کے طریقے طبّی کتب میں موجود ہیں۔ بطور سرمہ آنکھوں میں استعمال درد جلن۔ سرخی اور آشوب چشم کے لئے مفید ہے۔

خواص سحری

زمانہ متوسط میں مرجان جادو۔ زہر اور شیطانی خیالات کو دور کرنے والا سمجھا جاتا تھا۔ بچوں کے گلے میں اگر مرجان پہنا یا جائے۔ تو ان کا رونا کم ہو جاتا ہے۔

اعلیٰ قسم زیادہ سرخ ہوتا ہے اس میں سیاہی برائے نام بھی نہیں ہوتی۔ اگر سات دانے گلے میں استعمال کریں۔ تو بہت سے امراض اور جادو کو دور کرتا ہے۔ اگر بچوں کے بازو پر باندھیں تو خواب میں چونک پڑنے اور نظر بد کے دفعیہ کے لئے مفید ہے۔ اس کو دیر تک دیکھنا باعث تقویت بصر ہے۔ حافظ جنبین ہے۔ حاملہ کے گلے میں ڈالیں۔ تو اسقاط سے محفوظ رکھتا ہے۔

⑧ لہسنیا

یہ کارکیشک کی ایک قسم ہے۔ انگریزی میں اسے کیٹس آئی (CAT'S EYE) کہتے ہیں اور عربی میں عین الہریرہ کہتے ہیں۔ ان دونوں کے معنی بلّی کی آنکھ کے ہیں۔ اس کی سطح کی ہیئت بلّی کی آنکھ جیسی ہوتی ہے اس میں ایک خاص صفت یہ ہوتی ہے کہ اس کے اندر بڑی درخشاں دھاری ہوتی ہے جس کو ہمارے ہاں ہوت اور انگریزی میں کہتے ہیں۔ لہسنیا کا رنگ خواہ کچھ ہو۔ اس کی دھاری ہمیشہ سفید ہوتی ہے۔ شاذ و نادر رنگ کی بھی ہوتی ہے۔ جب اس دھاری کو شعاع آفتاب میں رکھیں۔ تو بہت چمکیلی دکھائی دیتی ہے یہ جواہر اپنی خوشنمائی کے باعث بہت عزیز ہے۔ اس کا سُرخ رنگ اور اس پر یہ چمکیلی دھاری اِدھر اُدھر لہریں مارتی ہوئی نہایت دلکش دکھائی دیتی ہے۔ گویا ایک بیقرار بھوت اس میں مقید ہے۔ اس خیال پر لوگوں کو وہم ہے کہ لہسنیا میں جنّات رہتے ہیں۔ بعض کتابوں میں اسے بھیکم کی ایک قسم بیان کیا ہے۔ جو غلط ہے۔

رنگ

فارسی یا انگریزی میں اس پتھر کو جو گول ہو جس کے اوپر کا رنگ نچلے رنگ سے مختلف ہو۔ لہسنیا کہتے ہیں۔ سرخ یا سیاہ کو سیمافقے کہتے ہیں۔ سبز یا زرد مینے الہریرہ کہلاتا ہے۔ گویا اس میں چار رنگ ہوتے ہیں۔ زرد۔ بھورا۔ سبز اور سیاہ۔

اقسام

ہندوستانی جوہری اس کی یہ اقسام بیان کرتے ہیں (۱) کنک کھیت (بلّی کی آنکھ کی طرح) (۲) دھوم کھیت (زودی رنگ) (۳) مشیام کھیت (سیاہ رنگ) (۴) گیہوکھیت (روغن زرد جیسا رنگ) (۵) ہلکتہ کا (نیلی کان کا) (۶) ھاڑیا (جس میں دھاری نہ ہو)

صلابت و قوت برقی

اس میں سختی ۸٫۵ درجہ ہے۔ طاقت انعکاس دو چند ہے۔ ملنے سے قوت برقی پیدا ہوتی ہے ناگدختنی ہے۔ تیزاب کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

کیمیاوی مرکبات

اس میں ۸۰ حصّہ البومینا۔ ۲۰ حصّہ گلوسینا مرکب ہیں۔ اس کا رنگ پروٹوکسائیڈ آہن کے باعث ہوتا ہے۔ یونانی حکماء لکھتے ہیں کہ اگر اسے مٹی کے برتن میں ڈال کر عقیق کی طرح آگ دیں۔ تو یہ چمکیلا ہو جاتا ہے۔

عیب

عموماً سبز اور زیتونی رنگ پسند کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان دونوں پر دھاری خوب کھلتی ہے۔ ہندوستانی جوہری اس کے یہ عیب بیان کرتے ہیں (۱) چیر (۲) چادر یعنی اس کی تمام سطح پر دھاریوں کا ہونا (۳) گمّد یعنی کسی جگہ سے شگاف اور کہیں تاریک ہونا

افعالِ طبی

یہ جواہر مفرح القلوب ہے۔ اگر سرمہ بنا کر آنکھوں میں ڈالا جائے تو آنکھوں کی کئی بیماریوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اگر منہ کے طور پر سفوف دانتوں پر ملا جائے تو مصفی رکھتا ہے۔ اس کے کشتہ کو زخم پر لگایا جائے۔ تو شفا دیتا ہے۔

سحری خواص

اگر عورت کے بال سے باندھا جائے۔ تو دردِ زہ سے آرام دیتا ہے اگر بچّوں کے گلے میں ڈالا جائے۔ تو طلسم جادو، جن، بھوت اور آسیب سے بچاتا ہے۔ اس کے پہننے سے خواب بد نہیں آتا اور خواب میں چونک اٹھنا دور ہو جاتا ہے۔ یہ سفید رنگ کا بہتر رہتا ہے۔ لوگوں میں قدر و منزلت۔ قدر و عزت اور عشق و محبت میں ہر دلعزیزی اور کامیابی لاتا ہے۔

جس شخص کا مزاج بادی ہو یا بلغمی ہو۔ یا جس کا درجہ ناقص پڑا ہو۔ اُس کو پاس رکھنے سے ناقص تاثیر زائل ہو جاتی ہے۔

⑨ زرقون

زرقون کو ہندی میں گومیدک کہتے ہیں۔ علم معدنیات کی کتابوں میں اس کے تین نام جاگرون۔ یاقوت اور جینتھ لکھے ہیں۔ چنانچہ روشن چمکیلے اور صاف گومیدک کو یاقوت یا جینتھ کہتے ہیں۔ بھورے و وردی رنگ والے کو جاگرون کہتے ہیں۔

اقسام

(۱) وہ عدد جن کا رنگ قرمزی، سیندوری یا آتشی ہوتا ہے۔ ان کو فرانسیسی جینتھ کا بیل کہتے ہیں۔

(۲) جن کا زردی مائل سرخ رنگ ہوتا ہے۔

(۳) وہ قسم جو کہربا کے مشابہ ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ سختی کے سوا یہ اس سے تمیز نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں ایسے

ذرے ہوتے ہیں جو اس کی چمک کو روکتے ہیں۔ اس کو انگشتری میں پہننے سے نیند لاتا ہے۔

(۴) قسم سفید کہربا کی طرح ہوتی ہے۔ اس میں سرخی نہیں ہوتی۔ بعض اسے پلک کی ایک قسم بتاتے ہیں جو غلط ہے۔

صلابت

زرقون دھونکنی کے آگے ناگداختنی ہے۔ حالانکہ ایسونائیٹ پگھل جاتا ہے۔ اس میں سختی ۵٫۷ درجہ کی ہے۔ طافت انعکاس اعلیٰ درجہ کی دو چند ہے۔ ملنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔

کیمیاوی مرکبات

اس میں ۶۶٫۸ حصّہ زرقونیا۔ ۱۰٫۳۳ سلیکا۔ ۱۰ حصّہ آکسائڈ آہن مرکب ہیں۔ تیزابِ نمک دینے سے اس کی چمک بڑھتی ہے لیکن رنگ دور ہو جاتا ہے۔ سوہاگہ کی مدد سے پگھل کر صاف شیشہ کی صورت کا ہو جاتا ہے۔ گرمی سے اس میں فاسفورس پیدا ہوتی ہے۔ کوئی تیزاب اس پر مؤثر نہیں۔

شناخت

اس کی پہچان یہ ہے کہ اسے تیز آنچ دے کر غور و بین سے دیکھیں کہ اس کا خاص رنگ جسے فرانسیسی ریسان کہتے ہیں۔ دکھائی دیتا ہے یا نہیں۔ اس رنگ پر اگر سپرٹ وائن ڈالیں تو آبی رنگ سا ہو جاتا ہے۔

رنگ

زرد۔ بھورا۔ خاکی۔ سفید۔ سُرخ ہوتا ہے عموماً نارنجی صاف و شفاف ہونا چاہیئے۔

عیب

اس کے تین عیب جوہری بتلاتے ہیں (۱) چیر (شگاف) (۲) چھٹا (داغ) (۳) ابر قی

سحری خواص

اہل رویا اسے متبرک سمجھتے تھے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ یہ جواہر دولت و عزت بڑھاتا ہے۔ دبا اور بھوتوں کے آسیب سے نجات دیتا ہے۔ زمانہ قدیم میں مالکی زیورات کے طور پر بھی مستعمل ہوتا تھا۔

یہ شرتی رنگ کا بہتر رہتا ہے۔ جسمانی صحت، روزگار کی بہتری اور دشمنوں پر فتح مندی کے لئے اس کا پاس رکھنا ضروری ہے۔

نحس شخص کا مزاج بادی۔ یا بلغمی ہو۔ یا اس جس کے برج میں ناقص واقع ہو۔ اس کو پاس رکھنا مفید ہے۔

باب سوم

درجہ دوم کے جواہرات

① زبرجد

انگریزی میں اسے بیرل کہتے ہیں۔ عمدہ زمردی سبز رنگ کا پتھر اعلیٰ گنا جاتا ہے۔ اس کا رنگ سبز۔ زرد۔ نیلا ہوتا ہے حکیم ارسطالیس لکھتا ہے۔ کہ زمرد اور زبرجد ایک ہی کان سے نکلتے ہیں۔ یہ اس وقت پیدا ہوتے ہیں جبکہ شمس و قمر وصل ایک ہی برج میں ہوں۔

اقسام

(۱) مصری۔ یہ سُرخی مائل ہوتے ہیں (۲) کبواسی۔ زردی مائل سبز رنگ (۳) ہندی۔ زرد و سُرخ رنگ۔

انگریز اس کی دو قسمیں بتاتے ہیں (۱) بیرل یعنی زبرجد (۲) اکوامرائین جسے سنسکرت میں پاری بھدر کہتے ہیں۔ ان دونوں میں فرق یہ ہوتا ہے کہ بیرنگ کا رنگ زردی مائل اور پاری بھدر کا سبز نیلگوں ہوتا ہے۔

خواص طبّی

اس کے خواص زمرد جیسے ہیں۔ اگر دانتوں پر بطور منجن ملا جائے۔ تو انہیں صاف رکھتا ہے۔ جسم کو صحت بخشتا ہے۔ یہ کنکری کو مفید ہے۔ پیشاب کی زیادتی و کمی کو درست کرتا ہے۔ اگر آنکھوں میں بطور

سرمہ ڈالا جائے۔ تو ان کی بصارت کو بڑھاتا ہے۔ اس کی خوراک نیم درم ہے۔ کئی طبیبوں کا خیال ہے کہ اگر اس کے پیالہ میں شراب ڈال کر پی جائے۔ تو نشہ نہ ہوگا۔

خواص سحری

اس کے پہننے سے صرع دور ہوتا ہے اگر عورت کے زانو پر باندھا جائے تو دردِ زہ سے جلدی آرام لاتا ہے۔ جن ایام میں مہتاب برجِ صحت میں ہو۔ اگر کوئی شخص زبرجد کو کشتی کی شکل میں کاٹ کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کی انگشتری میں جڑوا کر پہنے۔ تو تمام مصیبتوں اور بیماریوں سے بچا رہتا ہے جب قمر برج سرطان میں ہو۔ دو مچھلی کی شکل کا بنا کر سیسہ کے ساتھ کنڈے سے باندھا جائے۔ تو ماہی گیر کو بڑی مچھلیاں ہاتھ آئیں گی۔

ہلکے نیلے رنگ یا ہلکے سبز رنگ کا پہننا بہتر ہوتا ہے۔ ان لوگوں کے لئے باعث برکت ہوتا ہے جو سفری کاموں سے متعلق ہوں مثلاً سفری ایجنٹ۔ مقرر۔ گارڈ۔ ڈرائیور وغیرہ ریل اور جہازوں کے ملازم وغیرہ کیونکہ یہ حادثات سے بچاتا ہے نیز جہاز والوں کو خصوصاً اس کا پہننا مفید ہے۔

② اکوامرائن

زبرجد کی ایک قسم ہے۔ رنگ کے لحاظ سے اس کی تین قسمیں ہیں

(۱) بھاری بھدر۔ خاص ہلکا آسمانی نیلگوں (۲) سائبیریا کا پاری بھدر۔ ہلکا سبزی مائل نیلا رنگ اور عمدہ چمکدار (۳) اکوامرائن چرالسولٹ (اوقسم کارکبنک) سبزی مائل زرد یا زردی مائل سبز رنگ کا عمدہ چمکدار ہوتا ہے۔ زرد سبزی مائل قسم کو مشرقی بھاری بھدر کہا جاتا ہے۔ سب سے عمدہ ہوتا ہے۔ اس کے خواص و ماہیت زبرجد جیسی ہے۔ صرف سختی میں اس سے کم ہے۔

③ لعل رمانی

اسے انگریزی میں سپائینل (SPINEL) کہتے ہیں۔ اس کے مختلف نام ہیں۔

(۱) سپنا ئینل روبی۔ یعنی رمانی۔ گہرا سرخ رنگ۔ (۲) بیلس روبی۔ زردی مائل سرخ رنگ (۳) المینڈائن سپائینل۔ بھورا۔ سرخ۔ (۴) روبی سپل۔ زردی مائل۔ (۵) پلیونیٹ۔ یا سلونائیٹ۔ (۶) گھنائیٹ۔ (۷) کرومیونائیٹ (۸) ٹائی سلیوٹ (۹) کارو سپائینل۔

صلابت

یاقوت کے ہم پلّہ ہے سختی ۸ درجہ کی ہے۔ اس لئے صرف الماس۔ یاقوت و نیلم سے ہی کاٹا جا سکتا ہے اور بھیکھم کو آسانی سے کاٹ سکتا ہے۔

رنگ

سرخ۔ قرمزی۔ گلابی۔ نارنجی۔ دار چینی۔ نیلا۔ بھورا

قوتِ برقی

طاقت انعکاس واحد کسی اور جوہر میں یہ طاقت ایسی روشن نہیں۔ صرف ملنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ گرمی پہنچانے سے نہیں۔

④ کارنڈم

قیمت میں یاقوت و نیلم پر بولا جاتا ہے سختی ۹ درجہ ہے۔ چمک بلورین اور مرداریدی رنگ سفید بھورا نیلا ملنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے کئی گھنٹوں تک رہتی ہے۔ طاقت انعکاس واحد ۷۶ء ہے۔ ناگدا ختنی ہے۔ تیزاب میں حل نہیں ہو سکتا۔ سوہاگہ کی مدد سے سفید شیشہ کی طرح ہو جاتا ہے۔

⑤ کرنج

اسے انگریزی میں (EMERY) کہتے ہیں۔ کارنڈم کی ایک قسم ہے۔ یہودی اسے شمیر کہتے ہیں۔ اس سے دیگر جواہرات کو جلا دی جاتی ہے۔ اس میں سختی ۹ درجہ کی ہے۔ چمک بلورین۔ رنگ بھورا۔ زردی مائل سبز و نیلگوں ہے۔ ملنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ اگر اسے نم دی جائے۔ تو اس سے بڑی تیز بو آتی ہے۔

⑥ کارکیتک

اسے انگریزی میں چرالنسو ہیرل کہتے ہیں۔ مشرقی زبرجد بھی اس کا نام ہے۔ درجہ دوم کے جواہرات میں بڑا مشہور ہے چرالنسو لیٹ ایک علیحدہ جوہر ہے۔ جو لوگ اسے ہی نام دیتے ہیں۔ وہ غلطی کرتے ہیں۔

اس کی سختی ۸ء۵ ہے چمک بلورین و روغنی۔ رنگ سبز۔ گیاہی سبز۔ سبزی مائل سفید و زردی مائل سبز۔ اس کے اندر دودھیا رنگ مائل پیتل دکھائی دیتا ہے۔ طاقت انعکاس دو چند ہے۔ ملنے سے برقی قوت پیدا ہوتی ہے اور چند

ساعت تک رہتی ہے۔ یہ ناگدا ختنی ہے سوہاگہ کی مدد سے پگھل جاتا ہے۔ کوئی تیزاب اس پر مؤثر نہیں۔

⑦ الیگزینڈرائیٹ

سرخ و سبز رنگ کا کارکیتک الیگزینڈرائیٹ شاہ روس کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی سطح کے لمبے وتر میں روغنی سبز رنگ معکوس ہوتا ہے۔ عمدہ روشنی میں نارنجی سازدہ و تاریک سبز اور درمیانی سرخ رنگ نمایاں ہوتا ہے ملائم عدد میں نافرمانی مائل سبز رنگ ہوتا ہے۔ گہرے عددوں میں سرخ رنگ ہوتا ہے۔ اگر اس کو شعاع آفتاب یا شعلہ کے روبرو کیا جائے۔ تو سرخ رنگ تیز ہو جاتا ہے۔

⑧ پلک

انگریزی میں اسے گارنٹ کہتے ہیں۔ اس کے بھی کئی ایک نام ہیں۔

(۱) المینڈائن۔ عمدہ ارغوانی رنگ (۲) کارنبگل (۳) پائیروپ۔ رنگ خون سا سرخ و سیاہی مائل۔ (۴) ایسونائیٹ یا سانسن سٹون سے ہندی میں شکہری کہتے ہیں۔ اس کی اور بھی قسمیں ہیں۔ مختلف ممالک کے پلک مختلف ناموں سے مشہور ہیں۔

اس میں سختی ۷ء۶ ہے۔ رنگ سرخ۔ سرخ بھورا۔ زرد۔ سفید۔ سبز۔ سیاہ ہے۔ طاقت انعکاس واحد ہے۔ ملنے سے برقی قوت پیدا ہوتی ہے۔ دھونکنی کے آگے بمشکل پگھلتا ہے۔

⑨ فیروزہ

اس کا اندرونی و بیرونی رنگ یکساں ہوتا ہے۔ درجہ دوم کے بہترین جواہر میں سے ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) مشرقی فیروزہ اس کا رنگ ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ (۲) مغربی فیروزہ جسے بون بھی کہتے ہیں۔ اس کا رنگ خراب ہو کر سبز ہو جاتا ہے۔ چونکہ اس میں فاسفیٹ چونا بہت ہوتا ہے۔ اس لئے اسے بون کہتے ہیں۔

اقسام

حکمائے یزدان اس کی یہ اقسام بیان کرتے ہیں۔

(۱) فتحی (۲) اظہاری (۳) سلیمانی (۴) دریوی (۵) آسمان گوں۔ (۶) عہد الحمیدی (۷) آندیشی (۸) گنجونیا پیلی

پانچ قسمیں خاکی رنگ کی ہوتی ہیں، جو فیروزے کرمان اور شیراز میں پائے جاتے ہیں۔ ان میں سفید رنگ ملا ہوا ہوتا ہے۔ انہیں ساباگی اور سریوم کہتے ہیں جن میں نیلے رنگ کی دھاری ہوتی ہے۔ ان کو نیلیوم کہتے ہیں۔

اس کی سختی ۶ درجہ کی ہے۔ شیشہ کو کاٹ دیتا ہے۔ رنگ نیلا، سبز، سفید ہوتا ہے۔ طاقت انعکاس احد ہے۔ گرمی پہنچانے سے پانی خشک ہو جانے کے باعث اس کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ یہ دھونکنی کے آگے نہیں پگھلتا البتہ رنگ بھورا سا ہو جاتا ہے۔ کوئی تیزاب اس پر اثر نہیں کرتا۔ بجلی فیروزے آسانی سے بن جاتے ہیں۔

افعال طبی

یہ مفرح معدہ ہے۔ سرکہ فائدہ پہنچاتا ہے۔ آنکھوں میں اس کا سرمہ ڈالنے سے بصارت تیز ہوتی ہے۔ اگر مردمک سفید ہو جائیں۔ تو پھر اصلی رنگ کی ہو جاتی ہیں۔ جن اشخاص کی بصارت رات کے وقت بیکار ہو جاتی ہے۔ اس کے استعمال سے پھر درست ہو سکتی ہے۔ یہ قے، دست۔ درد۔ ریح۔ جنون۔ سودا اور کئی امراض کا شافی علاج ہے۔ اگر اسے شہد کے ساتھ نوش جان کریں۔ تو صرع۔ طحال اور تلی کو شفا دیتا ہے۔ سنگ گردہ و مثانہ کا مخرج ہے سانپ کے ڈنگ کیلئے ایک درم یا ۲ ماشہ تولہ فیروزہ شراب کے ساتھ دینا چاہیئے۔ بچھو کے ڈنگ کے لئے اس سے ایک ٹانک بھی کافی ہے چونکہ اس نسخہ کے استعمال سے معدہ کو تکلیف ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ گاؤزبان املانی چاہیئے۔

خواص سحری

اگر فیروزہ کی انگشتری پہنیں۔ تو راحت دل بخشتا ہے۔ خوف دور کرتا ہے۔ دشمنوں پر فتح دلاتا ہے۔ بجلی گرنے اور غرق ہونے سے بچاتا ہے۔ سانپ۔ بچھو وغیرہ کا ڈنگ لگنے نہیں دیتا۔ جو شخص نیا چاند دیکھ کر فیروزے کو دیکھے۔ تو اُسے زر کثیر ہاتھ لگتی ہے۔

نیلے رنگ کو پہننا مفید ہے۔ اس میں بہت سی خاصیتیں ہیں۔ اس کو پاس رکھنے سے دشمن۔ آگ اور بجلی سے حفاظت رہتی ہے عشق۔ احساس محبت علم اور ہنر کو ترقی دیتا ہے۔ حاملہ عورت کے لئے مفید ہے۔

اس کا خاصہ یہ ہے کہ ہوا کے اثر سے صاف اور مکدر ہوتا ہے۔ روغن اور مشک سے بھی مکدر ہوتا ہے۔ یہ دل اور نگاہ کو تقویت دیتا ہے۔ حکماء کا خیال ہے کہ نئے چاند کو دیکھ کر فیروزہ دیکھنا بہت فائدہ دیتا ہے۔ جو اس کو پاس رکھے۔ وہ صدمہ قتل۔ برق۔ غرق۔ مار۔ کژدم اور نظر بد سے محفوظ رہے۔

جو شخص برج سرطان کی ساعت میں کیکڑے کی شکل اس پر کندہ کرائے۔ اور پہنے تو تمام وحشی جانور اس کے پاس نہ آئیں گے۔

بادی مزاج والوں کے لئے یا جن کو عطارد ناقص ہو۔ پہننا چاہیئے۔ وہ ناقص تاثیروں کو زائل کرتا ہے۔

⑩ عقیق

انگریزی میں اسے (AGATE) کہتے ہیں مشہور جواہر ہے۔ یہ جواہر سلیکا اور کوارٹز قسم کی چند معدنیات کا مجموعہ ہے۔ مختلف رنگ و دھنگ کے لحاظ سے اس کی بہت قسمیں ہیں۔

اقسام

(۱) ریشمی فیتہ۔ جیسا عقیق۔ جس میں مختلف رنگ کے طبقے ہوں۔ اور یہ طبقے ایک دوسرے کو قطع کریں۔

(۲) سنگ سلیمانی عقیق جس میں طبقوں کے رنگ شوخ ہوں اور طبقہ سطح کے متوازی ہوں۔

(۳) ڈوری دار عقیق۔ جس پر طرح طرح کی دھاریاں ہوں۔

(۴) گول عقیق۔ جس میں یہ دھاریاں گول ہوں۔

(۵) مانند چشم عقیق۔ اگر دھاریوں کے مرکز میں اور رنگ کے نقطہ ہوں تو اُسے کہتے ہیں۔

(۶) قوس قزحی عقیق۔ جس کی دھاریاں مل کر قوس کی شکل بن جائیں اور آفتاب کے مقابل کرنے سے رنگ منشوری ظاہر ہوں۔

بعض حکماء اس کی مندرجہ ذیل قسمیں بیان کرتے ہیں۔

(۱) ربن عقیق یعنی ریشمی لچھے سا عقیق۔ اس میں سنگ یشم اور کالسڈونی کے طبقہ متوازی قطاروں میں ہوتے ہیں۔

(۲) ایجے قھسٹ۔ اس میں ربن عقیق کے ٹکڑے بھی مرکب ہوتے ہیں۔

(۳) فارٹی فی کیشن۔ یہ کئی شکل کا پایا جاتا ہے۔ کاٹنے کے وقت اس کے متوازی سطریں عمارت کی صورت دکھائی دیتی ہیں۔ اس میں بھیکم اور ایکھسٹ کے ٹکڑے دکھائی دیتے ہیں۔

(۴) ماس آگیٹ یعنی نباتاتی عقیق۔ اس میں کالسڈونی اور سرخ سنگ یشم کی دھاریاں ہوتی ہیں اس کا رنگ بھورا۔ زرد ہوتا ہے۔

(۵) سارد آنکس

(۶) پلاسما یہ سبز گیا ہی رنگ کا نیم شفاف۔ زرد اور سفید داغ۔

علاوہ ازیں عقیق کی تقسیم ایک اور طرح بھی ہے۔ یعنی تمام براق اور عمدہ قسم کے حد درجہ شرقی عقیق اور کم درجہ مغربی عقیق کہلاتے ہیں۔

کتب فارسی میں اس کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

(۱) سرخ و جگری۔ جس کا اندرونی رنگ بیرونی کی نسبت زیادہ سرخ ہو۔
(۲) صاف شفاف۔ جو شفاف ہوں اور آئینہ کی طرح انعکاس کرتے ہوں۔
(۳) صقاق۔ جو چنداں شفاف نہ ہو۔ اور آئینہ کی طرح انعکاس نہ رکھتا ہو۔
(۴) ابقی۔ جو کچھ سفید اور کچھ سیاہ ہو۔
(۵) ذوطبقاتی یا جزرین جس کے ابرق کی طرح پرت ہوں۔
(۶) شجری۔ جو شکل میں درخت یا پہاڑی کے مشابہ ہو۔
(۷) سلیمانی۔ جس میں گول نشان ہوں۔

مصر میں سبز رنگ کے عقیق کو انناس، سیاہ کو سلیمانی۔ اور خاکی رنگ کو کوری کہتے ہیں۔ عقیق چوکھین میں بکثرت ملتا ہے۔ اس لئے عمدہ نگوں کو عقیق یمنی کہتے ہیں۔

ماہیت

چمک بلوریں۔ رنگ بھورا۔ زرد۔ سفید۔ سُرخ اور سیاہ ہوتا ہے عقیق رنگوں کی دھاریاں یا تو ایک سرے کے متوازی ہوتی ہیں یا سب ہم مرکز گول ہوتے ہیں اور یا اس کے رنگ داغ اور دھبوں کی طرح بکھرے ہوتے ہیں۔

صلابت اور کیمیائی عمل

اس میں سختی، درجہ کی ہے۔ طاقت انعکاس دو چند۔ گھسنے سے حاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ اس کو خوبصورتی کے لئے مصنوعی رنگ بھی دیا جا سکتا ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے۔ کہ عقیق کو نائٹرآف سلور میں بھگو کر شعاع آفتاب میں رکھیں۔ تو عمدہ رنگ آجاتا ہے۔ اگر ایک رات تیزاب سوہاگہ میں رکھیں تو یہی مصنوعی رنگ اُتر جائے گا۔ اگر اس کے سرخ اقسام کو رنگنا ہو۔ تو پہلے ان کو پروٹوسلفیٹ آف آئرن میں ڈال کر خوب جوش دیتے ہیں۔ پھر انہیں خوب گرمی پہنچاتے ہیں۔ تو نہایت شوخ رنگ کے سُرخ طبقہ نکل آتے ہیں۔ بے رنگ نگوں کو پہلے روغن میں جوش دیں۔ پھر تیزاب گندھک میں جوش دیں۔ تو روغن اس کے سوراخدار طبقوں میں جذب ہو جاتا ہے اور اس پر شوخ رنگ نکل آتے ہیں۔

افعال طبّی

کتب فارسی میں لکھا ہے کہ اگر عقیق کو پانی یا شربت سیب کے ساتھ ملا کر استعمال کریں

تو جنوں۔ نکسیر۔ معدہ یا دل سے خون بہنے۔ کثرت حیض۔ ناسور۔ کنکری۔ تلی وغیرہ امراض کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اس کا سرمہ آنکھوں کے نور کو بڑھاتا ہے۔ اگر اس کے سفوف کو لسہ کے ساتھ دانتوں پر ملیں۔ تو مسوڑھوں سے خون کا بہنا بند ہو جاتا ہے۔ اور دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔ بعض حکماء کی رائے ہے۔ کہ اس کو کھانے سے معدہ کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے اس لئے اس کے ساتھ کنیز آگوند یا بُسد ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔

سحری خواص

جو شخص اسے انگشتری میں جڑوا کر پہنے تو اس کا غصّہ جاتا رہتا ہے۔ اور دشمنوں کے دلوں اس کا رعب جم جاتا ہے۔ اس کی مرادیں بر آتی ہیں۔ اُسے درد سینہ کبھی نہیں ہوتا۔ ڈنگ افعی اور زہریلے کیڑوں سے بچاتا ہے۔ اس کے دل کو قوت دیتا ہے۔ جن نگوں کا رنگ اس پانی کی طرح سُرخ ہو جس میں گوشت دھویا گیا ہے۔ اگر ان کو انگشتری میں جڑوا کر پہنیں۔ تو ہر قسم کا خون بہنا بند ہو جاتا ہے۔ جو شخص کافور عنبر اور عقیق کو رگڑ کر ماتھے پر لگائے۔ اور حاکم کے سامنے جائے۔ تو مورد الطاف ہوگا۔

روائتی طور پر تمام پتھروں سے زیادہ خوش قسمت سمجھا گیا ہے۔ مذہبی کتب میں اس کا ذکر ہے۔ مادی فوائد حاصل کرنے کے لئے اور اپنی شخصیت کو موثر بنانے کے لئے اس کو پہننا چاہیئے یہ بذات خود اتنا قیمتی نہیں ہوتا لیکن مشتری کے ساتھ تعلق رکھنے کی وجہ سے مالی امداد دیتا ہے۔

سرخ رنگ کے عقیق کی تاثیر سے زہریلی چیز کا اثر نہیں ہوتا۔ دشمن پر غالب اور فتح مند رہنے کے لئے اس کا پاس رکھنا ضروری ہے۔

آتشی اور صفراوی مزاجوں کے لئے یا جن کو مریخ ناقص ہو عقیق کا پہننا مفید ہے۔ وہ ناقص تاثیرات کو دور کرتا ہے۔ نیز خفقان۔ سوداوی امراض۔ جریان خون کے لئے بھی مفید ہے۔

⑪ کالسڈونی

یہ عقیق کی ایک قسم ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ عقیق کے رنگ گوناگوں ہوتے ہیں۔ اور طبقے بھی مختلف الوان کے ہوتے ہیں لیکن کالسڈونی کا ایک ہی یکتا رنگ ہوتا ہے۔

اقسام

(۱) پیریس (PRASE) جرمنی والے سوداگر سنگ ستارہ کو پریس بولتے ہیں۔
(۲) اوکسیا (OCCIA) اس پر نقش کھیوہ ہوتا ہے۔
(۳) پلاسما (۴) رودراکھ (۵) سنگ سلیمانی (۶) ھارن سٹون۔

ماہیت اور رنگ

اس کی ماہیت عقیق جیسی ہے صرف رنگ کا فرق ہے۔ اس کا رنگ زردہ بھورا۔ دودھیا سفید۔ خاکی۔ سبزہ نیلا ہوتا ہے۔ ان کی چمک مروارید کی ہے۔ شفاف و براق ہوتا ہے۔ اس کا وجود سوراخدار ہے۔

یہ زیورات میں جڑا جاتا ہے۔ نازک قسم کے ظروف بنتے ہیں۔ ان کا رنگ عموماً بھورا ہوتا ہے یورپ میں اس کے چاقو کے دستے علم کیمیا کے اوزار۔ پیالے اور دیگر اشیاء بنتی ہیں۔
کالسڈونی اور عقیق کو رنگنے یا عقیق کی خراب دھاریوں کو عمدہ رنگ دینے کے طریقے کتب کیمیا میں موجود ہیں۔

⑫ رودراکھ

اسے انگریزی میں کارنیلین کہتے ہیں۔ یہ عقیق کی ایک قسم ہے۔ زمانہ سلف میں اسے سارد کہتے تھے۔ سارد عربی لفظ ہے جس کے معنی زرد کے ہیں۔ اس جوہر کا اصل رنگ زرد ہے۔
محمد بن منصور نے اس کی سات قسمیں لکھی ہیں۔
(۱) جن کا رنگ جگر کی طرح ہو (۲) گلابی رنگ (۳) زرد (۴) سفید (۵) سیاہ (۶) نیلگوں (۷) نیم رنگ۔
بڑے بڑے جوہری مندرجہ ذیل اقسام بتلاتے ہیں۔
(۱) مذکر۔ رودراکھ یعنی پرانے عدد۔ رنگ گہرا سرخ۔
(۲) مونث۔ رودراکھ۔ زردی مائل سرخ رنگ
(۳) سارد۔ بھورا زرد رنگ

(۴) سارد آنکس
(۵) سنگِ سلیمانی رودراکھ۔ جس پر سرخ و سبز رنگ کی دھاریاں ہوں۔
(۶) رودراکھ زبرجد۔ جس کا رنگ سفیدی مائل زرد ہو۔
رودراکھ کی ماہیت عقیق سی ہے۔ فرق یہ ہے کہ اس کا رنگ زردہ۔ بھورا۔ سفید۔ خون سا سرخ۔ موم سا زرد۔ اور سرخی مائل بھورا ہوتا ہے۔ گرمی پہنچانے سے اس کا رنگ شوخ ہو جاتا ہے۔ اگر اسے دوبار آگ دی جائے۔ تو اس کا رنگ سفید یا زردہ ہو جائے گا۔ کچھ عرصہ دھوپ میں رکھنے سے بھی اس کا رنگ شوخ ہو جاتا ہے۔
اس کی انگشتریاں۔ نگینے۔ خاتم۔ گھڑیوں کی چابیاں۔ اور خاص کر انگشتریوں کی مہریں بنتی ہیں۔ کیونکہ جب اس کی مہر کو گرم کر کے گرم لاکھ سے نکالتے ہیں تو بآسانی نکل آتی ہے اور نقش کو ضرب نہیں پہنچاتی۔ اس پتھر پر آج تک مختلف ملکوں میں عجیب و غریب نقش اور تصویریں کندہ کی گئی ہیں۔ جو نادر روزگار ہیں۔

سحری خواص

یہ جن بھوتوں کو نکال دیتا ہے۔ زمانہ وسطیٰ میں لوگوں کا خیال تھا۔ کہ اس جواہر کے پہننے سے قانونی مقدمات پر نفع حاصل ہوتی ہے۔ اگر اسے پیس کر نوش جان کیا جائے۔ تو صرع کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اور نسیر کو بند کرتا ہے۔
عرب اور ترک اب بھی لوح اور طلسم میں استعمال کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ یہ قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔ یہ پہننے والوں میں اعلیٰ صحت مندی دیتا ہے۔ طویل زندگی اور خوش بختی لاتا ہے۔ اسے ہر شخص پہن سکتا ہے۔ خواہ وہ کسی بھی ماہ میں پیدا ہوا ہو۔ سب کو مندرجہ بالا تاثیرات سے مستفید کرے گا۔

⑬ سنگِ سلیمانی

مشہور جواہر ہے۔ از قسم عقیق ہے۔ چونکہ اس جواہر کی شکل انسان کے ناخن سے بہت ملتی ہے۔ اس لئے یونانی زبان میں آنکس کہتے ہیں۔ جس کے معنی ناخون کے ہیں۔

کتب مقدسہ میں اسے شوہام لکھا ہے بعض نے اِسے کازمبکل لکھا ہے۔

اقسام

عرب کے سنگ سلیمانی کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ سنگ سلیمانی دو طرح کا ہوتا ہے ایک عام، دوسرا مشرقی۔ مشرقی سنگ سلیمانی بڑا قیمتی ہوتا ہے۔ سنگ سلیمانی کی ایک اور قسم ہے۔ جسے سارڈ آنکس کہتے ہیں۔ یہ رودراکھ اور سنگ سلیمانی کا مرکب ہے۔ اس میں طبقے بھی انہی کے دکھائی دیتے ہیں۔ اس کا رنگ سرخی مائل بھورا۔ یا زیتونی ہوتا ہے۔ اس کے طبقے سفید یا بھورے رنگ کے ہوتے ہیں۔ جن سے یہ نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ سنگ سلیمانی کی ایک قسم نیکولو (NICOLO) ہے۔ اس کے گہرے بھورے رنگ کی زمین پر نیلگوں پرتے ہوتے ہیں۔

ماہیت

اس کے خواص و ماہیت بھی عقیق سی ہے۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ اس کا رنگ سیاہی مائل یا بھورے رنگ مائل ہوتا ہے۔ اور اس پر سفید یا سبز یا بھورے اور سیاہ رنگ کے طبقات ہوتے ہیں۔ اس کو مصنوعی رنگ بآسانی دیئے جا سکتے ہیں۔ اس پر نقش و نگار اور کتبے بھی کندہ کئے جاتے ہیں۔

خواص سحری

زمانہ قدیم میں یہ جواہر باعث نزاع و فساد اور صرع کا علاج سمجھا جاتا تھا۔ لوگوں کا خیال تھا کہ اس کے اندر ایک جن مقید ہوتا ہے۔ جو رات کے وقت بیدار ہو کر پہننے والے کو مضطرب کرتا ہے۔

⑭ سنگِ یشم

اسے انگریزی میں (JASPER) کہتے ہیں بعض سنگ یشب بھی لکھتے ہیں مشہور پرانا جواہر ہے کئی حکماء اسے بھی عقیق کی ایک قسم ظاہر کرتے ہیں۔

پلائینی لکھتا ہے۔ کہ اس کا رنگ زمرد جیسا سبز ہے۔ اس نے اس کی دس قسمیں لکھی ہیں۔

تیسری قسم کا رنگ ہوائی ہے۔ اس کو ایری روسا (AERIRUSA) کہتے ہیں۔ اس کا رنگ ڈھنگ موسم خزاں کی مشابہ ہے۔ اور دسویں قسم بلور کی مانند ہے۔ سب اقسام سے ارغوانی رنگ قسم اعلےٰ ہے۔ اور اس سے اتر کر گلابی رنگ۔ مشرقی اقوام میں بطور بازو بند استعمال ہوتا تھا۔ انجیل میں اسے یورشلم نو سے تشبیہہ دی ہے۔ غوطہ زن لوگ سفید یشم پر تعویذ کندہ کرا اپنے پاس رکھتے تھے۔

اقسام

کتب فارسی میں مندرجہ ذیل لکھی ہیں۔

(۱) جادنی۔ سخت اور آئینہ سا شفاف۔

(۲) سفیدی مائل سبز یا انگوری۔

(۳) زردی مائل سبز۔

(۴) کافوری یعنی سفید رنگ۔

کتب انگریزی میں اس کے ذیل کے اوصاف ہیں۔

(۱) مصری سنگ یشم۔ کردی شکل۔ رنگ گہرا سرخ۔ زرد نیلگوں بھورے رنگ نگوں کے مختلف الالوان طبقے ہوتے ہیں۔

(۲) دھاری دار سنگ یشم۔ رنگ بھورا۔ نیلا زرد۔ یہ عموماً یک رنگ ہوتا ہے۔ اس پر سبز۔ سرخ۔ بھورے یا خاکی رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔

(۳) چینی سنگ یشم۔ یہ ایک قسم کی سلیٹ ہے۔

(۴) سنگ یشم۔ مختلف الالوان۔ اس میں بہت شگاف اور رگیں ہوتی ہیں۔

(۵) عام سنگ یشم۔ یہ سرخ و بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔

(۶) عقیقی سنگ یشم۔ زردی یا سرخی مائل سفید رنگ۔ تاریک۔

ماہیت

رنگ سبز۔ زرد۔ سرخ۔ بھورا یا سیاہ۔ اور انہی رنگوں سے دھاریاں اور طبقے بنے ہوئے ہوتے

ہیں۔ باقی ماہیت عقیق سی ہے۔
اس کے بھی ظروف بنتے ہیں۔ جڑت اور گلکاری ہوتی ہے۔

افعالِ طبّی

کتب فارسی میں لکھا ہے۔ کہ سنگ یشم کی خوراک طاقت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔ دل کو طاقت دیتا ہے۔ اندرونی زخموں اور پیچش اور سوزش پیشاب میں اس کا پلانا فائدہ مند ہے۔ شراب سفید کے ساتھ سنگِ مثانہ کو نافع ہے۔ خوراک ایک دانگ یا ۱۶ جو ہے۔

خواص سحری

گردن میں لٹکائیں تو خناق کو فائدہ دیتا ہے اور درد گلو دور ہو جاتا ہے۔ خوف دُور ہو جاتا ہے جنون اور امراض دم کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ بعض لوگوں کو ایک قسم کا جنون ہو جاتا ہے۔ جس سے اُسے وہم ہو جاتا ہے کہ لوگ مجھے مار رہے ہیں اور اس طرح یہ بھی لوگوں کو پیٹنے لگتا ہے۔ اس کے استعمال سے یہ مرض جاتا رہتا ہے۔ اس کے پہننے سے تشنج اور سینہ سے خون کا بہنا بند ہو جاتا ہے۔ گلے میں پہننے سے کھانسی کے وقت خون آنا بند ہو جاتا ہے اگر اسے عورت کے زانو میں باندھیں تو دردزہ سے خلاصی پائے گی۔
جس وقت ماہتاب برج آتشی میں ہو۔ اگر اس وقت اس پر انسان کا نقش کھود کر زیب تن کریں تو تمام جسم کے درد دور ہوں گے۔ اس عدد کا وزن ۴/۲ ماشہ ہونا چاہیئے۔ اور یہ یوست درجہ دوم کی ہو۔
خفقان والا دل پر لٹکائے تو گھبراہٹ اور خفقانی کیفیت دور کرتا ہے معدہ پر اس کی تعلیق درد معدہ اور ضعف کے لئے مفید ہے۔ قرب ولادت عورت کی ران پر باندھنا سرعت ولادت کا باعث ہے۔ دست چپ میں اس کی انگشتری پہننا چشم بد۔ سحر۔ غرق اور حرق میں مفید ہے۔

⑮ دودھیا یا اوپل

قیمتی اور پرانا جواہر ہے نکل صاحب لکھتے ہیں کہ اس جواہر کی آب و تاب کارنیلین کی مانند ہے۔ اس کا عمدہ نمونہ عنفرانی رنگ امتھسٹ کے مشابہ ہے۔ اور زمرد رنگ زمرد سے ملتا ہے۔ اکثر نے تسلیم کیا ہے کہ خوش رنگت کے لحاظ سے تمام جواہرات پر سبقت رکھتا ہے۔

اقسام

(۱) سیاہ اوپل یہ سب سے قیمتی ہے (۲) اعلےٰ قسم کا اوپل (۳) آتشی اوپل اس

کے اندر جگمگاتی سرخ رنگ کی دھکیں نکلتی ہیں (۴) عام اوپل یا سیمی اوپل۔ اس میں عمدہ دودھی رنگ ہوتا ہے شیشہ سے چھیلا جا سکتا ہے (۵) ھائیڈروفین تاریک خوش رنگ (۶) اپیچولانگ یہ کا اسٹرونی کے مشابہ ہے (۷) ھایالائیٹ۔ بلورین۔ چمک۔ شفاف (۸) مینی لائیٹ۔ رنگ بھورا۔ (۹) وڈاوپل یعنی چوبی اوپل۔ رنگ خاکی۔ بھورا یا سیاہ (۱۰) اوپل جیسپر یہ سنگ یشم کے مشابہ ہے (۱۱) سبلیسشس سنٹر۔ یہ آتش نشاں وسہشہ ہائے گرم کے قریب ملتا ہے (۱۲) ہائیلو شسکلے۔ معدنی اوپل۔

ماہیت

چمک۔ بلورین۔ سہ واریدی۔ روشنی۔ رنگ سفید۔ زرد۔ بھورا۔ سبز۔ خاکی ہے۔ اس میں اندرونی دھریں ہوتی ہیں جن میں ہوا بھری رہتی ہے۔ دھونکنی سے نہیں پگھلتا۔ اگر تیز گرمی پہنچائی جائے۔ تو پانی دور ہو جانے کے باعث تاریک ہو جاتا ہے۔ جن اقسام میں لوہے کا عنصر شامل ہوتا ہے۔ وہ گرمی سے سرخ ہو جاتے ہیں اوپل جو کثرت استعمال سے خراب ہو جاتا ہے۔ اگر پانی یا روغن میں کچھ عرصہ تک رکھا جائے۔ تو پھر ویسا ہی ہو جاتا ہے۔
ہنگری کا اوپل دودھیا رنگ کا ہوتا ہے۔ کثرت استعمال سے خراب نہیں ہوتا۔ آئرلینڈ کا عمدہ نہیں ہوتا بجز آسٹریلیا کا اوپل خوش رنگ ہوتا ہے اور عمدہ میکسیکو کا اوپل خوشنما ہوتا ہے لیکن ایسا سود اخدار ہے کہ نم دیں تو بے رنگ ہو جاتا ہے۔ کثرت استعمال سے اس کا رنگ اُڑ جاتا ہے۔

سحری خواص

یہ ایک خوبصورت پتھر ہے۔ جو ناحق غلط شہرت پا گیا ہے کہ بدقسمتی لاتا ہے حقیقتاً ایسا نہیں ہے روحانی علوم کے نقطہ نظر سے یہ جاذب اور اثرات کو قبول کرنے والا ہے۔ اگر اسے پہن لیا جائے۔ تو یوں محسوس ہوگا۔ کہ جیسے وہ خود تمہاری قوتِ حیات کو چوس رہا ہے۔ یہ جس طرح دمکتا ہے۔ اس طرح چند ہیرے ہی دمک سکتے ہیں۔ نیلا اوپل نئی روشنی والا محبت اور خوشی لاتا ہے۔ سُرخ اور گلابی رنگوں والے قوت صحت جرأت اور زندہ دلی کی صفات بیتے ہیں۔ سیاہ اوپل البتہ مشکوک گنا گیا ہے۔ ان میں سے چند ایک کو تو بخوشی پہنا جا سکتا ہے لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ اس بات سے ہوشیار ہو۔ کہ اوپل کہاں سے خریدا جا رہا ہے۔ اسے سیکنڈ ہینڈ کبھی نہ لو کیونکہ اس کے اندر حامل کی قوت جذب ہوتی ہے۔ اگر خریدنا ہو۔ تو اس کے اصلی مالک کا پتہ چلاؤ۔ ایسا نہ ہو۔ کہ غلط آدمی کا پرانا ہوا خرید لو۔ بس یہی بدقسمتی کی وجہ ہوتی ہے۔ یہ ایسا پتھر ہے۔ جو عورش قسمتی و بدقسمتی کا باعث بن سکتا ہے۔ اس میں یکساں طور پر دونو اثرات موجود ہو جاتے ہیں۔ بد اثرات کی وجہ سے اس کے پہننے سے فوراً مصیبتیاں اور ادائیاں لاتا ہے۔

جو لوگ محبت کے دور سے گزر رہے ہوں۔ ان کو خوش قسمتی دیتا ہے۔ (خصوصاً جو صرف اکتوبر میں پیدا ہوئے ہوں)

⑯ سنگِ ستارہ

اسے انگریزی میں کرائسوپریس (CHRYSOPRASE) اور ہندی میں سونا نگی کہتے ہیں۔ بعض اسے عقیق کی قسم کہتے ہیں بعض بھیکھم کی قسم بتاتے ہیں۔ خوش رنگ ہے۔ چونکہ سنہری رنگ کے باعث نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔

ماہیت

اس کی ماہیت عقیق سی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس کا رنگ سبز۔ نیلا یا سرخ ہوتا ہے۔ ساتھ ساتھ سنہری رنگ کے داغ ہوتے ہیں۔ اس کی خاص علامت ہے۔ کہ کثرت استعمال سے اس کا رنگ خراب ہو جاتا ہے۔ یا زردی مائل ہو جاتا ہے۔ گرمی اور دھوپ سے بھی اس کا رنگ اڑ جاتا ہے۔

اس کے صندوقچہ۔ چھڑیوں کے مہرے اور دیگر آرائشیاء بنتی ہیں۔ نقش بھی کئے جاتے ہیں

⑰ امیتھسٹ

یہ ایک عمدہ ارغوانی رنگ جواہر ہے۔ اقسم عقیق ہے۔ اسے ارغوانی رنگ کا بھیکھم بھی کہتے ہیں۔ ایک مشرقی امیتھسٹ ہے۔ جو نیلم کی ایک قسم ہے۔ یہ نافرمانی رنگ کا جواہر بہت قیمتی ہوتا ہے۔ اور درجہ دوم کے جواہرات سے مختلف۔ ہوتا ہے۔ بعض اسے سنگ مردہ بھی کہتے ہیں

ماہیت

یہ ماہیت میں عقیق سے ملتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ اس کا رنگ ارغوانی۔ نافرمانی یا نیلا ہوتا ہے۔ یہ رنگ میگنیشیا کے مرکب ہونے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اکثر بے رنگ بھی ہوتے ہیں۔ گرمی پہنچانے سے سفید یا دودھیا رنگ کا ہو جاتا ہے۔ ناگدا فتنی ہے۔ زمانہ قدیم میں زیورات میں استعمال ہوتا تھا۔ ارغوانی رنگ سب سے عمدہ گنا گیا ہے۔ سونے میں اس کی جڑت بہت ہوتی ہے۔ اس پر نقش کا کام بھی ہوتا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں زرد رنگ کے عدسے پسند کئے جاتے ہیں۔

خواص سحری

اس کے متعلق عجیب وغریب خواص بیان کئے جاتے ہیں۔ لوگوں کا خیال تھا۔ کہ جو موکل اس جواہر سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ دیگر ارواح کی نسبت کم رتبہ ہیں۔ اور اس کے پہننے سے انسان ان سے رابطہ اتحاد پیدا کرتا ہے۔ یہ جواہر عارضی پیاس کو دور کرتا ہے۔ حس ذائقہ کو بڑھاتا ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس میں نشہ دور کرنے کی طاقت ہے اور اس کے نام کی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے۔ کیونکہ زمانہ قدیم میں میخور اسے اپنی گردن میں لٹکاتے تھے کہ زیادہ سرشار نہ ہو شراب کا لفظ اس کے نام سے نکلتا ہے۔ ارغوانی یا بنفشئی رنگ کا یہ جواہر بہترین قسم رکھتا ہے۔ برج حمل والوں کے لئے خوش بختی لاتا ہے۔ دوسروں سے ہمدردیاں دیتا ہے اور وہ لوگ جو شراب کی بدعادت چھوڑنا چاہیں۔ ان کو پہننا چاہیئے۔

اگر آپ دھاتوں کے کاروبار میں کامیابی اور دولت کے خواہاں ہیں تو اس جواہر کو پہنئے یا وہ لوگ جو اپنے آپ کو مؤثر ہستی بنانا چاہیں۔ تو اسے پہنیں۔ یہ مشتری سے تعلق رکھتا ہے۔ حالانکہ اتنا قیمتی پتھر نہیں۔

⑱ حجرالدم

اسے انگریزی میں بلڈ سٹون کہتے ہیں۔ اقسم عقیق ہے۔ بعض اسے بھیکھم اور بعض سنگ یشم کی قسم بیان کرتے ہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اگر اسے پانی میں بھگویئں۔ تو آفتاب کی صورت جو پانی میں سے معکوس ہوتی ہے اس کے بین سے خون سے سرخ دکھائی دیتی ہے۔ پلانٹینی لکھتا ہے کہ اس میں گہرے بغور بھی دیکھا جا سکتا ہے بعض متقدمین عیسائی لکھتے ہیں کہ عیسیٰ کو صلیب دینے کے وقت صلیب کے نیچے ایک سنگ یشم پڑا ہوا تھا اس پر عیسیٰ کے خون کے قطرات پڑے۔ جن سے وہ ایک خاص قسم کا پتھر ہو گیا اور اسی باعث اسے بلڈ سٹون یعنی خون کا پتھر کہتے ہیں۔

ماہیت

ماہیت میں عقیق سے ملتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ اس کی معدنی شکل گروہ کی طرح ہوتی ہے۔ اس کا شگاف نامکمل ہوتا ہے۔ سختی ۶ درجہ کی ہے۔ چمک خراب دھاتی ہے۔ اس کا رنگ فولادی بھورے سے خون سا سرخ ہوتا ہے بعض اس کا سفید۔ دودھیا۔ سبز رنگ بتاتے ہیں۔ یہ تاریک ہے۔ ناگدا فتنی ہے۔ اگر سوہاگہ کے ساتھ تیز آنچ دی جائے۔ تو جس حصہ پر آگ کے شعلے لگتے ہیں۔ وہ سیاہی مائل ہو جاتا ہے اور سرخ کرنے سے زردی مائل بن جاتا ہے۔ اس کے مرکز میں سبز رنگ دکھائی دیتا ہے۔

یہ جواہرات میں کم جڑا جاتا ہے۔ انگشتریوں میں بہت استعمال ہوتا ہے۔

خواص سحری

حجرالدم اپنی اغراض کے لئے مستعمل ہے۔ جن کے لئے عقیق کام آتا ہے۔ زمانہ متوسط میں لوگوں کا خیال تھا کہ اگر اس کو گلے میں پہنیں۔ تو معدہ کو تقویت ہوتی ہے۔

یہ پہننے والوں میں ہمت، دلیری پیدا کرتا ہے۔ فوجیوں کے لئے خوش بختی لاتا ہے۔ اس میں بہتے خون کو روکنے کی قوت ہوتی ہے۔ ان تمام عورتوں اور مردوں کے لئے بہتر ہے۔ جو امراض اور حادثات سے محفوظ رہنا چاہیں۔ ان کو اس پر موافق اسم یا نقش کندہ کرا کر پہننا چاہیئے۔

یہ محبت میں کامیابی اور جرأت لاتا ہے۔ مقابلہ جیتنے والوں سپورٹسمین اور فوجیوں کے لئے مفید ہے۔ شکست اور ماندگی نہیں ہونے دیتا۔

(۱۹) بھیکھم

اسے انگریزی میں کوارٹز یا راک کرسٹل کہتے ہیں عقیق کی قسم ہے۔ اہل روما گھروں میں جام شراب اور دیگر ظروف پر جڑواتے تھے۔ ان لوگوں کو یقین تھا۔ یہ منجمد برف ہے۔ اس لئے زیادہ گرمی نہ پہنچاتے۔

ماہیت

اس کی خاصیت عقیق سی ہے۔ فرق یہ ہے کہ اس کا رنگ سفید بھورے رنگ سفیدی مائل۔ زردی مائل سفید۔ زردی مائل بھورا ہوتا ہے۔ اس کی طاقت انعکاس دوچند ہے۔ عمدہ شفاف ہے۔ ملنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ دھونکنی کے آگے بعض کا رنگ دور ہو جاتا ہے جس طرح گھاس کا پتہ پارہ برف میں بند ہو جوں جوں اس کو پھیرو یہ عجیب طرح کی صورتیں دکھلاتا ہے۔ ایک دفعہ ایک نگ دیکھا گیا جس میں ہزار ہا سبز رنگ کے پتے رکھائی دیتے تھے اور رگڑنے سے جلے ہوئے روغن کی بو آتی تھی۔

سحری خواص

یہ قمر سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ کوئی خوش قسمت پتھر نہیں ہے تاہم دماغ میں وجدانی قوت پیدا کرتا ہے۔ خاندانی اجتماعات اور قیمتی معلومات کے حصول میں کامیابی اور عزت دیتا ہے۔

(۲۰) سنگ موچہ

مندی میں اسے گنج کہتے ہیں۔ یہ بھیکھم کی ایک قسم ہے بعض عقیق کی قسم بیان کرتے ہیں۔ چونکہ موچہ

واقعہ عرب میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اس لئے اس کا نام بھی سنگ موچہ پڑا۔

(۲۱) ترمری

اسے سنسکرت میں گندھرب اور انگریزی میں ٹورمی لائن کہتے ہیں۔ عمدہ جواہر ہے۔

رنگ و اقسام

مختلف رنگ اور مقام پیدائش کی وجہ سے مختلف نام ہیں۔

(۱) سائبیریا کا ترمری۔ رنگ نہایت سرخ۔ قرمزی۔ ارغوانی۔ گلابی اور نیلا۔

(۲) سبز ترمری۔ یہ گہرے زیتونی و سبز رنگ کا ہوتا ہے۔

(۳) زردی مائل سبز رنگ ترمری۔ جسے سراندیپ کا کیٹ بھی کہتے ہیں۔ زبرجد کے مشابہ ہے۔

(۴) بھورے رنگ کا ترمری۔ یہ زیورات میں نہیں جڑا جاتا۔

ماہیت

چمک بلوریں۔ رنگ خاکستری۔ زرد۔ سبز ہے۔ طاقت انعکاس دوچند۔ اس میں ملنے سے طاقت انعکاس کی روشنی اس قدر ہے کہ اس کے ٹکڑے خوردبینی میں جڑے جاتے ہیں۔ ملنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک گوشہ میں مختلف طرح کی ہوتی ہے۔

سبز فیلے برازیل سے۔ سیاہ بوہیریا سے۔ سفید جزیرہ البا سے آتے ہیں۔ یہ بہ نسبت زیورات کے بصیرتی مثلاً دوربین میں زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔

(۲۲) کہربا

اسے انگریزی میں امبر کہتے ہیں۔ از قسم معدنیات گنا جاتا ہے۔ اس کے مرکبات کیمیائی و دیگر خارجی حالات سے پایا جاتا ہے کہ اس کا اصل مادہ نباتات اور رال ہیں۔ اس کی پیدائش کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ چودھویں صدی میں چاقو۔ کانٹے اور دیگر اشیاء میں اسے استعمال کیا گیا۔

ماہیت

شفاف۔ براق۔ چمک بلوریں ہے۔ رنگ زرد۔ سفید۔ بھورا۔ سبز۔ زرقون۔ سرخ۔ سیاہ اور

نارنجی ہوتا ہے۔ رگڑنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ اور ایک خاص بو آتی ہے۔ طاقتِ برقی یعنی کہربائی پہلے پہل اسی جواہر سے معلوم ہوئی تھی۔ چنانچہ الیکٹرن یونانی لفظ ہے جس کے معنی کہربائی کے ہیں۔ اس سے انگریزی لفظ الیکٹرسٹی بنا۔

اگر اسے گرمی پہنچائیں۔ تو یہ پگھل جاتا ہے اور بہت پھولتا ہے۔ اس میں سے سکنگ ایسڈ۔ پانی۔ روغن اور ایک جلن ہار گیس نکلتی ہے۔ زیادہ گرمی پہنچانے سے بے رنگ روغن نکلتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ آنچ دینے سے ایک موم سی زرد شے نکلتی ہے۔

اس کی انگشتریاں، حقہ کی منہ کی نال اور دیگر اشیاء مثلاً مالا۔ دوربین کے شیشہ وغیرہ بنتے ہیں۔ اس کے رگڑنے سے اتنی طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ کہ رگڑنے والے کے اعصاب بازو دکانی پر رعشہ پڑ جاتا ہے۔

یہ نقلی بہت بنتا ہے۔ پہچان یہ ہے کہ نقلی کو گرمی پہنچائیں۔ تو پگھل جاتا ہے اور اس سے قطرے گرتے ہیں۔ حالانکہ اصلی کہربا جلنے سے چھینٹے اور چنگاریاں مارتا ہوا اور بہتا نا ہوا جلتا ہے۔

طبی و سحری خواص

پٹھان اسے مقوی سمجھ کر دواؤں میں استعمال کرتے ہیں۔ اس سے ناسور ورم وغیرہ امراض کو شفا ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کے گلے میں باندھنے سے جادو۔ سحر اور زہر وغیرہ کا اثر نہیں ہوتا۔

یہ بطور نکلس کے بہتر کام دیتا ہے۔ زرد ہو تو بہتر ہوتا ہے۔ اسد والوں کو مفید دیتا ہے۔ اور وہ عورتیں جن کو بچوں کی تکالیف ہوں یا بچے کی خواہش ہو۔ یا بچے پیدا ہو ہو کر مر جاتے ہوں۔ ان کو پلنے نکلس میں کہربا لگوانا چاہیئے۔

(۲۳) حجر القمر

اس کو انگریزی میں مون سٹون کہتے ہیں۔ اس کے متعلق مختلف روایات ہیں۔ لیکن یہ سب کہتے ہیں کہ اس میں چاند کے چہرہ دکھائی دیتا ہے۔ ایک حکیم کی رائے ہے کہ حجر القمر میں چاند کی ایسی تصویر ہے۔ جو چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کے مطابق گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔ یونانی زبان میں اسے اپروسلین کہتے ہیں جس کے معنی درخشانی مہتاب ہیں۔ اہل رومانے لونریہ کہتے ہیں۔

اقسام

(۱) مونث۔ بیضوی شکل۔ سفید رنگ (۲) مذکر۔ بیرونی رنگ سرخی مائل۔ (۳) عمدہ رنگ دار۔ (۴) لایونین۔ ان سب میں عمدہ وہ قسم ہے جو آشیانہ عقاب میں پایا جاتا ہے اور اسی لئے اسے سنگِ عقاب کہتے ہیں۔

حجر القمر کی ایک اور قسم فشر آئی (چشم گربہ) ہے۔

ماہیت

اس کا رنگ نیلا یا سفید ہوتا ہے۔ اس کی شکل منجمد پانی کی طرح ہے۔ اس کی چمک عمدہ چاندی جیسی ہے۔

سحری خواص

اس کے اثر سے درخت ثمر آور اور کوڑھی شفا یافتہ ہو جاتے ہیں۔ یہ رات کے وقت بہت تابندہ ہوتا ہے۔ یہ کسی اور سے نور اقتباس نہیں کرتا۔ بلکہ از خود منور ہے۔ حکمائے یونان لکھتے ہیں کہ یہ چاندی کو جذب کرتا ہے۔ مزاج اس کا سرد خشک ہے۔ ایک مسور کے برابر باریک پیس کر ناس لینا صرع کے لئے مجرب ہے۔ جنون، خفقان، زوف الدم کو مفید ہے اور کمر میں مثلث کر لٹکانا باعثِ قبول و عزت ہے اور خوف و ڈر کا نافع ہے۔ اگر خرما کے درخت پر باندھیں۔ تو پھل زیادہ پیدا ہوتے ہیں اور محفوظ رہتے ہیں۔ یہ قمر سے متعلق ہے۔ اس لئے دماغ میں وجدانی قوت پیدا کرتا ہے۔ وہ لوگ جن کے ذہنی وجدانی ہوں۔ ان کو پہننا بھی اس قوت میں اضافہ کرتا ہے۔

(۲۴) حجر الشمس

ان کو سن سٹون یا اڈولیریا کہتے ہیں۔ یہ بے رنگ ہے اور اس کے گرد آفتاب کی طرح روشنی کا ایک حلقہ ہے۔ اس تعریف میں اڈولیریا فیلسپار بھی آتا ہے لیکن زیادتی صلابت کے باعث فیلسپار مختلف ہوتا ہے۔ البتہ اسے جیسا کہ کی قسم قرار دیں تو بجا ہوگا۔

حکیم آرفیس اس کی دو نوع بتاتا ہے۔ اس کے دونو اقسام میں درخشاں بالوں کی طرح مستقیم شعاعیں تاباں ہیں۔ لیکن دونو کے رنگ علیحدہ علیحدہ ہیں۔ بلحاظ رنگ ایک بلور دوسرا کارکینک سے ملتا جلتا ہے۔

حجر القمر اور حجر الشمس میں فرق یہ ہے۔ کہ حجر القمر کا رنگ ہلکا نیلا سا سفید اور حجر الشمس کا شوخ بھورا زردی لئے ہوئے ہوتا ہے۔ اس کی زمین کا رنگ زردی مائل نیلا بھی ہے۔

سحری خواص

فونس لکھتا ہے کہ اس میں دو جن ڈالے ہوئے ہیں۔ جن کے یمن سے پہننے والے کو عزت و رفعت حاصل ہوتی ہے۔

(۲۵) سنگِ سیم

اسے انگریزی میں جیڈ (JADE) کہتے ہیں۔ نفرائیٹ بھی کہتے ہیں۔ نفرائیٹ یونانی لفظ ہے، جس کے معنی گردہ کے ہیں۔ چین میں سفید رنگ کا ہوتا ہے جسے یو کہتے ہیں۔ ایک کم قدر پتھر ہے۔ جسے انگریزی میں سوپ سٹون کہتے ہیں۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک عام سنگِ سیم۔ دوسرا سوسوریائٹ جس کا رنگ سبزی لئے ہوئے سفید ہوتا ہے۔

اس کی چمک بلوریں یا مروارید ی ہے۔ یہ بڑا کڑا اور مضبوط جواہر ہے۔ اس میں رنگ سفید۔ ملائی سا سفید۔ دودھیا سبز نیلا ہوتے ہیں۔ ناگدا فتنی ہے۔ دھونکنی کے آگے سفید ہو جاتا ہے۔ اس کے برتن اور دستے بنتے ہیں۔

سحری خواص

یہ تمام امراض گردہ کو شفا دیتا ہے۔

(۲۶) پریڈٹ

یہ قدیمی جواہر ہے۔ کسی وقت الماس سے زیادہ قیمت پاتا تھا۔ صدیوں تک جواہرات کی زینت رہا۔ جس قدر اس کا رنگ شوخ ہو۔ اسی قدر زیادہ قیمت پڑتی ہے۔ اس کا دوسرا نام چراسولٹ بھی ہے۔ چراسو بیرل نہیں۔

اس کی چمک بلوریں ہے۔ رنگ زردی مائل سبز۔ زیتونی سبز ہے۔ شفاف براق ہے۔ طاقت انعکاس دو چند ہے۔ رگڑنے سے قوت برقی پیدا ہوتی ہے۔ اگر اسے تیزاب گندھک میں ڈالیں۔ تو لعاب سا ہو جاتا ہے۔

سحری خواص

چونکہ یہ جواہرات بہت نرم ہوتا ہے۔ اس لئے حفاظت سے پہننا چاہیئے۔ ورنہ اس کی جلا دور ہو جائے گی۔

(۲۷) اولے وائین

کرائسوبیٹ میں تو تمام شفاف زردی مائل رنگ کے عدد شامل ہیں لیکن اولے وائن جو زیتونی سبز

رنگ کے باعث اس نام سے مشہور ہے۔ کم رنگ اور کم صفائی کا ہوتا ہے۔ اور زیادہ تاریک ہوتا ہے۔

(۲۸) میلی کائیٹ

زمانہ سلف میں اس کی مہریں بنتی تھیں۔ اس کی چمک الماسی۔ ہے۔ بلوریں ہے۔ رنگ ہلکا سبز اور زردی مائل ہوتا ہے۔ پلائنی کی تصنیف میں اس کا رنگ زمردی سبز ہے۔

جب اسے شیشہ کی نلی میں گرمی پہنچائی جائے۔ تو پانی دور ہو کر رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ سوہاگہ کے ساتھ آنچ دینے سے پگھل کر گہرے سبز رنگ کا گولا سا بن جاتا ہے۔ اور تانبہ کا سا منکا معلوم ہوتا ہے۔

یہ جواہرات میں جڑا جاتا ہے۔ اس پر نقش کا کام بھی ہوتا ہے۔ ظروف میں بھی جڑتے ہیں۔

خواص سحری

پرانے زمانے میں لڑکوں کے گلے میں پہنایا جاتا تھا۔ کیونکہ لوگوں کا خیال تھا کہ اس کے پہننے سے سب بلائیں رد ہوتی ہیں۔ ہندوستان کے لوگ اس جواہر سے کم واقف ہیں۔

(۲۹) سنگِ سیماق

اسے انگریزی میں پورفری (PROPHYRY) کہتے ہیں۔ ہندی میں اسے پنڈ کہتے ہیں۔ یہ عمدہ سبز رنگ کا جواہر ہے۔ سبز سرخی مائل یا زردی مائل سرخ ہوتا ہے۔ اور اس پر زردی مائل سبز یا سفید یا سرخ داغ ہوتے ہیں۔ رنگ ڈھنگ کے لحاظ سے اس کو نیلسپار سنگ۔ سیماق اور کوٹنہ سنگ سیماق وغیرہ کے ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔

(۳۰) لبیری ڈور

غرب الہند کی وحشی اقوام زیورات اور مکانوں میں اسے استعمال کرتے تھے۔ اس کی چمک بلوریں یا مروارید ی ہے۔ اس کا رنگ بھورا یا سبز ہوتا ہے۔ اور رنگوں کے پتھر بھی ہوتے ہیں۔ لیکن سبز اور نیلے زیادہ ہوتے ہیں۔

(۳۱) رودچک

یہ جواہر زرد۔ سبز۔ سرخ اور گندم رنگ کے ہوتے ہیں۔ خطہ کشمیر میں پایا جاتا ہے۔

(۳۲) اوت پل

یہ نیلے رنگ کا کنول سا ہوتا ہے۔ خوشنما۔ شفاف اور کھرا ہوتا ہے۔

(۳۳) گندہ شیشہ

یہ سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ اس پر سفید رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ یہ سفید رنگ بھی ہوتا ہے۔

(۳۴) سیس

اس کا رنگ چوہے کی طرح ہوتا ہے۔ اس لئے سنگ موش کہتے ہیں۔ اس پتھر کے تلوار کے قبضے اور ظروف بنتے ہیں۔

(۳۵) نیلا رنگ

یہ گہرے نیلے رنگ کا ہوتا ہے جس میں سرخی کی ملاوٹ بھی ہوتی ہے۔ انگریزی میں اسے وائلٹ روبی یعنی ارغوانی یاقوت بھی کہتے ہیں۔

باب چہارم

قسم سوم کے جواہرات

کتب عربی میں مذکور پتھر

① لاجورد

انگریزی میں اسے (LAPIS LAZULI) کہتے ہیں۔ اسی پتھر سے نقش و نگار کے لئے لاجوردی رنگ نکالا جاتا ہے۔ پلائنی نے اس کو نیلم کہا ہے۔ کیونکہ اس کی رنگت کو صاف نیلے آسمان سے تشبیہہ دیتا ہے۔

ماہیت

چمک بلوریں۔ صلابت ۵ر۵۔ رنگ زردی مائل آسمانی سے گہرا نیلا بعض میں سبز رنگ کی ملاوٹ بھی ہوتی ہے۔ اس پر سفید اور سنہری رنگ کے داغ ہوتے ہیں۔ یہ دھونکنی کے آگے بڑی دقت سے پگھل کر بے رنگ شیشہ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اگر شورہ کے ساتھ گرمی پہنچائیں تو عمدہ سبز رنگ نکل آتا ہے۔ بعض ایسے پتھر گرمی سے ان کا رنگ دور ہو جاتا ہے۔ اور سرد کرنے سے پھر ویسا ہی ہو جاتا ہے۔

اس کے ظروف۔ پیالے۔ ڈبیہ۔ انگشتریاں۔ بالی۔ شمعدان۔ دستے۔ اور بہت سی اشیاء بنتی ہیں۔

افعال طبی

مزاج گرم خشک ہے یہ خلطوں کو کدورت سے صاف کرتا ہے۔ سودا اور حوالی میں ملی ہوئی غلیظ خلطوں کا مصلح ہے خصوصاً امراض سوداوی کا دافع اور حوالی قلب کے سودا کو دور کرتا ہے مقوی قلب ہے۔ کچھ قوت قابض بھی رکھتا ہے۔ نفوخ اس کا نکسیر کو بند کرتا ہے۔ سرمہ آشوب چشم اور آنسو بہنے کو مفید ہے۔ پاکل کے گونے کا مانع ہے۔ شریٰ اور درد گردہ کو مفید۔ مدر بول و حیض۔ فزر حبہ اس کا روغن زیتون کے ساتھ حمل کا محافظ اس کے چھڑکنے سے زخم صاف و خشک ہو جاتا ہے۔ جذام خارش تر و خشک کو مفید ہے مسوں کا دافع برص کو نافع خصوصاً سرکہ کے ساتھ۔

سحری خواص

اس کو بچوں کے گلے میں لٹکانے سے ان کا خوف جاتا رہتا ہے۔ اس کی انگشتری پہننے سے دل کو سکون حاصل ہوتا ہے۔

② بلّور

اسے انگریزی میں کرسٹل (CRYSTAL) کہتے ہیں۔ اس کے پیالے۔ دُوربین۔ چھاڑ فانوس اور دیگر اشیاء بنتی ہیں۔ زمانہ سلف کے لوگوں کو وہم تھا کہ یہ منجمد پانی ہے۔ اس لئے انگریزی میں اسے کرسٹل کہتے ہیں جس کا مصدر ایک لفظ ہے جس کے معنی برف کے ہیں۔

رنگ۔ عموماً سفید ہوتا ہے۔ شفاف۔ وغیر شفاف۔ دونوں قسم کے ہوتے ہیں۔ طاقت انعکاس دو چند۔ گھسنے سے طاقت بتی پیدا ہوتی ہے۔ بجز تیزاب ہائیڈروفلورک اور کوئی تیزاب اس پر اثر نہیں کرتا۔ یہ دھونکنی کے آگے بھی نہیں گلتا۔ اگر ایک ٹکڑا بلور کو دوسرے سے گھسیں۔ تو خواص فاسفورس پیدا ہوں گے اور اس میں سے کسی سڑی ہوئی شے کی بو آئے گی۔

سحری خواص

زمانہ قدیم میں لوگوں کا خیال تھا کہ اسے پہننے سے بدخوابی نہیں ہوتی۔ اسے نظر کے سامنے رکھنے سے امراض چشم کو فائدہ پہنچتا ہے جس عورت کا دودھ سوکھ گیا ہو۔ اگر اس کے پستان پر ملیں۔ تو بہت دودھ پیدا ہو جاتا ہے۔ بکری کے دودھ میں بھگونے سے یہ مصفّٰے ہو جاتا ہے۔ اس کا سرمہ آنکھ کی سفیدی اور پلکوں کی خارش کے لئے مفید ہے اور اس کا گلے میں لٹکانا لڑکوں کے ڈرونے اور خواب میں چونکنے

کے لئے مفید ہے۔ حصر البول کی بیماری میں ان کی انگوٹھی مفید رہتی ہے۔

③ بُسد

اسے عربی میں خاصف۔ لاطینی میں کلورین۔ یونانی میں کورجن نام کہتے ہیں۔ یہ مرجان کی جڑ سمجھا جاتا ہے۔ اس میں بھڑ کے چھتے کی طرح سوراخ ہوتے ہیں سمندر کی لہریں اس کو ساحل پر گرا دیتی ہیں۔ اس وقت چونکہ نرم ہوتا ہے۔ اس لئے بعض اسے سمندری کھار بھی سمجھتے ہیں۔ کنارے پر ہوا کے جذب کرنے سے یہ سخت ہو جاتا ہے۔ مرجان اور بُسد میں تمیز مشکل سے ہوتی ہے بعض مبصرین اس کی شناخت کا یہ طریقہ بیان کرتے ہیں کہ دونوں پتھروں کو پیس کر علیحدہ علیحدہ دو ظروف میں ڈال دو اور ان میں پانی بھر دو جس برتن میں مرجان ہوگا۔ اس کے نیچے کچھ عرصہ بعد سرخی سی سے بیٹھ جائے گی۔

بُسد کے عمدہ عدہ صفا سرخ رنگ۔ اور سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔

افعال طبی

بلا مضرت دافع یبس ہے۔ پیشاب کی زیادتی کو دور کرتا ہے۔ تمام اقسام کے ناسور۔ صرع۔ جنوں صفراوی و بلغمی۔ بدہضمی۔ کنکری۔ پتی۔ بواسیر۔ خیریان خون۔ بندش بول وغیرہ امراض کو فائدہ دیتا ہے۔ نیم مثقال سے ۲ ماشہ بسد کو اگر گندم کے درخت کے گوند اور بیضہ مرغی کی سفیدی کے ساتھ ملا کر کھائیں تو خیریان خون کیلئے عمدہ علاج ہے اور پتی کی ترقی کو روکتا ہے۔ ناسور پر لگائیں۔ تو زخم کو شفا دیتا ہے۔ اگر اس کے کشتہ کے سفوف کو مسوڑھوں پر لگائیں۔ تو ان کو مضبوط کرتا ہے۔ درد کو شفا دیتا ہے۔ اگر سرمہ بنا کر آنکھوں میں لگائیں تو نور چشم کو تیز کرتا ہے اور امراض چشم کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ کشتہ بسد کے سفوف کے استعمال سے خارش دور ہوتی ہے اسے روغن بلساں کے ساتھ کان میں ڈالنے سے بہرا پن دور ہوتا ہے۔ اگر چار دانگ کشتہ بسد کو سچیہ کے ساتھ ملا کر پئیں۔ تو پتی اور درد کو شفا ہوتی ہے لیکن چونکہ اس نسخہ سے معدہ کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس نسخہ میں ۲ ماشہ کو مذکر تیز اطالینا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص سیاہ بسد کے کشتہ کو پانی میں ملا کر غسل کرے۔ تو اسے بڑی طاقت حاصل ہوگی۔

خواص سحری

اگر اسے سینہ پر لٹکائیں۔ تو امراض جگری کو فائدہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس پتھر کے ہم وزن سونا اور چاندی لے کر آفتاب اور قمر برج زہرہ میں داخل ہو۔ تو ان تینوں دھاتوں کو پگھلا کر انگوٹھی بنائے۔ تو

اس پر جادو کا اثر کبھی نہ ہوگا۔ اس کے پہننے سے صرع دور ہوگی۔

بُسد کے کشتہ کرنے کی ترکیب

بُسد کے ٹکڑے کو ایک کوزے برتن میں مُوال کر تمام رات کسی چلتے تنور میں رکھو۔ علی الصبح نکالو اس کو نکال کر خوب باریک کرو۔ کشتہ بن جائے گا۔

④ **حجر الاحمر**

الماس کی قسم ہے۔ رنگ بیچ مرجان سا۔ کھانے میں زہر ہے۔

⑤ **حجر الاشفا**

سفید رنگ کا پتھر ہے۔ خمار اشیاء کو خشک کرتا ہے۔ اس کا سفوف استفراغ خون۔ ناسور اور ورم کو شفا دیتا ہے۔ اگر اسے شربت یا شراب کے سابقہ بقدر ۲ دانگ یا ۳۲ جو ملا کر پئیں۔ تو کنکری کے لئے عمدہ علاج ہوتا ہے۔

⑥ **حجر الاشائف**

سُرخ۔ سیاہ و زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ بیرونی رنگ خواہ کچھ ہو توڑنے سے اندرونی رنگ ہمیشہ سیاہ آسمانی ہوگا۔ یہ پاپوش ساز کے اکثر کام آتا ہے۔

⑦ **حجر الفریقی**

نہ بہت وزنی نہ بہت ہلکا ہے۔ افریقہ میں پایا جاتا ہے۔ زرد رنگ کا ہو۔ تو بہت عمدہ ہوتا ہے۔ اس کا سفوف پانی کے ساتھ ملا کر ناسور پر لگاتے ہیں۔ درد والی جگہ پر لگانے سے زیادہ درد ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ شراب اور شہد ملا لینا چاہیئے۔ اگر اس کے سفوف کو موم کے ساتھ استعمال کریں۔ تو ناسور کو فائدہ دیتا ہے۔

⑧ **حجر البرقی**

کوڑی کی طرح کا پتھر ہے۔ کوفہ میں ہوتا ہے۔ استسقاء سوزش معدہ ناف اس سے دور رہتے ہیں۔ اگر اس پتھر کو کوٹ کر سفوف بنائیں اور اس میں پانی ملا کر دھوپ میں رکھیں اور یہی عمل جاری رکھیں۔ حتیٰ کہ سفوف پہلے سے چوگنا پانی جذب کرلے۔ تو پھر سفوف کو سوزش ناف پر لگائیں۔

⑨ **حجر البہاری**

گول۔ سفید اور کڑا ہوتا ہے۔ اس میں دانے ہوتے ہیں۔ جو پتھر کو ہلانے سے چھنکتے ہیں۔ سمندروں کے کنارے پایا جاتا ہے۔ اس کی خوراک ۲۲ جو ہے۔ یہ پتھری کو شفا دیتا ہے۔

⑩ **حجر البقر**

یہ مہرہ گاؤ کے صفرا میں پایا جاتا ہے۔ ناسور۔ کنکری۔ ورم۔ دنبل امراض بول و حیض۔ یرقان کو دور کرتا ہے۔ آنکھوں میں ڈالنے سے جالے کو دور کرتا۔ اور بصارت کو تیز کرتا ہے۔ اگر اسے بدن پر ملیں تو لوا سیر۔ ناسور۔ سفید داغ کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اس کے کشتہ کا سفوف مسوڑوں کو سخت کرتا ہے۔ اور بدبو دہن دور کرتا ہے۔ اگر پانی میں دھنیا بھگو کر اس کو اس میں رگڑیں اور اس پانی کی بدن پر مالش کریں۔ تو خارش اور دیگر بدنی نجاسات سے نجات ملتی ہے۔ اگر ان بالوں کو جن کا رنگ جذام سے بھورا ہو گیا ہو۔ اصلی رنگ بنانا منظور ہو۔ تو پہلے ان بالوں کو کھاڑ دینا چاہیئے۔ اور پھر اس پتھر کو شراب کے ساتھ ملا کر اور لیموی بنا کر اس پر لگانا دینا چاہیئے۔ اگر اسے مسور کے دانے کے برابر حشیشہ کی شراب کے ساتھ ملا کر نسولہ بنائی جائے۔ تو امراض سر کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اگر غسل کے بعد سوتھر کے برابر اس کے دو دو دانے چند روز تک کھائیں اور اس کے پیچھے کوئی مقوی غذا مثلاً گوشت وغیرہ کھائیں۔ نوضعیف بہت جلد طاقتور ہو جاتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ کتیرہ۔ گوند نہ ملائیں تو اس کے کھانے سے شکایات معدہ کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جو پتھر کہ گاؤ کے صفرا سے نکلتے ہیں۔ وہ ان پتھروں کی نسبت جو گاؤ کے جگر سے پیدا ہوتے ہیں۔ زیادہ فائدہ مند ہوتے ہیں جس گاؤ میں یہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ وہ ہر وقت چلاتی رہتی ہیں۔ اور ان کی آنکھیں زرد اور سفید ہوتی ہیں۔ اور وہ بتدریج کمزور اور زرد رنگ ہوتی جاتی ہے۔

⑪ **حجر البار**

یہ ایک سفید اور گول پتھر ہے اور ملک عجاج کے بحیرہ جات میں پایا جاتا ہے۔ اگر اسے پانی میں رگڑ کر پئیں۔ تو بند شِ بول دور ہوتی ہے۔ اگر اسے شانہ پر رکھیں۔ تو یہ کنکری نکال دیتا ہے اور پیشاب کی ناپاکی دور کرتا ہے۔

⑫ **حجر البرام**

یہ سیاہ رنگ ہے اور خراسان میں پایا جاتا ہے۔ اس کے کھانے سے جریان خون بند ہو جاتا ہے۔ اور اس کا مغبن مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔

⑬ **حجر البوہری**

یہ سیاہ رنگ کا پتھر ایسا نادک ہے کہ تھوڑی سی آنچ سے بھی بہت گرم ہو جاتا ہے۔ اگر اسے دیگر ادویات کے ساتھ استعمال کریں تو ناسور اور ورم کو شفا دیتا ہے۔

⑭ **حجر الحیہ**

ماہ مہرہ نر و مرد کے بعد مادہ سے اور بعض سانپ کے سر سے نکلتا ہے۔ رنگ سبزی مائل سیاہ۔ کچھ اور

سانپ کے لئے مفید ہے۔ جالینوس نے اس کے فعل سے انکار کیا ہے۔ اس کا پلانا سنگ مثانے کے اخراج میں نہایت نافع اور اس کا لٹکانا دردِ سر اور غش کے لئے مفید ہے۔

(۱۵) حجر النور

اسے سونا مکھی کہتے ہیں۔ سنہری اور روپہلی ہوتی ہے۔ تانبے کے رنگ کی۔ اس میں سمیت ہوتی ہے مزاج گرم خشک۔ محلل۔ قابض ہے۔ اس کا کھانا جائز نہیں۔ لٹکانا باعثِ رفع خوف ہے۔ سرمہ اس کا آنکھ کا تجلی۔ طلا اس کا محلل اورام ہے۔ گرمی اس سے کم ہو جاتی ہے۔ استسقاء لواسیر کو مفید ہے۔

(۱۶) حجر الیہود

حجر الیہود سے سنگ یہوداں کہتے ہیں اس میں طولاً خطوط ہوتے ہیں۔ نر کا رنگ مائل سفیدی اور مادہ کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ درجہ اوّل گرم اور دوم میں خشک ہے۔ پیشاب کثرت سے لاتا ہے۔ پتھری کو توڑ کے نکالتا ہے۔ اور اس کے پیدا ہونے کو روکتا ہے مثانے میں جمے ہوئے خون کو گھلا کے نکالتا ہے طریقہ نوش کرتے کا یہ ہے۔ کہ قریب پونے ۲ ماشہ کے پانی کے ساتھ پتھر پر گھسیں اور ۴ ماشہ روغن بادام تلخ اور پاؤ میر پانی ملا کر نوش کریں۔ چمگادڑ کے خون کے ساتھ لگانا پلکوں کے بال پیدا کرتا ہے۔ ذرور اس کا زخموں کا مجفف اور شہد کے ساتھ ضماد ورموں کا ملین ہے۔

(۱۷) حجر الحوت

اس کو سنگ سرماہی کہتے ہیں۔ ایک قسم کی مچھلی سے نکلتا ہے مزاج سرد خشک۔ گردے کی پتھری کو ریزہ کر کے نکالتا ہے۔ رنگ سفید۔ نشارت شکل ہے۔

(۱۸) حجر الخطاطیف

اسے سنگ ابابیل کہتے ہیں۔ یہ ابابیل کے شکم سے پیدا ہوتا ہے۔ گرم خشک ہے۔ یرقان اور خفقان کے مفید ہے۔ سنگ گردہ مثانے کا نکالنے والا۔ خواہ طلا کریں یا پئیں یا لگائیں۔ اس کا گلے میں لٹکانا باعثِ رفع بدخوابی ہے۔

(۱۹) حجر النار

لوہے پر مارنے سے آگ نکلتی ہے۔ رنگ سفید۔ سرخ۔ سیاہ۔ بھورا۔ باریک پسا ہوا ہے۔ کشتہ ملا کو مفید خراب زخموں کو جلدی بھرتا ہے۔ کپڑے میں باندھ کے عورت کی ران پر باندھنا بچہ کی ولادت کا ذریعہ ہے لیکن ولادت کے بعد جلد کھول دینا چاہیئے۔

(۲۰) حجر الارمنی

نرم پتھر ہے۔ لاجوردی و سرخ رنگ۔ مزاج گرم خشک۔ مفرح قلب ہے۔ گردے و مثانے کا جالی۔ دمبدام کے لئے مفید چاہیئے۔ کہ منسوں کر کے استعمال کریں۔

کتب ہندی کے مذکور پتھر

(۲۱) پارس

اسے سپرس منی بھی کہتے ہیں۔ رنگ سیاہ ہے۔

(۲۲) لالٹری

یاقوت ایک ادنیٰ قسم ہے۔ رنگ گلابی ۲۴ رتی سے زیادہ ہو۔ تو لعل کہلاتا ہے۔

(۲۳) نیلی

ادنیٰ قسم کا نیلم ہے۔ اس کا رنگ زرد اور سرخی مائل ہوتا ہے۔

(۲۴) ترشادا

بڑا نرم پتھر ہے۔ اس کا رنگ زرد اور سرخی مائل ہوتا ہے۔

(۲۵) سینلا

ایک ادنیٰ قسم کا پکھراج ہے۔ اس کا رنگ سنہری ہے۔

(۲۶) دھونیلا

اگر سنیلا کا رنگ دودھیا ہو۔ تو دھونیلا کہلاتا ہے۔

(۲۷) نرم

یاقوت کی ایک قسم ہے۔ اس کا رنگ زرد اور سرخ ملا ہوا ہے۔

(۲۸) سیندوریا

اس کا رنگ اگلابی ہوتا ہے جس پر سفید دھاریاں ہوتی ہے۔

(۲۹) کھیلا یا جامونیا

اس کا رنگ سیاہ اور سُرخی مائل ہوتا ہے۔

(۳۰) تامڑا

اس کا رنگ سیاہی مائل سُرخ ہوتا ہے۔

(۳۱) سنگ گوری

مختلف الالوان۔ اس پر سفید رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ اس کے پیالے بنتے ہیں

(۳۲) گاؤدنت

اس کا رنگ گائے کے دانتوں کی طرح زردی مائل سفید ہوتا ہے۔

(۳۳) رامنی

اس کا رنگ سیاہی مائل گہرا سرخ ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ محمد شاہ نے ایک جوہری کو شناخت

کے لئے دیا۔ تو اس نے بادشاہ کے روبرو دھاگہ باندھ کر آگ میں ڈال دیا۔ تو سوت نہ جلا۔

(۴۴) **پتینک بوجھاوا**

بلور کی ایک قسم ہے۔ رنگ سفید۔ بت وغیرہ بنتے ہیں۔

(۴۵) **سنگ رات**

ایک قسم کا زمرد ہے۔ اس کی گول رکابیاں اور پیالے بنتے ہیں۔

(۴۶) **سنگلی**

یاقوت کی ایک قسم ہے۔ رنگ سرخ اور سیاہ ملا ہوتا ہے۔

(۴۷) **الیمانی**

سلیمانی اگر خاکی رنگ ہو۔ تو الیمانی کہلاتا ہے۔

(۴۸) **حجر الحیار**

رنگ مٹی سا ہوتا ہے۔ امراض بول کے لئے عمدہ علاج ہے۔

(۴۹) **تیلیا**

اس کا رنگ سیاہ اور شکل چکنی ہوتی ہے۔

(۴۰) **بیروج**

زمرد سے کم سبز رنگ ہوتا ہے۔ بعض اسے توڑا کہتے ہیں۔

(۴۱) **مرگوج**

زمرد کی ایک قسم ہے۔ رنگ عمدہ سبز آبدار نہیں۔

(۴۲) **حدید**

رنگ خاکی سیاہ۔ وزنی ہوتا ہے۔ تسبیح کے دانے بنتے ہیں۔

(۴۳) **سنگ دھڑی**

رنگ سیاہ ہے۔ پیالے۔ تلواروں کے دستے اور دیگر اشیاء بنتی ہیں۔

(۴۴) **داہن فرنگ**

رنگ پیتی اس کی تین قسمیں ہیں۔ اس کی شناخت یہ ہے کہ فولاد کے ایک ٹکڑے پر لیموں کا رس ڈالو۔ اور اس پر پتھر کو ملو۔ اگر اس پر ملنے سے اس پر پیتل کے داغ نمودار ہوں۔ تو کرائی کہیں گے۔ اگر قہوئی رنگ کے داغ پڑیں۔ تو مصری۔ اگر سنہری رنگ کے داغ پڑیں تو تیلیا کہتے ہیں۔

(۴۵) **سنگ مرمر**

رنگ خاکی۔ اگر اس کے رنگ میں سرخی اور سبزی کی ملاوٹ ہو تو موکنا نہ کہتے ہیں۔ جسے عربی میں

جزائط بیطہ کہتے ہیں۔ جلائے ہوئے مغبن مسوڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔ منہاد اس کا راتیج اور زفت کے ساتھ محلل ورم ہے اور موم روغن کے ساتھ درد فم معدہ کا دافع ہے۔ مزاج سرد و خشک ہے۔

(۴۶) **سوہن مکھی**

رنگ نیلا۔ بعض پر سنہرے داغ ہوتے ہیں۔

(۴۷) **پائی زہر**

رنگ خاکی۔ سفید۔ جو نا سور زہر کے باعث ہوا ہو۔ اس پر ملنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

(۴۸) **زہر مہرہ**

رنگ سفیدی مائل سبز۔ اس کے پیالے میں زہر کا اثر نہیں ہوتا۔ فارسی میں باد زہر کافی اور عربی میں نادزہر معدنی کہتے ہیں۔

(۴۹) **سنگ قدرت**

سیاہ رنگ پتھر ہے۔ اس میں زرد رنگ کی رگیں ہوتی ہیں۔

(۵۰) **گویا**

سفید رنگ۔ سنگ گوری سے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ لیکن نرم زیادہ۔

(۵۱) **کسوٹی**

رنگ سیاہ۔ سونے کی شناخت کے لئے استعمال ہے۔

(۵۲) **سنکھیا**

اس کا رنگ کوڑی جیسا ہے۔

(۵۳) **دری نجف**

رنگ سبز۔ انگشتریاں میں جڑا جاتا ہے۔ اس کا رنگ زبرجد سے بھی زیادہ شوخ ہوتا ہے۔

(۵۴) **سنگ جراحت**

رنگ مثیالا قدرے سبز۔ اس کے کھلونے بنتے ہیں۔ اس کی لئی زخموں پر لگائی جاتی ہے۔ مزاج سرد خشک۔ تمام اعضاء سے خون بہنے کو نافع ہے۔ زخموں کو خشک کرتا ہے۔ شربا خصوصاً گل ارمنی اور گل ہلتانی کے ساتھ خون کے دستوں اور اسہال کو مفید ہے۔ مسوڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔ آنتوں کی خراش کا دافع ہے۔ منہ کے چھالوں کو مفید ہے۔

(۵۵) **دار چینی**

رنگ دار چینی جیسا ہوتا ہے۔ اس کی تسبیح کے دانے بنتے ہیں۔

(۵۶) **سنگ مکڑی**۔ رنگ سیاہ۔ اس کی سطح مکڑی کی جالی کی طرح دکھائی دیتی ہے۔

(۵۷) **لودھیا**
رنگ مقناطیس کی طرح اس کا رنگ سرخ ہے۔ انگشتریاں بنتی ہیں۔

(۵۸) **سنگ بالنسی**
رنگ ہلکا سبز۔

(۵۹) **حباس**
رنگ سبز سنہری مائل۔

(۶۰) **سفری**
رنگ آسمانی۔ آشیانہ زاغ کی صورت ہوتا ہے۔

(۶۱) **آبری**
رنگ سیاہی مائل سنہری۔ انگشتریاں بنتی ہیں۔

(۶۲) **چٹی**
رنگ سیاہ۔ اس پر سنہری داغ اور سفید دھاریاں ہوتی ہیں۔

(۶۳) **پاتھری**
رنگ نیلا لا ہوتا ہے۔

(۶۴) **سنگ لاس**
یہ سنگ مرمر کی ایک قسم ہے۔

(۶۵) **سنگ سیبار**
رنگ سبز۔ اور اس پر خاکی رنگ کے ڈورے ہوتے ہیں۔

(۶۶) **چارمانی**
رنگ خاکی ہے۔ سلیمانی کی ایک قسم ہے۔

(۶۷) **دانتلا**
رنگ زردی مائل سفید۔ کوڑی کی طرح ہوتا ہے۔

(۶۸) **پن گہن**
رنگ سیاہ۔ سبزی کی ملاوٹ اس کے کھلونے بنتے ہیں۔

(۶۹) **زنگ یارتوا**
رنگ سرخ۔ اگر اسے گردن پر باندھیں۔ تو درد سر اور بخار کو روکتا ہے۔

(۷۰) **گوندڑی**۔ یہ دلق فقراء کی طرح مختلف الالوان ہے۔

(۷۱) **مریم**
رنگ سفید

(۷۲) **اجوا**
رنگ گلابی۔ اس کی سطح پر بڑے بڑے نقطہ اور داغ ہوتے ہیں۔

(۷۳) **دمٹری**
رنگ کتھ سا ہوتا ہے۔ برتن بنتے ہیں۔

(۷۴) **ملیا**
رنگ سیاہی مائل گلابی ہوتا ہے۔ برتن بنتے ہیں۔

(۷۵) **ہالن**
رنگ زردی مائل گلابی۔ بڑ کی طرح لچک دار ہوتا ہے۔

(۷۶) **اوپل**
مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ عموماً خارجی رنگ نیلا ہوتا ہے۔

(۷۷) **سنگ جڑ**
رنگ سیاہی مائل سبز ہوتا ہے۔

(۷۸) **کہارا**
رنگ سبزی مائل سیاہ۔ اس پتھر کے ہاون دستہ میں دواؤں کو کوٹتے ہیں۔

(۷۹) **کانسلا**
رنگ سبزی مائل سفید۔

(۸۰) **مقناطیس**
رنگ سیاہی مائل سفید۔ لوہے کو کھینچتا ہے جو بحیرہ ہند میں پایا جاتا ہے۔ وہ درجہ اوّل میں گرم۔ رنگ سرخ مائل بر سیاہی۔ فالج۔ درد مفاصل عرق النساء کے لئے مفید ہے جگر و طحال کی قوت دیتا ہے۔ سنگ مثانہ کا مخرج اور عسر ولادت کا دافع ہے۔ شہد کے ساتھ گاڑی غلطوں کا مسہل ہے۔ قابضات کے ساتھ قابض ہے اور درد راس کا اس زخم کو جو کسی زہر دار آلہ سے ہو فائدہ دیتا ہے خون کو روکتا ہے اور زخموں کو بھرتا ہے۔

(۸۱) **عقیق کلہار**
زردی مائل سبز رنگ۔ یہ پانی میں ہوتا ہے۔ اس کی تسبیح کے دانے بنتے ہیں۔

(۸۲) سنگِ سرمہ

رنگ سیاہ تیز۔ سفید۔ بڑا چمکیلا ہوتا ہے۔ اس کو کوٹ کر سرمہ بنتا ہے۔ سب سے عمدہ اصفہان کا ہوتا ہے۔ مزاج سرد خشک ہے۔ قابض ہے۔ بینائی کا مقوی۔ جریان حیض کو مفید۔ مشک کے ساتھ بینائی کو قوت دیتا ہے۔ مونی و مصری کے ساتھ جالے کا دافع ہے۔ رسوت و شماق کے ساتھ ورم و آنکھ کی خارش کے لئے مجرب ہے۔ اقلیمیا و شہد کے ساتھ ملا کر آنکھ میں لگانا درد سر کو نافع ہے۔ پھٹنے اور کافور کے ساتھ لگانے سے آنکھ کو چیچک سے محفوظ رکھتا ہے۔ پیشانی پر لیپ کرنا نکسیر کے لئے مفید ہے اور ذود راس کا مخفف خصوصاً فحم قرینہ کا اور محمول اس کا خون حیض کا حابس ہے۔

(۸۳) سنگِ سیاہ

رنگ سیاہ ہے۔ اس کے پتھر کے بُت بنتے ہیں

ان کے علاوہ ہکاسیز۔ دھونکا۔ زردا۔ وہرسی کم قیمت کے غیر ضروری پتھر کا بھی ذکر بعض کتابوں میں موجود ہے۔

باب پنجم

انسانی زندگی پر رنگ کا اثر

اس دنیا کی عظیم الشان سکیم میں رنگوں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ نباتات۔ جمادات۔ حیوانات میں عجیب عجیب رنگ آمیزیاں ہیں۔ سائنسداں کہتے ہیں کہ آفتاب کی کاسمک شعاعوں میں یہ سات رنگ ہوتے ہیں۔ سُرخ۔ نارنجی۔ زرد۔ سبز۔ آسمانی۔ نیلگوں اور بنفشی۔ اپنی رنگین شعاعوں سے ہر چیز کی زندگی مرتب ہوتی ہے۔

سات ہزار سال پہلے عراق (میسوپوٹیمیا) کے اطبا انہی رنگیں شعاعوں سے مریضوں کا علاج کرتے تھے۔ آج بھی ماورائے بنفشی شعاعوں (ULTRA VIOLET RAYS) سے علاج کرنے والے شفاخانے امریکہ۔ جرمنی۔ برطانیہ اور سوئٹزرلینڈ میں موجود ہیں۔

علماء نے ان سات رنگوں کو سات ستاروں سے منسوب کیا ہے۔

زحل - گہرا نیلا اور سیاہ
زہرہ - گلابی یا زردی مائل نیلا
شمس - نارنجی
مریخ - سُرخ
مشتری - بنفشی
عطارد - زرد (دار غوانی رنگ کی جھلک بھی)

قہر — سفید

یہی وجہ ہے کہ برطانیہ برج حمل کے ماتحت ہونے کی وجہ سے جس کا ستارہ مریخ ہے سرخ رنگ اپنے قومی جھنڈا میں استعمال کرتے ہیں۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ ستارہ کو مدنظر رکھ کر سرخ رنگ انہوں نے اختیار کیا ہے۔ بلکہ فطری طور پر وہ اس رنگ کو اپنانے میں مجبور ہیں۔

زمانہ قدیم سے رنگوں کے متعلق یہ یقین چلا آرہا ہے۔ کہ ان کا تعلق عرش قسمتی اور بدقسمتی سے ہے پتھروں کی خصوصیات اور ان کا ستاروں سے تعلق بھی رنگوں سے جانا جاتا ہے۔ رنگ ہی کسی خاص امر کی تخصیص کرتے ہیں۔ ذرا غور کریں کہ بیاہ شادیوں میں عموماً خوش رنگ پہنانے کی رسم کیوں ہے۔ فقرا اور درویش اپنے لئے سبز اور گیروا رنگ کیوں پسند کرتے ہیں۔ سن رسیدہ لوگوں کو سفید رنگ کیوں پسند ہے۔

رنگوں کی خاصیت

زرد رنگ

زرد رنگ میں سفیدی قربت کی وجہ سے ایک قسم کی تیزی ہے۔ جو روشنی کو منعکس کرتی ہے۔ جہاں اس کا دخل ہو۔ چمک اور تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔

سرخ رنگ

زرد اور نیلے رنگ کا درمیانی رنگ ہے۔ اس میں استقلال اور جوش ہے۔

بیجنی رنگ

میں اختلاطی اثرات ہیں۔ روشنی کو کم قبول کرتا ہے۔ کم روشنی میں بہت ہلکا ہو جاتا ہے۔ اور مصنوعی روشنی میں تو درمیانی رنگ (بھورا) اختیار کر لیتا ہے۔ جلد کے لئے یہ مضر ہے۔

نارنجی رنگ

چونکہ سرخ اور زرد سے بنا ہے۔ اس لئے شوخ رنگ ہے۔ مزاج اس کا گرم ہے اور یہ مان لیا گیا ہے کہ تمام رنگوں میں اس کی قوت سب سے زیادہ ہے۔

نیلا رنگ

اس میں انحطاطی اثر ہے۔ جس رنگ سے ملتا ہے۔ کمزوری اور سردی پیدا کر دیتا ہے۔ دن کی تیز روشنی میں اس کی قوت بڑھتی رہتی ہے اور روشنی کی کمی کے ساتھ ساتھ اس میں بھی ضعف پیدا ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مصنوعی روشنی میں بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس کا تعلق زیادہ تر سیاہی سے ہے۔ جو روشنی کو جذب کر لیتی ہے۔

ہرا رنگ

ثانوی رنگوں میں عالمگیر ہے۔ اس کے مزاج میں اعتدال۔ تازگی ٹھنڈک اور سکون ہے۔

رنگوں کا استعمال

انسان رنگوں کا استعمال وسیع پیمانہ پر کرتا ہے۔ لباس۔ کمرے کا رنگ۔ بستروں کا رنگ تصویروں فرش۔ فرنیچر غرضیکہ اس کے استعمال کی کوئی بھی چیز ہو۔ اس کے پسندیدہ رنگ کی ہوتی ہے۔ زمانہ قدیم سے ہی رنگوں کے متعلق یہ نظریہ پایا جاتا ہے کہ خوش قسمتی اور بدقسمتی رنگوں کے ذریعہ واقع ہوتی ہے۔ انسانی طبع پر اثر ڈالتے ہیں۔ رنگ انسانی تہذیب و تمدن کے ساتھ بدل جاتے ہیں۔

ایک بار پھر سمجھ لیجئے گا کہ میرا مضمون کسی شخصی مذاق یا ذاتی رجحان کے تابع نہیں۔ بلکہ قدرت کے قانون کے تابع ہے۔ خواہ کوئی اسے پسند کرے یا نہ کرے۔ حکماء کہتے ہیں کہ رنگوں کا تعلق حقیقتاً ستاروں سے ہے اور ستاروں کے تعلق سے سعد یا نحس جانا جا سکتا ہے۔ بعض لوگوں کو بعض رنگ پسند ہوتے ہیں بعض ناپسند۔ یہ بھی ان کی طبع پر منحصر ہوتا ہے اور طبع کواکب کے اثرات کے ماتحت ہوتی ہے۔ انسانی طبع پر یا اور چیزوں پر رنگ جو اثر کرتے ہیں۔ سائنسدانوں نے ان کا مختلف طریقہ سے تجربہ کیا ہے۔

محققین نے سبز۔ زرد۔ نیلے اور سرخ شیشوں کے کمرے بنا کر ان میں ایک ہی قسم کے پودے اگا کر معلوم کیا کہ ہر رنگ والے پودوں نے مختلف طریقہ پر نشوونما پائی ایک ہی موسم۔ ایک ہی حرارت اور ایک ہی زمین پر مختلف رنگوں کا یہ اثر ہوا کہ بعض پودوں کے قد دوگنے تگنے بڑھ گئے۔ بعض رنگ والے پودوں کی نشوونما معمولی ہوئی اور بعض ٹھٹھر کر رہ گئے۔

بڑے بڑے دیوان خانوں میں جو روشنی کے فانوس کے جھاڑ لٹکے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک شیشہ کا نکونہ ٹکڑا لیجئے۔ اس کا ہر زاویہ ۶۰ درجہ کا ہوتا ہے اور آفتاب کی شعاع تقسیم کرنے کے کام آتا ہے۔ اگر آپ دھوپ میں اس شیشہ کے ذریعہ سے دیکھیں۔ تو آپ کو حسب ذیل سات سات رنگ ترتیب وار نظر آئیں گے۔

(۱) سرخ — (۲) نارنجی — (۳) زرد — (۴) ہرا — (۵) آسمانی (۶) نیلا (۷) بنفشی

کسی طرح بھی آپ اس شیشہ کو الٹیں پلٹیں۔ رنگوں کی ترتیب بعینہٖ وہی قائم رہے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ساتوں رنگوں کی شعاعیں یکساں انحراف قبول نہیں کرتیں۔ سب سے کم سرخ شعاع منحرف ہوتی ہے۔ اس سے زیادہ نارنجی پھر سبز۔ پھر آسمانی وغیرہ۔ سرخ شعاع کے اوّل نمبر ہونے کے یہ معنی ہیں کہ وہ انحراف کم سے کم قبول کرتی ہے۔ یا یوں سمجھ لیں کہ اس میں حرارت زیادہ ہے۔ کیونکہ

یہ رات دن کا مشاہدہ ہے کہ ہر موسم میں ٹھیک دوپہر کے وقت یعنی بارہ بجے دن کے سایہ چھوٹا ہوتا ہے۔ گویا اس سے نتیجہ یہ نکلا۔ کہ سُرخ شعاع میں آتشی اثر زیادہ ہے۔ اس لئے اس کا مزاج گرم و خشک ہے۔ اب ذیل میں رنگوں کا مزاج لکھا جاتا ہے۔ یہی مزاج کا فرق ہی انسان پر خلاف یا موافق اثر ڈالتا ہے۔

۱	سرخ رنگ کا مزاج	گرم و خشک
۲	زرد رنگ کا مزاج	گرم و تر
۳	آسمانی رنگ کا مزاج	سرد و تر
۴	بیجنی رنگ کا مزاج	سرد و خشک
۵	نارنجی رنگ کا مزاج	گرم محض
۶	سبز رنگ کا مزاج	تر محض
۷	نیلے رنگ کا مزاج	سرد محض
۸	اودے رنگ کا مزاج	خشک محض

اس طرح دو یا دو سے زیادہ رنگوں کے ملانے سے جو مزاج پیدا ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً یہ کہ نارنجی اور سُرخ رنگ اگر ملائے جائیں۔ تو چونکہ نارنجی مزاج محض گرم ہے اور سرخ کا مزاج گرم خشک ہے۔ اس لئے اس میل کا نتیجہ دو حصّہ گرم اور ایک حصّہ خشک ہوگا۔ یعنی۔

نارنجی + سرخ = گرم + گرم خشک = گرم۔ خشک

رنگوں کا طبائع پر اثر

اس نظریہ سے کسی بچے کی طبعی کیفیت کو فوراً تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ محض رنگوں کے اول بدل سے مثلاً کوئی بچہ بہت سُست رہتا ہے تو اسے سُرخ رنگ پہنائیں۔

عورتوں اور مردوں کے طبائع اور مزاجوں کا اندازہ ان کے پسندیدہ رنگوں سے ہو سکتا ہے۔ تجربہ بتاتا ہے کہ خاص خاص ذہنیت کی عورتیں خاص خاص قسم کے رنگ پسند کرتی ہیں۔ چنانچہ سرخ رنگ پسند کرنے والی عورتیں زیادہ شوخ ہوتی ہیں اور ان میں بلا کی تیزی ہوتی ہے۔ گلابی رنگ کی شائق عورتوں میں جذبۂ محبت زیادہ ہوتا ہے۔ گہرا سبز رنگ پسند کرنے والی عورتیں رشک کرنے والی ہوتی ہیں۔ نیلا رنگ پسند کرنے والی عبادت گذار اور محبت شعار ہوتی ہیں۔ ارغوانی رنگ پر فریفتہ ہونے والی عورتیں خودداری اور شرافت کی مالک

ہوتی ہیں۔ اور بعض اوقات عاشق مزاج بھی ہوتی ہیں۔ جن عورتوں کو کاسنی۔ نارنجی اور زرد رنگ پسند ہوتے ہیں۔ وہ ہوشیار اور علم دوست ہوتی ہیں۔ اکثر گہرے بھورے قسم کے رنگ پسند کرنے والی عورتوں میں مکر و فریب کا حصّہ غالب ہوتا ہے۔

رنگ ہم پر کیا اثر کرتے ہیں۔ شاید آپ نے کبھی توجہ نہ دی ہوگی کہ یہ عالم بے خبری میں ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ دیکھئے جب برسات میں ہر طرف ہریاول ہوتی ہے۔ نئے رنگا رنگ کے پھول کھلتے ہیں۔ تو ہماری روح فرحت اور تقویت محسوس کرتی ہے۔ لیکن خزاں کے دنوں میں طبع ڈل سی رہتی ہے۔ ایسے دنوں میں ایسے کمروں میں رہیں۔ جہاں زرد رنگ ہو۔ بھورا ہو یا کالا ہو۔ تو خود ہی اپنی مزاجی کیفیت کا ملاحظہ کر لیں کہ کیا حال گزرے گا۔ کہتے ہیں کہ لندن کے دریائے ٹیمز کے پل کو بجائے سیاہ کے ہلکا سرا رنگوانے سے خودکشی کے واقعات میں ایک تہائی کی کمی واقع ہو گئی تھی۔

رنگ قدرت کی عظیم طاقتیں ہیں۔ ہم اور آپ انہیں بالکل ایسے ہی استعمال میں لا سکتے ہیں جیسا کہ سائنسداں ادویات اور بجلی کو کام میں لاتے ہیں۔ ہم انہیں اپنی روحانی قوت کو ابھارنے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ جو ہم میں خود اعتمادی پیدا کرے۔ ہم اطمینان و آرام حاصل کر سکیں۔

سرخ رنگ

اس رنگ کا تعلق مریخ سیارہ سے ہے۔ یہ ایک بہیمی قوت اور عمدہ صحت کا نشان ہے۔ اس لئے اس کا پہننا یا استعمال کرنا اس کے اثرات کو حرکت میں لاتا ہے۔ وہ اثرات رُوح پر بھی پڑتے ہیں لیکن اس رنگ میں اشتعال بھی ہے۔ غصّہ بھی ہے۔ اس لئے چوراہوں پر سرخ نشان روکاوٹ کا ہوتا ہے یا سرخ نشان جہاں ہو۔ خطرہ کا نشان گنا گیا ہے۔ اس لئے اسے کبھی بھی ایسی جگہ استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ جہاں کچھ کھیلا ہو۔ کیونکہ وہ اس حالت کو کم نہ کرے گا۔ بلکہ بڑھا کر خطرناک کر دے گا۔

وہ عورتیں جو مارچ میں پیدا ہوئی ہوں۔ ان کے لئے یہ رنگ موزوں ہے۔ جو بچے منگل کے دن پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے بھی یہ خوش قسمتی کی علامت ہے۔ سرخ رنگ ایک طلسمی رنگ ہے۔ اور بہت سے مبارک اور خوش قسمتی کے نشانات اور تعویذات وغیرہ سرخ رنگ میں بنائے جاتے ہیں۔ اسکاٹ لینڈ کے پہاڑی لوگ اپنے بچوں کے گہوارہ کے گرد سُرخ رنگ کی ڈوری نحوست دُور رکھنے کے لئے باندھ دیا کرتے تھے۔ بچہ کی مٹھی یا کمر میں بھی ایسے ڈورے باندھے جاتے ہیں اور اس کے

رنگ سے دفع بلیات مراد ہوتی تھی۔ جاپان میں بہت عمدہ تعویذ سُرخ روشنی سے ہی بنائے جاتے ہیں اور سُرخ تھیلیوں میں بند کئے جاتے۔ میں خود بھی تمام سعد اعمال کے نقوش زعفران سے لکھتا ہوں۔ جو سُرخ رنگ کی ایک قسم ہے۔ رومانیہ میں بھی بچّوں کو سرخ فیتے پہنائے جاتے ہیں۔ چینی بچّے بھی سُرخ رنگ کے فیتے گلے میں باندھتے ہیں۔ یا سرخ ریشم کی ڈوری ان کی جیب میں بھی رکھی جاتی ہے۔

بھورا رنگ

اس رنگ کے شدید تحفظ کا نشان ہیں اور تفکر کا بھی نشان ہیں۔ ان لوگوں کو جن کی پیدائش اکتوبر کے ماہ کی ہے۔ اس رنگ کا استعمال خوش قسمتی لائے گا۔

نیلا رنگ

یہ ایک دلکش رنگ ہے۔ جو روحانی طاقتوں اور زندگی کے امور کو گہری نظر سے مطالعہ کرنے کا نشان ہے۔ یہ مشتری کا رنگ مانا گیا ہے۔ مئی اور اگست میں جن لوگوں کی پیدائش ہو۔ ان کے لئے ایک اچھا رنگ ہے۔ اگر پیدائش بدھ کے دن کی ہے۔ تب بھی اچھا رنگ ہے۔ اس رنگ کا پہننا (نیلا رنگ خواہ کسی آب کا ہو) خوبصورتی۔ تندرستی۔ اخلاص مندی اور وفاشعاری کی صفات پیدا کرتا ہے۔ سب اسے نہایت شوق اور پیار سے پہنتے ہیں۔ ساری دنیا میں نیلے رنگ کو دلہن کے جوڑے یا زیورات میں کسی نہ کسی طرح پہنا جاتا ہے تاکہ برکت ہو۔

ہلکا نیلا رنگ زہرہ سے متعلق ہے۔ جس کو خوشی اور محبّت کی دیوی سمجھا گیا ہے۔ وہ تمام رنگ جو نیلے اور گہرے شوخ گلابی رنگوں کے ہیں۔ رشتہ نسوانیت خوبصورتی اور محبّت سے متعلق ہیں علم نجوم کے نقطۂ نظر سے ہلکے گلاب کا رنگ تمام رنگوں سے زیادہ روحانی تسلیم کیا گیا ہے۔

گہرا نیلا۔ گہرا بھورا۔ خاکی اور سیاہ

ان کا تعلق زحل سے ہے۔ جو لوگ دسمبر اور جنوری میں پیدا ہوں ان کے لئے بہت نیک ہے۔ وہ لوگ جو ہفتہ کے دن پیدا ہوں ان کے لئے بھی موزوں ہے۔ سیاہ رنگ ہمیشہ سے خوش قسمتی سے متعلق سمجھا جاتا رہا ہے۔ کالی بلی۔ کالا کینڈا وغیرہ بلاؤں کو دور کرنے کے لئے مغربی ممالک میں تسلیم شدہ امر ہے۔ بالکل کالا رنگ اگرچہ اب نہیں پہنا جاتا۔ ماتمی موقعوں پر پہنتے ہیں۔ تاہم جادو اور سحر کو دور کرنے کے لئے موزوں سمجھتے ہیں۔

زرد رنگ

یہ روحانی حسات کو چھیڑتا ہے۔ یہ کھیلنے کے کمرے۔ بیٹھنے کے کمرے اور اسکول کی گلاسوں کے لئے بہترین رنگ گنا گیا ہے۔ لیکن یہ آرام نہیں دیتا۔ اس کو اس رنگ کے قریبی رنگ۔ مثلاً اورنج کو بھی سونے کے کمرے میں استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

نارنجی اور سنہرا سا زرد رنگ

یہ شمس کے رنگ مانے گئے ہیں۔ اس لئے جن لوگوں کی پیدائش جولائی کے مہینہ یا اتوار کے روز ہوئی ہو۔ خاص طور پر نیک تسلیم کئے گئے ہیں۔ ایک زمانہ میں یہ وہم پایا جاتا تھا۔ کہ پریاں زرد رنگ کو بہت پسند کرتی ہیں۔ اس لئے انگلستان کے ایک جزیرہ میں یہ رواج تھا کہ باغ کے ایک کونہ میں صرف زرد رنگ کے ہی پھول بوئے جاتے تھے۔ تاکہ بری بلائیں پریوں کے مسکن سے ڈر کر بھاگ جائیں۔

بینگنی شیڈ یا بنفشی رنگ

نجوم کے نقطۂ نظر سے آرٹسٹک مزاج کے لئے ہوتے ہیں۔ جو عورتیں ان رنگوں کو پسند کرتی ہیں۔ ان کو پہن کر بہت خوشی محسوس کرتی ہیں۔ ایسی عورتیں ڈرامائی حصّہ لینا پسند کرتی ہیں۔ یا آرٹ کو پسند کرتی ہیں۔ ہلکے بنفشی رنگ کو بھی زہرہ سے متعلق سمجھا گیا ہے اس کے پہننے والے کے لئے خوش قسمتی اور مسرت کا پیغام لاتا ہے۔

قرمزی رنگ

قرمزی رنگ زہرہ کا مانا گیا ہے۔ اگر آپ کی پیدائش اپریل یا ستمبر کی ہے۔ تو یہ رنگ پہننا بہت سعد ہوگا۔ جمعرات کی پیدائش والے بھی اس کو بہت سعد مانتے ہیں۔ یہ شاہی رنگ ہے اور پہننے والے کے لئے اونچا درجہ۔ انصاف پروری اور عقلمندی کا نشان مانا جاتا ہے۔

سبز رنگ

اس رنگ پر چاند کا اثر ہے۔ جن لوگوں کی پیدائش جون میں ہے۔ ان کے لئے تو یہ بہت ہی سعد رنگ ہے۔ جمعہ کی پیدا ہونے والا بچّہ بھی یہی رنگ پہنے تو اچھا ہے پہلے یہ خیال کیا جاتا

تھا کہ ہر رنگ پریوں کا رنگ ہے مگر جو لوگ وسط گرمائی جون میں پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے پریاں کچھ نہیں کہتیں اور اگر یہ رنگ استعمال کیا جائے۔ تو نیک اثر ہوتا ہے۔

سبز رنگ کے واقعات تاریخوں میں پڑھئے۔ یہ اکثر آدمیوں کے لئے اچھا ثابت نہیں ہوا۔ یہ رنگ زندگی کا رنگ ہے۔ گھاس اور پتوں کا رنگ ہے۔ بہت کم لوگ ایسے ہیں۔ جو لوگ اسے پہن کر خوش بختی دیکھتے ہیں۔ وہ آزاد خیال۔ خود مختار اور آزاد منش ہوتے ہیں۔ اسے صرف اس وقت استعمال کرنا چاہیئے جب کوئی خلاف معمول کام کرنا ہو یا کوئی نئی چیز یا کسی حیرت انگیز تجربے سے گزرنا ہو۔ یا پھر اس وقت جب تم بے لطف زندگی سے نجات حاصل کرنا چاہو۔

سفید رنگ

سفید رنگ پر عطارد ستارے کا اثر ہے اور مشتری کی برکت اس پر ہوتی ہے جو سفید رنگ کو پسند کرتا ہے۔ فروری اور نومبر کے مہینوں میں پیدا ہونے والے بچوں کی زندگی پر سفید رنگ کا اچھا اثر ہوتا ہے۔ اگر آپ کی پیدائش سوموار کی ہے۔ تو سفید رنگ آپ کا بہترین رنگ ہے سفید رنگ بلاؤں کے منحوس اثر کو دور اور رفع کرنے کے لئے بہترین سمجھا جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ سفید رنگ کے جانور کو بھی اسی وجہ سے نیک سمجھا جاتا ہے۔

ارغوانی رنگ

یہ مشتری سے متعلق ہے۔ یہ سیارہ اقبال مندی اور اچھی قسمت کا ہے۔ اس لئے رسمی تقریبات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تاکہ عظمت اور بڑائی معلوم ہو۔ یہ رنگ اپنے اوپر اعتماد اور بھروسہ لاتا ہے۔ اس کا پہننا مادی چیزوں میں خوش بختی لاتا ہے۔

ہدایت

گہرے شیڈ بدرو ہلال کے درمیان پہننے چاہئیں۔ اس وقت چاند گھٹ رہا ہوتا ہے اور ہلکے شیڈ ہلال و بدر کے درمیان پہنے جائیں۔ اس طریقہ سے زندگی کی خوش بختی کا سایہ آپ پر پڑے گا۔

عورتوں کے لئے خوش بختی کے رنگ

برج حمل

عورتیں وہ رنگ پسند کرتی ہیں۔ جو گھر سے باہر پسند کئے جاتے ہیں۔ خواہ وہ اونی ہوں یا

سوتی۔ مرد ہو یا عورت سیدھی لائنوں والے کپڑے پسند کرتی ہے۔ سرخ لومڑی کے رنگ۔ خزاں زدہ پتوں کے بھورے رنگ۔ ایسے رنگ بھی جو ان کی شخصیت کو ابھارنے میں مدد دیں۔ اس کے برعکس دیگر ہلکے گہرے رنگ اس کی طبع میں اشتعال پیدا کرتے ہیں قدرتی شیڈ ہی اس کی سرگرم شخصیت کے موافق ہوتے ہیں۔

برج ثور

یہ عورت قیمتی ملبوسات کو پسند کرتی ہے۔ کپڑوں کے ڈیزائن یا ملبوسات تیار کرنے میں ماہر ہوتی ہے۔ اس کی شیریں اور دلکش شخصیت اس وقت نمایاں ہوتی ہے۔ جب وہ نیلا رنگ پہنتی ہیں۔ بالوں کے سٹائل بنانے میں بھی بہت ماہر ہوتی ہے۔ کبھی بھی اُسے پرانے فیشن میں نہیں دیکھ سکتے۔ وہ جدید فیشن کو فوراً اختیار کرے گی۔ اس کے رویہ سے معلوم ہوگا۔ کہ وہ فضول خرچ اور آرام طلب ہے۔ گہری آرام دہ کرسی۔ پُرتکلف گہرے اعلیٰ فرنیچر اس کی شخصیت کا حصہ ہیں۔ وہ پھولوں کو بھی بہت پسند کرتی ہے۔ اردگرد پھول ہوتے ہوں تو بہت خوش ہوتی ہے۔

برج جوزا

اس برج والے ہمیشہ طبعی اور ذہنی طور پر جوان رہتے ہیں۔ خواہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں۔ ان کے کپڑوں کا انتخاب بھی جوان ہوتا ہے۔ وہ ایسے کپڑے لاپرواہی سے پہنتے ہیں۔ پیلا رنگ ان کی شخصیت کو نمایاں کرتا ہے۔ حالانکہ ہلکے رنگ بھی وہ پہن سکتے ہیں۔ جوزا کی عورتیں سادہ گھر پسند کرتی ہیں۔ جدید قسم کا فرنیچر لیکن بہت سادی دراز میں ہوں۔ تاکہ بے شمار چیزیں ان میں ڈالی جاسکیں۔ نقرئی رنگ پسند کرتی ہیں۔ بے داغ لکڑی اور رف دیواریں۔

برج سرطان

یہ عورتیں نیلے اور ہرے رنگ کے شیڈ پسند کرتی ہیں یعنی سمندری نیلا رنگ سفید اور سفیدی مائل اس کو اچھے لگتے ہیں۔ وہ نرم ہلکی فیبرک پسند کرتی ہے۔ برنسبت بھاری کپڑوں کے۔ ایسا لباس بھی جو اسے آرام دے۔ پسند کرتی ہے۔ یہ بہترین گھریلو عورت ہوتی ہے۔ اس کا باورچی خانہ نہ صرف ماڈرن ہوتا ہے۔ بلکہ آرام دہ بھی ہوتا ہے۔ خوبصورت کرسیاں اور ان کی کشش جدید طرز کی دلدادگی اور سلیقگی ظاہر کرتے ہیں۔

برج اسد

یہ عورت اپنے کپڑے پورے اعتماد سے پہنتی ہے۔ عزت اور شاہانہ وقار سے چلتی ہے۔ دھوپ کا زرد رنگ۔ اورنج اور کاسنی رنگ قابل تعریف حد تک اس پر سجتے ہیں۔ اس سے اس کی شخصیت ایسی نمایاں ہوتی ہے۔ جو انس اور ہمدردی لئے ہوتی ہے۔ یہ عورتیں اپنے گھر کو قیمتی بناتی ہیں قیمتی اشیاء رکھتی ہیں۔ تاکہ امیر معلوم ہوں۔ قیمتی پردے۔ نقش و نگار والے کپڑے اور نہری جھلک دینے والے کپڑے پسند کرتی ہے۔ بجائے سادی سطح کے۔

برج سنبلہ

سنبلہ والی عورتیں شور و غل سے نفرت کرتی ہیں۔ اچھی اور سنجیدہ لائنوں کو ترجیح دیتی ہیں۔ ہلکے رنگ جو آج کل پسند کئے جاتے ہیں۔ ان کی شخصیت پر زیب دیتے ہیں۔ یہ گہرے پیلے رنگ کو پسند کرتی ہیں۔ زرد (سرسوں کا رنگ) نسواری اور سلیٹی۔ ان کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ کپڑا زیادہ معلوم ہو۔ فرنیچر سادہ لیکن اچھا پسند کرتی ہیں۔ تیز رنگ ان کے کردار کو ظاہر کرتے ہیں۔ ارغوانی یا تھوڑا سا رنج بطور متقابل رنگ کے ملا کر یہ ایک عمدہ توازن قائم کر لیتی ہیں اور پھر ان کو پہنتی ہیں۔

برج میزان

ان عورتوں کے لئے وہ تمام خوبصورت رنگ پسندیدہ ہوتے ہیں۔ جو جانے پہچانے ہوتے ہیں۔ ہلکے گلابی اور۔ نیلے رنگ ان کی شخصیت کو خوبصورت بناتے ہیں۔ لیکن ان کو بہت زیادہ زیورات سے بچنا چاہیئے۔ ان کو بہتر استعمال کے لئے ذرا رہبری کی ضرورت پڑتی ہے وہ چیزیں جو اچھی نہ لگیں۔ ان کو نہ پہننا چاہیئے۔ خواہ ان کا فیشن رائج ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ وہ ان کے لئے نہیں ہوتیں۔ ان عورتوں کو سوشل حلقہ میں مقبول ہونے کے لئے اور مہمان پسند نظر آنے کے لئے انتخاب میں احتیاط کرنا چاہیئے۔

برج عقرب

یہ لوگ گہرے رنگ پسند کرتے ہیں۔ پھیکا رنگ ان کو بے قوت بناتا ہے۔ عقربی عورتیں گہرے پیلے رنگ۔ گہرے سبز اور سرخ رنگ پسند کرتی ہیں۔ انہیں عمدہ کپڑا لیکن سادہ پسند کرنا چاہیئے بروکیڈ۔ سلک اور لیس بھی پہن سکتی ہیں۔ عقربی عورت اپنے گھر کو بہتر ذوق کا مجموعہ بنا سکتی ہے۔

جو بے داغ ہو۔ یہ پرانی وضع کو پسند کرتی ہیں۔ غیر معمولی ٹکڑوں کو جمع کرنے میں ماہر ہوتی ہیں۔ گہرے رنگوں کا انتخاب ان کی شخصیت کو واضح کرتا ہے۔

برج قوس

قوسی عورتیں ایسے کپڑوں کو ترجیح دیتی ہیں۔ جو ملکی زندگی کا پتہ دیتی ہیں۔ اچھی کٹائی اور سلائی اور گہرے رنگ ان کو زیب دیتے ہیں۔ تمام ہلکے ارغوانی رنگ۔ شرابی شیڈ۔ ان کی شخصیت سے ہم آہنگی رکھتے ہیں۔ کرسیوں یا صوفہ اور استعمال کی چیزوں میں چمڑے کا ہونا زیادہ پسند کرتی ہیں۔ اپنے اردگرد اچھی اور قیمتی اشیاء اکٹھی کر لیتی ہیں۔ بہ نسبت فیشن کے عمدہ کو الٹی پسند کرتی ہیں۔

برج جدی

جدی والی عورتیں اپنے جسم اور اعضائی موزونیت کے لئے انتخاب میں کچھ مشکل محسوس کرتی ہیں۔ نیوی بلیو۔ کالا اور روپہلی ان کی شخصیت پر اچھا معلوم ہوتا ہے۔ ان کے گھر میں کتابوں کی الماریاں اکثر ہوتی ہیں۔ خوبصورت فرنیچر ہوتا ہے۔ سلیٹی اور براؤن رنگ کی طاورٹ کے میلان کو پسند کرتی ہیں۔ ادھر اُدھر رنگوں کے چھینٹے ان کی طبع کے رُوح کو واضح کرتے ہیں۔ یہ اعلیٰ قسم کے شیشوں کو پسند کرتی ہیں اور اکثر ان کو جانچنے میں ماہر ہوتی ہیں۔

برج دلو

موٹی کپڑوں والے کپڑے اس عورت پر سجتے ہیں۔ خاص طور پر وہ اگر پیلے اور سلیٹی یا کالے اور سفید رنگ کے ہوں غیر معمولی رنگ جیسے مور کی طرح نیلا اس کی شخصیت کا ایک اور رُخ پیش کرتا ہے۔ یہ بے باک فیشن اور ساخت کے کپڑے تجربے کے طور پر پہن سکتی ہیں۔ ان کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بہت حد تک فیشن ایبل معلوم ہوں۔ کشادہ جگہ۔ سادہ فرنیچر۔ سنگ تراشی کے نمونے اور نئی روشنی کی اشیاء مصوری کے شاہکار رکھ کر دلی تسکین پاتی ہیں۔ روایتی طور پر بہت سی مختلف چیزیں یکجا رکھنا پسند کرتی ہیں۔

برج حوت

حوتی عورتیں نسوانیت کا عمدہ نمونہ ہوتی ہیں۔ لباس کے لحاظ سے بھی اور نظریئے کے لحاظ سے بھی۔ روپہلی رنگ کا بروکیڈ اس پر خوب سجتا ہے۔ بینگنی رنگ اور غیر معمولی سبز رنگ پسند کرتی ہیں۔

بہ نسبت اونی کپڑوں کے ریشمی کپڑوں میں خوبصورت نظر آتی ہیں۔ ان کا نظریہ آرام دہ رنگین ہوتا ہے یہ ہلکے رنگوں کو گہرے رنگوں پر ترجیح دیتی ہیں۔ ساٹن سامان اور کپڑوں کو پسند کرتی ہیں گرم کپڑوں کو بھی پسند کرتی ہیں۔ کمرے کا وسطی حصہ غسل خانہ اور ایسے ہی گھر کے حصوں کو صاف رکھنا اور غیر معمولی سجانا ان کا پسندیدہ کام ہے۔

وقت بدلتا رہتا ہے۔ فیشن میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اب لباس بدل رہا ہے۔ بے پردگی آرہی ہے۔ بے پردگی کی وجہ سے رنگوں کا استعمال بھی فیشن میں داخل ہے۔ مغربی ممالک میں جو تے آستین کا رخ۔ گریبان کی کاٹ۔ اسکرٹ کی لمبائی۔ انڈرویر اور باڈی کا طرز بدل چکا ہے۔ مشرق ہو یا مغرب۔ یہ تبدیلیاں۔ ایک حساس اور سنجیدہ عورت یا مرد کی شخصیت پر اثر انداز نہیں ہوتیں۔ وہ زمانہ کے ساتھ ضرور چلتا ہے مگر اپنے لباس میں اپنی قدروں کو بچا کر رکھتا ہے۔

رنگ کپڑوں میں اور جواہرات میں انسانی زندگی پر نمایاں اثر ڈالتے ہیں۔ فیشن میں بھی آتے ہیں۔ خوش قسمتی اور بدقسمتی کے لحاظ سے اگر آپ لباس۔ رنگ۔ جواہرات یا گھریلو استعمال کی دیگر اشیاء کے انتخاب میں شش و پنج میں پڑ جائیں۔ تو علم نجوم سے بہتر مدد اور کہیں نہ مل سکے گی۔

دائرۃ البروج بلحاظ رنگ

کپڑوں اور نگوں کے رنگوں کا انتخاب

اب ہم آپ کے رنگین نقشہ کے ذریعہ بتائیں گے کہ آپ کے برج کا تعلق کس رنگ سے ہے۔ موافق رنگ کا استعمال عورتوں اور مردوں کے لئے خوش بختی کا باعث ہوتا ہے۔ ایسے رنگ جو مردانہ پہن سکیں۔ اس رنگ کے رومال۔ ٹائی وغیرہ چھوٹی استعمال کی چیزیں پاس رکھ سکتے ہیں۔ رنگوں کو جو معلومات دائرہ میں دی گئی ہیں۔ اس میں ہر برج کے ماتحت رنگوں کے تین درجے ہیں۔ یہ رنگ کپڑا۔ استعمال کی اشیاء۔ کمرے کا رنگ۔ پردوں کا رنگ۔ بستر کی چادریں۔ فرنیچر اور فرش غرضیکہ ہر جگہ نظر رکھے جا سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ جو انگوٹھی میں نگ لگوائیں۔ خواہ وہ کسی بھی جوہر کا ہو۔ اس میں اپنے مخصوص برج کا مخصوص رنگ ہونا چاہیے۔

بروج کے ماتحت جو رنگ دئے گئے ہیں۔ اس دائرہ میں بیرونی دائرہ کا وہ رنگ ہے جو اولین انتخاب کا درجہ رکھتا ہے۔ وسطی دائرہ کا رنگ اور آخری دائرہ کا رنگ شخصیت پر یکے بعد دیگرے اثر انداز ہوتے ہیں۔ یعنی اعلیٰ درجہ خوشی کا رنگ اوّل ہے۔ دوم درجہ کا دوسرا اور سوم درجہ کا تیسرا رنگ ہے۔ جو سب سے نیچے ہے۔ مثلاً برج حوت والے بیگنی رنگ سے خوش ہوتے ہیں۔ لیکن باقی لوگ اس رنگ کو پہن کر خوشی محسوس نہیں کرتے۔ البتہ مزاجی کیفیت کے تحت حوتی لوگ کسی دوسرے وقت میں گہرا سبز رنگ پہن لیں یا رو پہلی۔ تو بھی موافقت لاتا ہے۔ یہی اس کے تینوں رنگ ہیں۔ جوزا والے عورت اور مرد ہلکے جوان رنگوں سے خوش ہوتے ہیں۔ جو اونچ اور زرد کے ہوں۔ یا ان سے مل کر بنے ہوں۔

صحیح تاریخ پیدائش اور پیدائش کا وقت رنگوں کی پسندیدگی اور انتخاب میں اہم کام کرتا ہے۔ اگر کسی شخص کی ایسی تاریخ کے نزدیک پیدائش ہو۔ جبکہ برج بدل رہا تھا۔ تب ہمسایہ برج کے رنگوں سے بھی متاثر ہونا پڑے گا۔ مثلاً برج سنبلہ والے سب سے اوّل کافی کا رنگ پسند کریں گے لیکن اگر وہ ۲۲ ستمبر کے نزدیک پیدا ہوئے ہوں۔ تو ہمسایہ برج میزان کے ہلکے رنگ میں بھی کشش اور فرحت محسوس کریں گے۔

ہم نے تمام لوگوں کے لئے رنگوں کا انتخاب تصویر سے ظاہر کر دیا ہے۔ جو بہت آسانیاں پیدا کرے گا۔

حاضرات الجبر

پتھروں کی تاثیرات معلوم کرنے کے لئے حاضرات کا عمل

جب کوئی شخص کوئی نگ مثل یاقوت۔ زمرد۔ فیروزہ۔ عقیق اور الماس وغیرہ بازار سے خرید کر لائے۔ تو چونکہ ہر پتھر کے حجم اور رنگ کے لحاظ سے وزن۔ قوت کشش۔ قوت انعکاس اور قوت برقی میں فرق ہوگا۔ اس لئے اس کی سحری قوتوں میں بھی فرق ہو سکتا ہے۔ ان خاصیتوں کا نہ فروخت کرنے والے کو علم ہوتا ہے۔ نہ خریدنے والے کو۔ کہ یہ پتھر کس قسم کی صفات اور برکات کا حامل ہے۔ یا یہ پتھر پہننے والے کو کیا فائدہ دے گا

تو اس امر کے لئے حاضرات الجبر کی جاتی ہے۔ اس کتاب کے آخر میں ایک گول دائرہ دیا گیا ہے۔ اس قسم کا علیحدہ کاغذ پر بڑا تیار کر لیں۔ اتنا بڑا کہ اس کے اندرونی دائرہ کا قطر ۲۳/۴ انچ ہو اور بیرونی کا ۶½ انچ۔ اب باوضو ہو کر دو رکعت نماز نفل استخارہ پڑھیں۔ پھر سورۃ یاسین ایک مرتبہ پڑھ کر نگ کو دائرہ کے وسط میں رکھ دیں اوپر انگشت شہادت کو آہستہ سے رکھیں۔ تاکہ نگ حرکت کرے۔ تو آپ کی انگلی رکاوٹ کا باعث نہ ہو۔ انگلی صرف مس کرتی رہے۔ اب آہستہ آہستہ بلا تعداد اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمَانَ وَ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ پڑھتے جائیں۔ چند منٹوں کے بعد نگینہ میں حرکت پیدا ہوگی اور حرکت کر کے وہ اس خانہ کی طرف جائے گا۔ جس میں اس کی خاصیت کا اثر لکھا ہوا ہے۔ اب عامل کو چاہیئے کہ وہ اس خانہ کی عبارت نوٹ کرے۔ جس میں نگینہ نے قرار پکڑا ہے۔ یہی اس کی تاثیر ہوگی۔ اگر وہ نگ حرکت کرتا ہوا متعدد خانوں میں جائے۔ تو وہ نگ اتنی ہی تاثیرات کا حامل ہوگا اور اگر نگ حرکت نہ کرے۔ تو اس میں کوئی تاثیر نہ ہوگی۔ یا وہ مالک کو فائدہ نہ دے گا۔ نگ کا وزن کم از کم بیس رتی ہونا چاہیئے۔

اگر بہت سے سارے نگ امتحان کے لئے موجود ہوں۔ تو تمام کے لئے ایک ہی نماز کافی ہے اور ایک ہی بار سورہ یٰسین پڑھ کر سب پر دم کر دی جائے۔ البتہ ہر ایک نگ کا امتحان الگ الگ کیا جائے گا کہ اس میں کیا تاثیر ہے۔ تمام نگوں کی برکات جاننے کے لئے ایک ہی جلسہ میں کام کیا جا سکتا ہے۔

دائرہ حاضرات

تاثراتِ حجر

انگوٹھی

انگوٹھی کی ایجاد زمانہ تاریخ کی عمر سے زیادہ ہے۔ اس لئے یہ ٹھیک طور پر معلوم کرنا کہ یہ پہلے کہاں اور کیونکر ایجاد ہوئی قطعی غیر ممکن ہے۔ تاہم اس بات کا سراغ برابر لگایا جا سکتا ہے کہ انگوٹھی کا استعمال ہر ملک اور ہر زمانہ میں رہا ہے۔ انگوٹھی کی ایجاد کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ زیور یا آرائش کے طور پر یہ استعمال کئے جانے کے قابل نہیں بنائی گئی تھی۔ بلکہ غلامی کی نشانی سمجھی جاتی تھی۔ ہر گھر کا مالک اپنے امتیازی نشان کے ساتھ انگوٹھیاں تیار کراتا تھا۔ اور ایک ایک غلام کو پہنا دیتا تھا۔ ان غلاموں میں اس کی بیوی بھی شامل ہوتی تھی۔ کیونکہ کہا جاتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں بیویاں بھی بہ حیثیت خادمہ یا بیوی کے ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ بیوی کو انگوٹھی پہنانے کی رسم اب تک کسی نہ کسی صورت میں قائم ہے۔

تواریخ کے دو مختلف دور میں انگوٹھی کی وضع اور تراش خراش بدلتی رہی۔ زمانہ قدیم میں انگوٹھیوں کی ساخت بالکل سادہ اور معمولی تھی۔ جو اس کی صنعتی پستی کا ثبوت ہے۔ قدیم ترین انگوٹھی جو اب تک محفوظ رہ سکی ہے۔ ایک سبز رنگ کی مٹی کی قسم کی چیز کی بنی ہوئی ہے جس پر کچھ علامات کندہ ہیں۔ یہ ایران سے حاصل کی گئی ہے اور اس کا زمانہ تمدن مصر سے قدیم بتلایا جاتا ہے۔ مصر کے لوگ سونے کی انگوٹھیاں پہنتے تھے۔ جن پر ان کی زبان میں کچھ لکھا ہوتا تھا۔ اس قسم کی ایک اور انگوٹھی اہرام مصر میں فرعون کی قبر سے برآمد ہوئی تھی۔ ایسی ہی ایک اور انگوٹھی ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ حضرت یوسفؑ کو عزیز مصر کے اعزاز میں پہنائی گئی تھی۔ روم میں جب کہ وہاں کا تمدن اوج پر تھا۔ تانبے اور سونے دونو دھاتوں کی انگوٹھیاں استعمال کی جاتی تھیں۔ یہاں کی دو انگوٹھیاں اس وقت بھی عجائب خانہ میں موجود ہیں۔ جن میں سے ایک پر کسی شخص کی تصویر بنی ہوتی ہے اور دوسری اپنی وضع میں قفل کی کنجی کے مشابہ ہے۔

بعض وحشی ممالک کے باشندے انگوٹھی میں زہر رکھتے تھے۔ جس سے وہ شکار میں مدد لیتے تھے۔ دنیا کے اکثر نامی گرامی شعرا بھی انگوٹھی پہنتے تھے چنانچہ انگریزی کے مشہور شاعر ولیم شیکسپیر کی انگوٹھی اس وقت بھی موجود ہے۔ جس پر اس کے نام کے دو حروف W.S. کندہ ہیں۔

انگوٹھیاں انعام و اکرام دینے کے کام بھی لائی جاتی تھیں۔ چنانچہ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ شاہان پیشین میں سے بہتروں نے اپنے مصاحبوں اور درباریوں کو خوش ہو کر انعام میں انگوٹھیاں دی تھیں۔ بعض انگوٹھیوں کی قیمت بہت زیادہ تھی۔ چنانچہ ملکہ توسطینہ نے ایک انگوٹھی کی قیمت چالیس

ہزار پونڈ ادا کی اور ملکہ دوسطینہ نے ایک انگوٹھی ساٹھ ہزار پونڈ کی خریدی۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہان زمانہ کو پیغام دعوت اسلام کی چٹھیاں لکھیں تو کسی نے کہا۔ کہ جب تک مہر اوپر نہ ہو۔ وہ اس کو قبول نہیں کرتے نہ معتبر خیال کرتے ہیں۔ تو حضورؐ نے ایک انگشتری تیار کروائی جس پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تین سطروں میں لکھا ہوا تھا۔ درمیان میں محمدؐ تھا۔ آپ اس سے مہر کا کام لیا کرتے تھے اور نگ کو عموماً ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔ دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے اور بائیں ہاتھ میں بھی۔

کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی انگشتری پر اصبر تو جر اصدق تبغ کندہ تھا۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری پر سبحان من الجسم الجن ابکلماتہ کندہ تھا۔

کتب شیعہ میں لکھا ہے کہ بارہ اماموںؑ کی انگشتریوں پر بھی مختلف اسماء کندہ تھے۔ مثلاً حضرت امام حسنؑ کی انگشتری پر العزۃ للہ کندہ تھا۔ اور حضرت امام حسینؑ کی انگشتری پر الحمد للہ کندہ تھا۔

زمانہ قدیم میں مخصوص پتھروں پر مخصوص امراض کے لئے خاص وقتوں میں طلسم کندہ کئے جاتے تھے۔ ان کا ذکر اکثر کتب عملیات و طلاسم میں مذکور ہے۔ ایک دفعہ یہ طلسم بن جانے کے بعد جس کو بھی دے دیں۔ نفع دیتا تھا۔ راقم الحروف کے پاس بھی عمدہ زرد رنگ کے بیضوی عقیق پر آیت کریمہ خوبصورت الفاظ میں کندہ ہے۔ جو انگشتری میں جڑا ہوا ہے۔

کواکب و برج کی متعلقہ دھاتیں

ساتوں ستاروں کے متعلق سات دھاتیں ہیں۔ جس شخص کا جو ستارہ ہو۔ خاص حالات میں اسی دھات کی انگشتری میں نگ لگوانا چاہیئے اور اس انگشتری کو اسی دن پہننا چاہیئے۔ جو اس ستارہ کا دن ہو۔

شمس	سونا	عطارد	پلاٹینم یا المونیم
قمر	چاندی	مشتری	ٹین
مریخ	لوہا	زحل	سکہ
زہرہ	تانبا		

اسی طرح بروج کے متعلق بھی دھاتیں ہیں۔ جن لوگوں کو تاریخ پیدائش یاد ہو۔ ان کو دھات

کا انتخاب کرنا آسان ہوگا۔ اس جدول میں پہلی دھات برج کی متعلقہ ہے۔ باقی مزید دھاتیں مدد دینے والی کہی جاتی ہیں۔

حمل ——— لوہا ——— سونا یا ٹن
ثور ——— تانبا ——— چاندی
جوزا ——— سونا ——— تانبا یا پلاٹینم
سرطان ——— چاندی ——— تانبا
اسد ——— سونا ——— ٹن یا لوہا
سنبلہ ——— سکہ ——— تانبا
میزان ——— تانبا ——— سونا یا پلاٹینم
عقرب ——— لوہا ——— چاندی یا پلاٹینم عمدہ ہے
قوس ——— ٹن ——— سونا یا لوہا
جدی ——— سکہ ——— پلاٹینم
دلو ——— پلاٹینم ——— چاندی
حوت ——— چاندی ——— ٹن

ناموافق جواہرات

مندرجہ ذیل جواہرات ناموافق کہے جاتے ہیں۔ بروج کے ناموافق جواہرات دیئے جا رہے ہیں۔ ان کو کبھی انتخاب نہ کریں۔

حمل ——— موتی - اوپل - سنگ موسیٰ
ثور ——— پکھراج یا زبرجد - زرد ہیرا
جوزا ——— نیلم (یاقوت کبود) فیروزہ - اکوامرائن
سرطان ——— سنگ موسیٰ - روبی - لاجورد
اسد ——— پکھراج - زمرد
سنبلہ ——— فیروزہ - ایکے تھسٹ - اکوامرائن
میزان ——— موتی - سنگ موسیٰ - روبی
عقرب ——— زمرد - زرقن -

قوس ——— اکوامرائن - عقیق - نیلم
جدی ——— حجر القمر - روبی - اوپل
دلو ——— پکھراج - زرد ہیرا - لاجورد
حوت ——— عقیق - فیروزہ - نیلم

آخر میں عرض ہے کہ کسی علم کی کوئی انتہا نہیں اور قدرت کی صناعی کی اکثر باریکیوں کو کوئی بھی حل نہیں کر سکتا۔ اس کتاب میں علمی طور پر وہ باتیں لکھی گئی ہیں۔ جو ہر انسان کو فائدہ دے سکتی ہیں۔ حقائق کو اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے اور وہی استعمال کی چیزوں میں فائدہ اور اثر دینے والا ہے۔

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ
الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝

کاشف البرنی

ہماری کتابیں

الساعات (حصہ اول)

ہفتہ واری ساعتوں کے اوقات ہمیشہ کے لئے دیئے گئے ہیں۔ اور ساعات کے اثرات۔ اور سوالوں کا جواب نکالنا۔ اعداد اور علم الساعات کا تعلق۔ دریں صحت۔ ضمیر اور صدقات کی مکمل تفصیل موجود ہے۔ قیمت ۵ روپے۔

الساعات (حصہ دوم)

ساعتوں کے احکام اور ان کی تدبیر کو احسن طریقہ سے ظاہر کیا گیا ہے۔ زندگی کے ۲۸ شعبوں کے متعلق سوالوں کے جوابات اور ان کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۱۰ روپے۔

عامل کامل (حصہ اول)

علم النقوش پر جامع کتاب ہے۔ نقوش اور ان کے اعمال۔ اعمالِ قدرت۔ اسمائے موکلات اور عوت حروفیہ تہجی۔ بعض سورتوں و اسماء کی ریاضتوں کا طریقہ۔ نوری کام کرنے والے منتر۔ ہدیہ ۶ روپے۔

عامل کامل (حصہ دوم)

علم النقوش پر جامع کتاب ہے۔ علم الواح۔ علم کسیر اعداد۔ دفع اعداد معدخواص۔ وضع قواعد اور امثال۔ نقوش کا علم سیکھنے والوں کے لئے ایک تحفہ ہے۔ نقوش کے موکلات۔ اسمائے الٰہی اور اعوان و عزیمت کے طریقے اور ریاضتوں کے طریقہ درج ہیں۔ ہدیہ ۱۲ روپے۔

آثار النجوم (حصہ دوم)

زائچہ کے ہر گھر کے اثرات لکھے ہیں۔ تاکہ زائچہ کو آسانی سے پڑھا جا سکے۔ روزگار، مالی حالات سفر، شادی، اولاد، صحت، لوزیشن وغیرہ تمام حالات کو اخذ کرنے کا طریقہ دیا گیا ہے۔ اور مثالی زائچے بھی دیئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۲ روپے۔

اسباق النجوم

یہ علم نجوم کے مبتدیوں کے لئے لکھی گئی ہے۔ اس میں زائچہ بنانے اور زائچہ پڑھنے کے آسان اصول اور قواعد دیئے گئے ہیں۔ قیمت ۲۲ روپے

رُوحِ قرآن (حصہ اول)

قرآنی حقائق و معارف کو آسان۔ عام فہم زبان میں پیش کیا گیا ہے اور زندگی کے ہر پہلو کا جواب قرآن کے اعجاز و کمال سے دیا گیا ہے۔ آیاتِ قرآنی کا انتخاب مختلف عنوانات کے ماتحت ہے۔ جس سے قرآن کے حقیقی فکر و نظر کا علم ہوگا۔ ہدیہ ۲۰ روپے۔

جَذبُ القُلوب

اعداد و حساب کا حسابی نظام۔ اعداد کی قوتِ جاذبہ اور ان کی طلسمی قوتیں۔ محبت۔ جذب اور حاضری مطلوب کے تیر بہدف عملیات۔ طالب و مطلوب اعداد۔ عاشق و معشوق اعداد غالب و مغلوب اعداد کے جاننے کا طریقہ۔ ہدیہ ۱۴ روپے۔

عددوں کی حکومت حصہ اوّل

ہر شخص کے نام اور تاریخ پیدائش کے اعداد قسمت۔ قوتِ عمل۔ کام۔ کاروبار اور تمام دنیاوی کاموں میں کیسے دخل انداز ہوتے ہیں۔ کیسے مدد کرتے ہیں۔ اِس امر کو سات ابواب میں آسان طریقہ سے واضح کیا گیا ہے۔ قیمت ۲۵ روپے۔

رجوع ہمزاد ہر انسان کے ساتھ ہمزاد پیدا ہوتا ہے۔ اس کو مسخر کرنے اور اس سے دنیاوی کاموں میں مدد لینے کے طریقے اور ریاضتیں لکھی ہیں۔ دور دراز کی چیزیں منگوانا۔ خفی اور پوشیدہ چیزوں کا معلوم کرنا۔ امراض گم شدہ کا پتہ لگانا۔ واقعات حاصل کرنا۔ عامل کے لئے معمولی باتیں ہوتی ہیں۔ قیمت روپے۔

قواعد عملیات

یہ کتاب ان لوگوں کے لئے بیش قیمت تحفہ ہے۔ جو عملیات کے شائق ہیں۔ اس کتاب میں تمام ضروری قواعد اور تفصیل درج ہے۔ اس کے بارہ باب ہیں۔ برسوں کی خدمت سے وہ نقاط نہ ملیں گے جو اس کتاب میں درج ہیں۔ قیمت ۲۰ روپے۔

پتھروں کے سحری خواص

ان لوگوں کے لئے مفصل معلومات ہیں جو لوگوں کے متعلق کچھ جاننا چاہتے ہیں۔ پتھروں کے رنگ، خواص، ماہیت کے علاوہ ان کے عجیب خواص، سحری و طبی فوائد دیئے گئے ہیں۔ جواہرات کا کواکب سے کیا تعلق ہے۔ حصولِ برکات کا نظریہ، اعتقادات و حقائق کیا ہیں۔ قیمت ۱۸ روپے۔

ربانی تقویم

ہر سال یہ تقویم شائع کی جاتی ہے۔ اس میں کواکب کی روزانہ رفتاریں۔ نظرات اور ایک سال کے حالات درج کئے جاتے ہیں۔ علم نجوم کے ضروری قواعد اور جدولیں درج کی جاتی ہیں۔ گھریلو اور کاروباری امور کو سرانجام دینے کے لئے روزانہ اثرات دیئے جاتے ہیں۔ قیمت ۱۵ روپے۔

رموز الجفر

علم جفر کی آشنا کے متعلق مشہور کتاب ہے۔ اس میں حب۔ تسخیر۔ زبان بندی بغض اور شرنات کو اکب کے موثر عملیات دیئے گئے ہیں۔ ان اعمال کے لئے کسی چلہ کی ضرورت نہیں۔ ترکیب، وقت اور لوازمات عمل سے ہی اثر پیدا ہوتا ہے۔ ہدیہ ۸ روپے۔

حل المقاصد

اس کتاب میں ایک مستحصلہ کا طریقہ دیا گیا ہے۔ جس سے ۳۲ سوالوں کے جواب جس زبان میں چاہیں لکھ سکتے ہیں۔ اردو۔ فارسی۔ عربی زبان کا مستحصلہ ہے۔ قیمت ۱۵ روپے

نئی فہرست کتب طلب فرمایئے۔ ہر ایک کتاب پر قریباً ۴۰٪ ہدیہ محصول ڈاک لگے گا۔

پتہ:- اوراق پبلشرز۔ پی۔ آئی۔ بی۔ سی۔ کراچی نمبر ۵

ماہنامہ

روحانی دنیا

علم جفر۔ علم نجوم۔ علم الرمل۔ علم الید۔ علم النفس۔ علم قیافہ
علم الخواب اور علم الاعداد کے متعلق جدید معلومات

نقوش۔ عملیات کے راز اور ان کے اثرات

انسان کی پوشیدہ قوتیں اور موجودات عالم کا اثر نفسیاتِ انسانی پر

* * *

یہ رسالہ ۱۹۳۲ سے جاری ہے۔ ہر طبقہ کے مرد و عورت اس سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ خریدار کو مشکلات کے وقت علم روحانی کے ذریعہ **مشورہ مفت** دیا جاتا ہے۔ علوم روحانی۔ روحانیات اور تصوف سے دلچسپی لینے والوں کے لئے رہنما ہے۔

سالانہ چندہ ۹۰۰ روپے

نمونہ مفت طلب کریں

منیجر روحانی دنیا

پی آئی بی سی۔ کراچی نمبر ۵

علم النقوش پر جامع اور مستند کتاب

عامل کامل حصہ دوم

علم الواح ☆ علم تکسیر اعداد ☆ وفق اعداد ☆ علم النقوش

مع خواص، وضع اور قواعد مع امثال

اب تک علمی طور پر اس موضوع پر ایسی جامع کتاب شائع نہیں کی گئی۔ جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ علم کیسے کام کرتا ہے۔ عمل کیسے وضع کیا جاتا ہے اور کیسے مختلف مقاصد کا مخصوص نقش بنتا ہے:

- مثلث کہاں کام کرتی ہے مربع کہاں، مخمس کہاں، غرضیکہ ہر نقش کے متعلق یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مقصد کے موافق چال کونسی ہے اور نقش کونسا ہے؟
- ہر قسم کے نقوش پُر کرنے کے طریقے، مخصوص دور اور مخصوص مقاصد کے لیے وضعی اعداد یہ تمام طریقے کسی اور کتاب میں نہ مل سکیں گے۔ یہی نقوش کے راز ہیں۔
- وہ راز جس سے نقش کے اندر اسم، آیت، مقصد اور نام طالب و مطلوب قائم ہو جاتے ہیں۔
- نقوش کے موکلات، اسمائے الٰہی، اعوان اور عزیمت بنانے کے قواعد۔
- طریقہ زکات و اصلاح عددین۔
- مثلث، لوح سلیمانی، مثلث ہندی، مثلث دو پایہ، مربع، مخمس، مسدس، مربع عشر، اثنا عشر، صد در صد نقوش، ان کی چالیں، خواص اور عملیات۔
- اعمال حُب و بغض، حاضری مطلوب، ترقی، سربلندی، حصول رزق، امراض وغیرہ کی الواح تیار کرنے کے طریقے، اسمائے الٰہی کی الواح اور ان کے فوائد۔
- مخصوص اوقات کے مخصوص عملیات اور سریع التاثیر درجات۔

صفحات ۲۴۰ ☆ ابواب ۱۸ ☆ عملیات و قواعد ۵۲۹

ہدیہ: روپے۔ محصول ڈاک ۷۳ پیسے

اوراق پبلشرز۔ کراچی ۵

© 2015 issuu pdf downloader. All right reserved. Privacy Policy